UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232191
UNIVERSAL
LIBRARY

هو

انه من سلیمان وانه بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله والمنة که درین ایام خزائن اسرار الٰهی و این بحر مواج
انوار نا متناهی کتاب مستطاب مبیان اولیاء معروف المسمی به

صحائف السلوک

منسوب بکلام پاک حضرت فرد الحقیقت شیخ نصیر الدین محمود روشنچراغ دهلی
نور الله مرقده - از اهتمام اقل انام غلام احمد خان پریاں

در مطبع مسلم پریس واقع قصبه جهجر کلاں شد

عفی الله عنه

بمنه وکرمه

اعلام عام و فہرست مختصر

بفضل الٰہی اس خادم دین کے کتب خانے میں جملہ اقسام کی کتب دینی مصاحف بلی بہا فقہ حدیث تفسیر صرف نحو منطق عربی فارسی اردو وغیرہ موجود ہیں اور طالبان کو بعجلت تمام بکفایت فرید روانہ کی جاتی ہیں کیونکہ احقر نے اپنا اصول نہایت کم نفع لینا قرار دیا ہے۔ فہرست کلاں کتب خانہ کی درخواست آنے پر روانہ کی جاتی ہے شائقین بذریعہ کارڈ طلب فرمائیں۔ فرمائشات کی تعمیل نقد قیمت آنے یا جاجارت ویلیو پی ایبل ہوگی۔ چونکہ یہ کتاب دینیات میں ہے اور خاکسار کے ہاں بہت بڑا ذخیرہ کتب تصوف وغیرہا کا ہر وقت موجود رہتا ہے اور نئی اور قدیم کتب بدقت تمام بہم پہنچا کر طبع کرائی جاتی ہیں لہٰذا برائے ملاحظہ ناظرین ان صفحات پر فہرست کتب جدید الطبع چھوڑے اس خاکسار کے اور کہیں سے دستیاب نہ ہونگی درج کی جاتی ہیں۔ علم دوست حضرات اپنی فرمائشات سے مشکور فرمائیں بندہ بسر و چشم تعمیل حکم کے لیئے حاضر ہے۔ **خاکسار** غلام احمد خان ہریال۔ مترجم۔ بمقام جہجر ضلع روہتک۔

فہرست کتب جدید الطبع

یہ کل کتابیں غلام احمد خان ہریال مترجم کتب تصوف مقام جہجر ضلع روہتک سے ملینگی

مجموعہ شریف ملفوظات خواجگان چشت اردو۔ اس کتاب معدن الیواقیت والجواہر میں حضرات خواجگان چشت رضی اللہ عنہم کے ملفوظات و ارشادات کمال تلاش و کوشش سے بہم پہنچا کر نہایت عمدگی سے ترجمہ کر طبع کیے گئے ہیں چونکہ یہ کتاب بمنسوب کلام حضرت خواجگان چشت رضی اللہ عنہم ہے بسبیلئے تعریف و توصیف کتاب ہذا میں صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ بادشاہ کا کلام بادشاہ ہوتا ہے حضرات ذیل کے اسمار گرامی سے جو اس نسخہ شریف کے جامع ہیں حال عمدگی و نفع رسانی کتاب ہذا قیاس فرمالیا جائے اس بحر مواج اسرار الٰہی کے جامع حضرت خواجہ بزرگ اجمیری خواجہ قطب صاحب دہلوی باواصاحب شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر اجود ھنی عرف پاک پٹنی سلطان نظام الدین اولیا امیر خسرو قدس اسرارہم ہیں ملاحظہ بالغ عرض ہے کہ اس نسخہ شریف کے معائنہ سے عقائد اسلامی کی درستگی موافق شرع شریف ہوتی ہے اور طلب حق مزید ہونے کیواسطے اگر خاصیت اکسیر حاصل ہے تو اس مجموعہ شریف کو ہے بار دیگر نہایت عمدہ کاغذ پر خوشخط طبع ہوئی ہے۔ قیمت برائے افادہ عام باوجود حجم معقول صرف عہ علاوہ چار آنے محصول ڈاک مقرر کی گئی ہے طالبان معرفت الٰہی جس قدر جلد ممکن خرید فرمائیں۔

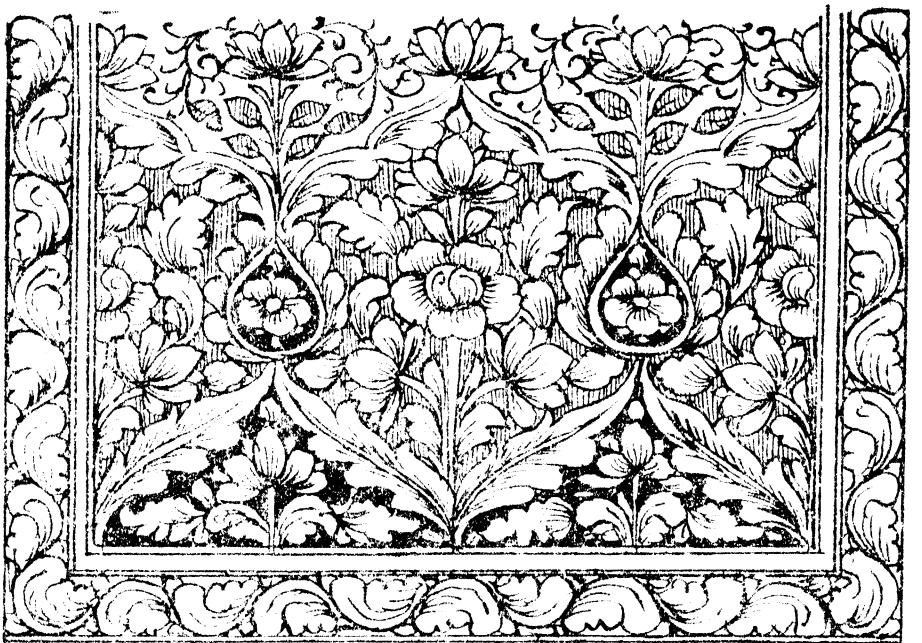
مولود مرغوب القلوب اردو (معروف بکلام شاہد) نایاب کلام ہے میلاد النبی فی الواقع اسم بامسمی ہے۔ مصنف نے دور دور طبیعت دکھایا ہے کہ باید و شاید جس نے ایکمرتبہ دیکھا ہزار جان سے مشتاق ہوا لیس منگوایا ہے تو بے لطف بی اندازہ اٹھایا ہے۔ قیمت چار آنے

سیر الاولیا اردو۔ یہ کتاب حالات و ارشادات حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا رح میں بنظیر لکھی گئی ہے اہل تصوف میں نہایت مستند و معتبر خیال کی جاتی ہے مصنف علامہ نے اسکے دو حصے کیے ہیں حصہ اول میں فضائل خواجگان چشت مع مختصر حالات خواجگان تا حضرت خواجہ بزرگ معین الدین حسن سنجری چشتی رحمۃ اللہ علیہ بطور اجمال اور عہد خواجہ بزرگ سے لیکر آخر عہد حضرت سلطان المشائخ تک مع حالات خلفائے حضرت حضرت سلطان المشائخ درشتہ داران حضرت موصوف و یاران اعلی حضرت خواجہ بزرگ و قطب صاحب وغیرہ رضی اللہ عنہم بوضاحت تمام درج کیے ہیں اور حصہ دوم میں ارشادات و فوائد فرمودہ حضرت سلطان المشائخ جو آپ کے بحر علم سے ملفوظ میں درج کیے گئے ہیں جس سے کتاب علاوہ اخبار اولیا سے پُر ہونیکے ایک اعلی درجہ کی تعلیمی کتاب تصوف بن گئی ہے رنگینی و دردانگیزی عبارت دیکھنے سے متعلق ہے زبان قلم کو یارائی تحریر نہیں۔ زیر طبع حجم پچاس جزو کلاں سے بہت زائد قیمت عام ہے

فوائد الفواد اردو۔ معروف بملفوظات حضرت سلطان المشائخ محبوب رب العالمین نظام الدین اولیا۔ زرر بخش دہلوی رضی اللہ عنہ جمع فرمودہ حضرت خواجہ امیر حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ جسکو حضرت موصوف نے بیس سال کی محنت میں جمع کیا تھا یہ وہی کتاب ہے جسکے بدلہ طوطی ہند امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ اپنے تصانیف ہر قسم بند امیر موصوف اول الذکر کرتے تھے الا آپنے اس دولت عظمی کو جدا نہ ہونے دیا۔ قیمت

اسرار الاولیا ترجمہ معروف بملفوظ حضرت شیخ شیوخ العالم حریق المحبت باواصاحب فرید الدین مسعود شکر گنج اجود ھنی رضی اللہ عنہ۔ جمع فرمودہ حضرت مولانا بدر الدین اسحاق خلیفہ اعظم و داماد حضرت باواصاحب رضی اللہ عنہما عجیب نافع و محبت خیز کتاب ہے۔ قیمت ۸ ر

اصول السماع عربی مع ترجمہ اردو۔ اصلی۔ یہ رسالہ حضرت مولانا فخر الدین زندادی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف ہے اور آپ کا علم و تبحر چار دانگ عالم میں مشہور ہے یہ آپکی جودت طبع کا نمونہ ہے کوشش تمام اصلی صحیح نسخہ بہم پہنچا کر طبع کیا اور یہ عبارت اصلی عربی ہے اور نیچے سلیس اردو ترجمہ لکھا گیا ہے مسئلہ سماع کی تحقیق اور اوسکے آداب معلوم کرنے کے لیئے اسکا مطالعہ ضروری ہے



بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله وحده والصلوة والسلام علی من لا نبی بعده وعلی آله وصحبه الذین اقاموا الدین بعده اما بعد برادر دینی ومحب یقینی خواجه خیر الدین ادام الله تقواه را توفیق اعمال خیر رفیق باد وامور در رضاء حق منتظم بالنبی وآله الامجاد مقرر اخوی باد پیش ازین با آن عزیز وعده شده بود که سخنی چند در نبی الاسلام علی الخمس نبشته خواهد شد وازان روز باز همانا این دوست مطلوب بیباشد که وعده بوفا رسانیده آید اگرچه العمر قصیر والوقت ضیق مرا مانع بود وفراغ را مساغ نه اما بحکم العدة دین حالا جزوی از کل وحرفی از دفتر باز نموده می آید تا شاید آن برادر را مفید وسبب مزید بود لیکن باید لا یمسه الا المطهرون در وقت مطالعه باطهارت باشد ودل را بازبان حاضر گرداند وخلوت حاصل کند واز شواغل احتراز نماید تا شاید عروس معانی نقاب بکشاید وشاهد مقصود رخ نماید - بداں ایدک الله بروح منه سالک راچوں خواهند توفیق سلوک راه آخرت کرامت فرمایند لوزی هدایت یهدی الله لنوره من یشاء در دل او فرود آید زنگ ضلالت را

بزد آید ہر آئینۂ دنیا بردل او سرد شود و طلبکار آخرت در سینہا او گرم گردد دست در عنان توبہ زند پائے در رکاب ندامت آرد بر مرکب استغفار سوار شود و عزم جزم کند معاصی را پشت دہد روی بقبلۂ طاعت آرد جوان مرد اورا در ین حال مرشدی را دیدہ و بکمالی کمال رسیدہ کہ قطب وقت و مقتدار زمان بود چنانکہ امروز بر روی زمین خداوند مخدوم شیخ این فقیر است متعنا اللہ ببقائہ بیت بقا باد تا چو عمر نوح بل بیش کہ شاد است از درت بیگانہ و خویش ؛ چارہ نبود کہ خود را بفتراک سعادت خدمت او بر بندد و دست ہمت در دامن دولت او محکم کند تا از مکاید شیطانی و مکر ہا نفسانی او را باگاہ باشد و ہم چو طبیبان حاذق در معالجت امراض باطنی وی شروع کند و پرہیز بر حسب علت او فرماید و دارو بر اندازۂ قوت او دہد زیرا کہ چوں سالک عزیمت سفر آخرت مصمم کرد شیطانی و نفس لئیم آں مسکین بچندیں عقبات پیش خواہد آمد و بہر نوع قطع طریق او را کمر خواہد بست و اگر مرشدش نبود زود باشد کہ ہلاک گردد و از زمرۂ وَيَحْسَبُونَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا شود۔ عزیز من اول آنست کہ آں بیچارہ را در معاصی اغرا کنند و منکر را در نظر او معروف نمایند بل لذت مناہی در طبع او بیفزایند و گویند حق تعالی غفور و کریم است و توبہ میتواں کرد فَاَوْقَعَهٗ فِیْ طُوْلِ الْاَمَلِ۔ و اگر این معنی میسر نگردد شہوات شکم و فرج را در سویدا ء سینۂ او زیادت کنند و گویند اِنَّهٗ مُحَرَّمٌ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ خواب بکن و طعام و آب بخور تا عبادت توانی کرد و بر حلال خود غرض شہوت حاصل کن تا حق او گزاردہ شود و فرزندان شائستہ آیند و علی ہذا اوقات عزیز او را بدین اسباب در خلل اندازند خواہش او را متفرق گردانند چوں ازیں مایوس گردند نافِ نفس او و فرزندان او بروی عرض کنند و گویند بی فائدہ مشقت اختیار مکن و رنج بیہودہ مبیں کار اوقات خمس بجا آرد و سُنن را رعایت نماحقوق اہل و اتباع و نفس را ضائع مکن کہ اِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا چوں ین نوع نیز ممکن نگردد گویند نوافل زیادت است و نفقۂ اہل فرض و بحبت نفل ترک فرض نیاندہ است و عبادت متعدیہ بہتر از عبادت لازم است و چوں ازیں نیز نومید گردند گویند بے نوا خواہی شد و اتباع از تو قطع خواہند کرد

در نظر بیگانہ و خویش خوار و حقیر خواہی شد چوں این جہت نیز میسر نگردد اہل او را اغرا کنند تا چنگ در دامن او زنند و بجنگ و خصومت پیش آیند و در طلب مہر و نفقہ سعی نمایند چوں ازیں نیز فارغ گردد مادر و پدر را کہ از مطاوعت ایشاں راچارہ نبود و قرابتاں را بروی گمارند چوں این نوع نیز ممکن نشود شقہتائی بی وجہ فرمایند و مجاہدات و ریاضات بے وقت اشارت کنند تا عاجز شود و از کار بماند چوں این نوع نیز میسر نگردد خلق را وسوسہ کنند تا با عتقاد بروی آیند و دست و پائی او گیرند و درم و دینار پیش آرند و در دل آں بیچارہ حب جاہ در آرند کہ تو از واصلاں شدی و کار تو باتمام رسید تا عجبی در وے پدید آید و ہمہ محنت او ضائع شود و بہمہ وجوہ مثل و مانند این مزاحمت کنند تا بہر نوع کہ توانند راہ این بیچارہ را نزنند اما اگر در نظر شیخ کامل بود و بر حکم الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ کار بفرمان او کند و جملگی اختیار و ارادت خود در باقی کند امید بود کہ زود بمقصود رسد انشاء اللہ تعالیٰ و مقرر داند کہ صحبت چنیں شیخ از واجبات است بحکم نص و حدیث نص آنکہ فرمود قال عز من قائل یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ وقال وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ہر دو جانب امر است و امر مقتضی وجوب است۔ عزیزمن بر خاص و عام پوشیدہ نیست کہ مبنیان صادق و صادقان منیب ہمیں قوم اند و بیعت در صحبت سنت است بسبب فعل رسول علیہ السلام و صحابہ او رضی اللہ عنہم اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ۔ وقال اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ و حدیث آنکہ تحریر افتاد الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ چنانکہ آنجا صحبت و مطاوعت نبی واجب است اینجا نیز ازاں شیخ واجب بود۔ بلاشک والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی نبیہ وآلہ وصحبہ اجمعین ۵

صحیفہ دوم در مدافع عقبات برادر دینی را اعزہ اللہ فی الدارین۔ عواقب امور بخیر باد۔ ہمانا مطلوب او خواہد بود تا چوں کیفیت عقبات معلوم شد واقع آں نیز بنشستہ آید و مقرر داند اگرچہ داعی را آں منزلت نیست و آں مرتبہ شیخ کامل است کہ بداند لیکن بر حسب التماس اخوی بدانچہ مقدور بود بنشستہ آید عزیزمن **اول** عقبہ معاصی را بداند کہ حق تعالیٰ

حاضر و ناظر است و بر ضمائر مطلع است اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰئِکَ کَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۝ و در خبر است اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرَاکَ نظر بکند و بر عمر اعتماد نکند و مرگ را در قفا داند و امید ما را کوتاه گرداند چون بر این مواظبت نماید هر آئینه شرم و خوف غالب آید و دشمن مغلوب گردد دوم عقبه شهوات شکم و فرج است، باید این عادت را بمجون اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَی الدَّمِ تضییق اجاریه بالجوع والعطش علاج کند و دل خود را بالمفرح تجوع ترانی خوش دارد و از مائدة الجوع والعطش طعام الصدیقین غذا گیرد و از کوثر الصوم لی وَاَنَا اَجْزِیْ به آب خورد تا ازین زحمت شفا یابد صیوم انبوه تلف خود و اتباع را بخرج مَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِکْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ دفع گرداند و مقرر داند که عمر و رزق و مقسوم معین است بترک و طلب و کسب و منع زیادة و نقصان متصور نبود و امر رزق هیچ شرطے مشروط نه پس چه بهتر که عمر در طلب حق مصروف شود و رزق در سلوک راه آخرت منقطع گردد اهل و تبع نیز بندگان او اند رزق تو و ایشان هم متکفل است چنانکه میفرماید وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا و علی کلمه تضمین و تکفل است و نیز جای دیگر مفصل وعده فرمود نَحْنُ نَرْزُقُکُمْ وَاِیَّاهُمْ و نیز جای دیگر سوگند موکد کرد فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّکُمْ تَنْطِقُوْنَ جوانمرد اگر با این همه استوار نداری کافری نه مومن و استوار داشتن آن بود که کار خود بحق سپاری و بلطف حق متوثق باشی و خود را هیچ انگاری و مخلوقات را معدوم شماری و نیز ای دوست دو غم در یک دل نمیگنجد و دو تیغ در یک نیام محال است بیت حسن گر عشق می ورزی چنین بر جان چه می لرزی ؛ بیک دل در نمی گنجد غم جان و غم جانان ؛ در لغا آن بزرگ را بین چه می فرماید لَوْ کَانَ الْبِرُّ بِالدِّرْهَمِ وَالنَّاسِ کُلُّهُمْ عِیَالِیْ وَاللّٰهِ لَا اُبَالِیْ چهارم کفایت بر فرض و سنت و ترک نوافل جواب گوئی لَا یَزَالُ الْعَبْدُ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ کُنْتُ لَهٗ سَمْعًا وَّبَصَرًا وَّیَدًا وَّلِسَانًا فَبِیْ یَسْمَعُ وَبِیْ یُبْصِرُ وَبِیْ یَنْطِقُ وَبِیْ یَبْطِشُ والله اگر روزه آفتاب دولت این خبر

بصد ہزار جان خود و فرزندان خود بیابند رائگان باشد اما نفقہ را گوئی پنج نماز بر من فرض است و حضور در وی فرض عین کہ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ و حضور باید در تمام نماز بود نہ در بعضی از نماز چنانکہ در صحیفہ نماز خواہم نبشت انشاء اللہ تعالیٰ و نفقہ فرض کفایت چوں سبب کفایت خلل در فرض عین باشد ترک کفایت واجب بود و آنکہ گویند عبادت متعدیہ بہتر از عبادت لازم است جواب گوئی پیغامبر فرمود صلے اللہ علیہ وسلم سَیَاْتِیْ عَلٰی اُمَّتِیْ زَمَانٌ لَا یَسْلَمُ لِذِیْ دِیْنٍ دِیْنُہٗ اِلَّا مَنْ فَرَّ مِنْ شَاھِقٍ اِلٰی شَاھِقٍ وَمِنْ قَرْیَۃٍ اِلٰی قَرْیَۃٍ وَمِنْ حُجْرٍ اِلٰی حُجْرٍ فَمَنْ اَدْرَکَ ذٰلِکَ الزَّمَانَ فَعَلَیْہِ بِاَمْرِ الْخَاصَّۃِ واز قرآن بشنوی فرمایند اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ پنجم آنکہ گویند بی مال و جاہ خوار و حقیر خواہی شد اینجا تیغ اِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ بر تارک خصم زند و خدنگ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ بر سینہ او اندازند و بہ خنجر اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ شراور اکفالت کند و گوید مصراع آں را کہ تو ہستی چہ کم آید ہستی ؎ بیت با دوست کنج فقر بہشت است و بوستان ؎ بے دوست خاک بر سر جاہ و تونگری ؎ ششم اعزا و اہل و اتباع را اگر برای نفقہ و غیر آں مزاحمت کنند بتوقیع قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ اِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَھَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْکُنَّ وَاُسَرِّحْکُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا ۝ وَاِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ فَاِنَّ اللّٰہَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْکُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ دفع گرداند و اگر کار بمہر رسید اگر ممکن بود بدہد و یا بدہاند و الا بضرورت حبس مفلسی اختیار باید کرد و آں خود دیر اخلوتی خوش بود اما امید آنست چوں سالک در پی کار صادق بود اہل و تبع جملہ دیر اموافقت کنند و عاقبت ہمہ راہ او گیرند و برکت صحبت او نیز در ایشاں اثر کند ہفتم فرمان مادر و پدر را گوید وَاِنْ جَاھَدٰکَ عَلٰی اَنْ تُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْھُمَا جواہم زاں است کسب و مشغول بکار دنیا وی خواہند فرمود و اینجا بحقیقت شرک خفی حاصل خواہد شد زیرا چہ ہر چہ نظر در غیر است شرک است فاما با ابوین سخن بہ نرمی و ادب تمام گوید و در کار خدائے

چست بایستد و خویشاوندان اگر نصیحت کنند گوید بیت نہ ہمہ ہی تو مرا راہ خویش گیر و برو ۔ ترا سعادت یاد ما مرا نگونساری ۔ عزیز من ہر کہ ترا از کار خدای باز دارد دشمن تست و قول دشمن در گوش نہاید کرد ہشتم مشقتہای بے وجہ و مجاہدات و ریاضات بے وقت است اینجا احتیاج بشیخ است و جز ایں چند ین عقبات و موانع دیگر است کہ آں را جز شیخ نتواند کہ جز بتلقین او در نتواں یافت نہم اعتقادات خلق و تواضع ایشاں را بلا حول للیس فی الوجود الا اللہ دفع کند و خود را مردہ انگارد و خلق را سنگ و کلوخ شمارد و حقیقت داند لا یملکون لانفسہم نفعا و لا ضرا و لا یملکون موتا و لا حیوۃ و لا نشورا و کسیکہ خود چنین است بدگیری چہ تواند رسانیدن دہم آنکہ مقرر است کسی را عاقبت و خاتمت معلوم نیست و بترد د قبول طاعت اخلاص و نیز توفیق از حق تعالی باید کہ ایں معنی بر دل خود مقرر و مکرر گرداند تا ازیں آفات بکرم اللہ تعالی خلاص یابد ۔ جوامر دا احوال ایں راہ دور و دراز ہست بتقریر و تحریر در نمی آید ترا آنقدر کہ شیخ می تواند آنگاہ او ترا چنانکہ داند راہ نماید واللہ ولی التوفیق ۔ فالحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین ۔

صحیفہ سیوم در نیت ۔ مرادات دارین بنحوی بخیر حاصل باد ۔ بدانکہ نیت در اعمال شرط است اصلی و اصلی قوی است ولی آں ہرگز سررشتہ ایں کار بدست نیاید و شاہد جز ارخ ننماید عزیز من خواستم تا ترا رمزے از کار نیت باگاہانم کہ بدانی نیت و حقیقت نیت چگونہ ہست بداں نور اللہ قلبک نیت شرط است ولی شرط مشروط دست ندہد قال علیہ السلام الاعمال بالنیات و قال لکل امرئ ما نوی و قال نیۃ المؤمن خیر من عملہ و قال ان اللہ لا ینظر الی صوركم و لا الی اعمالکم و لکن ینظر الی قلوبکم و نیاتکم جواہر و معنی نیت ارادت است تا ہر عملی کہ در وجود تو آید بنگرکہ دراں ترا باعث چہ بودہ است و ما آں را بر سہ مرتبہ بیان کنیم مرتبہ صافی ۔ مرتبہ دوم کدرہ مرتبہ سیوم ممتزج ۔ صافی آنکہ باعث وی جز لقاء اللہ تعالی نبود انہ لیث ھم المؤمنون حقا کما قال یدعون ربہم بالغداۃ

وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وقال فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا وَکذا باعثہ مرائی است۔ ای جوانمرد ریا براں می دارد و طلب جاہ و دنیا مے آرد بداں اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اما ممتزج را مراتب بسیار است و ہر یکی ازاں برانداز نیت خیر باجور بود ولکل درجات مما عملوا اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ الْمُشْرِکُوْنَ وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِکُوْنَ دریغا نشنیدہ کہ بہشت ابرار آنست کہ در وحور و قصور و نعمت ہائی دیگر بود اما بہشت عشاق دیگر است لا فیها حُوْرٌ وَّلَا قُصُوْرٌ وَّلَا لَبَنٌ وَّلَا عَسَلٌ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۵

صحیفہ چہارم در حقیقت نیت اِعْلَمْ اَرْشَدَکَ اللّٰهُ اَنَّ النِّیَّةَ هِیَ الْاِرَادَةُ الْبَاعِثَةُ لِلْقُدْرَةِ الْمُنْتَهِضَةُ عَنِ الْمَعْرِفَةِ جوان مرد ہیچ کارے از تو در وجود نیاید مگر بدیں سہ اصل یکے قدرت دوم ارادت سیوم علم زیرا چہ ہیچ ارادت است و تا ندانی کہ فلاں چیز نافع است ہرگز ارادت تحصیل آن در تو پیدا نشود تا تصور نکنی کہ فلاں چیز مضر است ہرگز در ترک آں سعی نہ نمائی و ازاں محترز نباشی و ارادت باعث قدرت است زیرا کہ قدرت خادم ارادت است ہمچو یک اصل جوانمرد انتہاض ارادت بواسطہ علم آید و انتہاض قدرت بواسطہ ارادت و نیز نیت عبارت ازسیلی جازم باعث مر قدرت را از نیخ تا معلوم شد تا بدانی کہ عمل تمام نبود مگر بہ نیت و نیت تمام نبود مگر باخلاص و اخلاص تصفیہ ما باعث بود از جمیع شوائب پس نیت بہتر اجزاء عمل بود بدیں شرط زیرا کہ مراد از اعمال آنست کہ روی دل بخیرات مائل بود و از منکرات متنفر و ہر چند باعث خیر قوی تر میل قلب بذکر و فکر کہ موصل اند بانس و معرفت بیشتر بود جوان مرد مقصود از وضع جبہہ بر زمین جز خضوع دل نیست شنیدہ کہ عمر رضی عنہ مردی را دید بوقت نماز در رکوع بغایت شتاب مینمود فرمود یا صاحب الخشوع فی القلب لا فی الرقبۃ الخشوع فی القلب لا فی الرقبۃ و مطلوب از زکوٰۃ ازالت ملکیت بل دفع رذیلہ بخلست و آں قطع علاقہ دلست از مال و مراد از اضحیہ نہ گوشت و خون وے است بل مقصود ازاں تقوی دلست بتعظیم شعائر باری تعالیٰ

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَاءُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ عزیزمن اینجا دانی کہ نیۃ المؤمن خیر من عملہ چہ بود زیرا کہ النیۃ عبارت عن نفس میل القلب الی الخیر وہو متمکن من حدقۃ المقصود فہو خیر من عمل الجوارح و مراد ازیں سرایت اثر اوست بجمل مقصود و آں دلست و ازینجاست کہ جملگی اعمال قلب بدون جوارح موثر است تاثیری تمام و عمل جوارح بے حضور دل ہبائً منثورا است۔ وقد منا الی ما عملوا من عمل فجعلناہ ہباءً منثورا ۵ والسلام۔ والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین ۵

صحیفہ پنجم مورخہ ایدک اللہ یا اخی ہنوز دانم انچہ نبشتہ ام ترا کفایت نیست۔ بدانکہ دانستن خیر بر دو نوع است و شر نیز دو یکی عاجل۔ دیگر آجل۔ عاجل چنانکہ بدانی شکر شیر نیست و لذیذ بباید خوردن ولیکن ندانی کہ شاید از خوردن آں خون در تن بشورد و صفرا بیفزاید و چندان امراض ازاں حادث گردد و یا مرضی خفی بود دراں مضرت رساند و ازاں رنج بینی دوم آجل است کہ بشناسی صبر تلخ است و مکروہ طبع و مزاج زشت بوی و بدمزہ است ولیکن دافع امراض است کہ بداں ترا شفا حاصل آید بسبب صحت خود بداں راغب شوی و ہمچنیں شر در بعضے آنست کہ فی الحال اثر مضرت آں چیز پیدا شود چوں سموم قتالہ و بعضے آں بود کہ اثر آں بدیر ظاہر گردد چوں بنگ و دخان و امثال آں ای دوست بدانکہ معاصی اگرچہ بظاہر ترا لذیذ نماید و میل طبع دراں بیشتر بود لیکن بعاقبت جز عذاب دردناک حاصل نبود و ترک معاصی ہر نفس بغایت صعب بود و لیکن ازاں ہمہ منافع ابدی روزی گردد و چوں علم از ہر دو چیز حاصل گشت ہر آئینہ ارادت جذب منفعت و دفع مضرت در دل ظاہر گردد و قدرت کہ خادم اوست در تحصیل آں سعی نماید و تا غرہ نشوی بدانچہ ترا نیتے باعث شود بر عملی صالح کہ دراں چندیں نوع خطرات شیطانی و نفسانی بود یا خود از سر عادت از تو کاری نیک در وجود آید عزیز من کم من صائم ولیس لہ من صومہ الا الجوع والعطش وکم من تالی القرآن والقرآن یلعنہ۔ جواں مردا شنیدہ کہ ابن سیریں بر جنازہ شمس التابعین خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نماز نگزارد از انش پرسیدند گفت نیت نیافتم و عزیزی گفتہ است

چندیں سال بود تا می خواستم بزیارت کعبہ روم بوقت عزیمت نیت نیافتم نرفتم خواجہ اویس قرنی بزیارت پیغامبر علیہ السلام نیامد از انکہ نیت نیافت لعلیل بفرمان مادر کرد شنیدہ کہ احمد معشوق ہرگز نماز نکردے و در بزرگی چناں بود کہ فردا رقیامت اولیا حق آرزو برند کہ کاشکے ما خاک بودمی تا احمد معشوق بداں قدم نہادے جوانمردانیت مردان حق تو چہ دانی کہ چگونہ بود کہ الاعمال بالنیات اینجا معلوم گردد ای دوست باید ہمہ وجوہ متفقد نیت باشی و در بواعث باقصی الغایت نظر کنی و از غدر شیطانی و مکر نفسانی ایمن نباشی و نیز دشمن را دریں مقام زخم گاہے عظیم است یکی آنکہ در خاطر تو القا کند کہ چوں نیت صافی نیست رنجے مبین و مشقت بی فائدہ تحمل مکن ہیہات ای دوست ایں بداں ماند تا تراقوت ایں مقدمہ نبود خطے ننویسی و تا استعداد ابو حنیفہ نباشد چیزے نخوانی در لیغا و نہار در ریغ ایں غلط محض است زیرا چہ آنچہ بحریر افتاد نیت صادق است و بدان مرتبہ ہم از ابتدا رسیدن محال است اما تو در کارہائے خیر مشغول میباش و در خلوص نیت جد و جہد می نما و در دفع شوائب بالغا ما بلغ کوشش مے کن و امیدوار میباش تا از نیت مغشوش بہ نیت خالص رسی انشاء اللہ تعالی والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی رسولہ محمد و آلہ اجمعین۔

صحیفہ ششم نیز در نیت سعادت دارین نصیب وقت برادری باد چناں دانم کہ ہنوز در نیت چیزے مطلوب خواہد بود۔ بداں اطال اللہ بقاک فی رضاہ کہ نیت باید مقارن عمل بود نہ مفارق زیرا چہ اگر ہزار روز دو شبانہ نیت حج صادق بود بسببی آں را فسخ کردے باز در روز پنجشنبہ سبب وعدۂ ہم صحبتاں یا شرم بعضے دوستاں و یا مانند ایں عزیمت حج ممکنے آں نہ نیت بود نہ حج و نیز نیت را از شروط دانند نہ از ارکاں جواں مرد نیت آں بود کہ نیت بر زبان گوئی و دل ز اخلاص عاری بود باید کہ دریں محل فکری عظیم کنی کہ آں نیت بچہ حقیقت باعث چہ چیز بود برای کدام چیز است و آں خطرۂ رحمانی است یا شیطانی و ایمنی از اسرار قلب است و بران وقوف نیابی مگر بہ تصفیۂ باطن از کدورات ماسوی اللہ و عمل باید بہر چونکہ

ممکن گردد بجا آری و در اصلاح نیت جد و جهد تمام نمائی خصوصاً در تصفیهٔ باطن و راه گذرهای شیطان و نفس را مسدود باید کرد و طرفة العین غفلت را بخود راه ندهد تا بکرم الله تعالی غرض حاصل شود والحمد لله رب العالمین والصلوٰة علی رسوله محمد و آله اجمعین۔

صحیفهٔ هفتم در علم نوّر الله قلبک یا اخی علم رکنی اصلی است برای عمل چه عمل بے علم در خطر عظیم است و عامل بی علم سخرهٔ شیطان و نفس بود۔ عزیز من طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ قَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَقَالَ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ و دریں باب آیات و اخبار بسیار است پس باید که علم مفروض مقداری حاصل کند تا از بعض مکائد شیطانی و نفسانی ایمن تواند بود اما دانستن هدایه و بزودی و اشارات ابو علی سینا و طوالع و مطالع شرط نیست بل آن قدر که در عبادت کار آید واز حلال و حرام و جواز و لا جواز باعلم باشی ازیں قدر علم چاره نبود و چون آنقدر حاصل شد باید بعمل مقرون گردانی زیرا که علم برائی عمل است و علم مر عمل را بمنزلهٔ وضوست مر نماز را و راه نمائی است بمقصد اگر کسی را رفتن ببغداد مطلوب باشد باید که طریق رفتن بیابد و صلاح و فساد راه بداند و چون آموخت و دانست باید که بزودی و احتیاط عمل بجا آرد و اگر همه عمر در دانستن و آموختن صرف کند جز تضیع عمر عزیز نبود و هرگز بمقصد نرسد هم چنیں بعد از وضو جز بنماز و عبادت دیگر مشغول نه شود اضاعت وقت کرده باشد ذٰلِکَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ط جوانمرد اعمر و وقت بغنایت عزیز و فراغ غنیمت است باید که بکاری مشغول شوی که بالنس و معرفت برساند والّا مَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی وَاَضَلُّ سَبِیْلًا ۝ فردا شاید بر اندازهٔ معرفت امروز خواهد بود در بغداد در عمل بجائے رسند که بی یَسْمَعُ و بی یُبْصِرُ و بی یَنْطِقُ وَبِیْ یَمْشِیْ آنجاست وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝ خزانجا نبود که تا بدانی که علم بجز کسب دست ندهد و تحصیل آن جز از افواه علما ممکن نبود بدیهیات قال علیه السلام مَنْ زَهَّدَ فِی الدُّنْیَا وَقَصَّرَ عَمَلَهٗ اَعْطَاهُ اللّٰهُ عِلْمًا بِغَیْرِ تَعْلِیْمٍ۔ عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝ اینجا دانی که چیست۔ الرَّحْمٰنُ

عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ دریں مقام جلوہ کند۔ جوانمرد ببندگانند خدائی راکہ لوح محفوظ در نظر ایشان است تا ہرچہ گویند ازاں گویند و ہرچہ خوانند ازانجا خوانند بل چیزی دیگر ہم دانند کہ در لوح محفوظ نبود و ریغا منجوا ستم انجا سِرّ الرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ چیزی بیاں کنم رخصت نیافتم عزیز من ایں دولت بہ کسب تعلق ندارد ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ و نیز بکسب تعلق دارد و آں مجاہدہ ریاضت و خلوص نیت و ترک ماسوی اللہ است در ریغا بشنو رسول می گوید علم دو است علم الابدان و علم الادیان۔ عزیز من علم ابدان علم ظاہر است یعنے علم نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ و کلمۂ شہادت و جز آں و ایں ہمہ ظاہر تعلق دارد و علم ادیان علم دلست کہ بباطن متعلق است و آں علم سِرّ قلب است و عبارت ازوی لعلم دین کردہ است اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ انجا دانی کہ چیست و آں علمی عجیبست کہ عجائب علم جز انجا حاصل نہ شود و ما انجا از علم ابدان آغاز کنیم و ابتدا از آں نماز است کہ اول ما یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ اَلصَّلٰوةُ و نیز در کلمہ توحید پیش ازیں صحیفہ در قلم آمدہ است از انجا معلوم شدہ باشد و الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ علی رسولہ محمد و آلہ اجمعین ۵۔

صحیفہ ہشتم در نماز اعزک اللہ یا اخی تراچوں کار نیت معلوم شد اگر حق خواستہ است رمزی از نماز اہل طریقت ترا بیاگانم تا بدانی کہ حقیقت نماز چیست و چگونہ نماز بیاید گزارد قال اللہ تعالیٰ اَقِمِ الصَّلٰوةَ و قال۔ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ و قال۔ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ و قال۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ و قال علیہ السلام اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ و قال۔ اَلْمُصَلِّيْ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ و نصوص و اخبار در نماز بسیار است بدانکہ نماز را شروط و ارکانست شرط اول نیت است و دیگر طہارت بدن و ثوب و مکان است کہ یکی از شروط اعلیٰ است و آں وضو و یا غسل است و اگر قادر بر استعمال آب نبود بجائی آب تیمم کند و ستر عورت و استقبال قبلہ و جز آں چنانکہ در فقہ آمدہ است و ارکان از تکبیر اول تا قعدۂ آخیرہ۔ جوانمرد اطہارت ظاہر است و آں غسل یا وضوست بآب بجا آرند و جمیع فرائض و سنن و نوافل و مستحبات آں را رعایت

کنند و در خانہ و مکان احتیاط نمایند و طہارت باطن و آن دو نوع است یکی خاص و آں طہارت حواس است از ممنوعات و دل از ہواجس و وساوس و جمیع اخلاق ذمیمہ دوم خاص خاص است و آں طہارت معنی دل است از نجاست ماسوی اللہ و لیکن طہارت ظاہر را اثری تمام است برای طہارت باطن اگر بحضور قلب بجا آری و آں سرے است کہ از تعلق عالم شہادت یا غیب خبر میدہد و اینجا ایں صحیفہ بیان سر آں تحمل نکند انشاء اللہ تعالی بعد ازاں بحضور گفتہ آید و باید کہ در نماز آنچہ فرائض و سنن و آداب از خواندنی و کردنی آمدہ است تمام بحضور دل بجا آری زیرا کہ حضور رکنی است اصلی اگرچہ فقہا بر ظاہر آں را از ارکان نمیدانند مگر عند التحریمہ و نزد یک اہل طریقت آں خطا محض است و غلطی فاحش چہ نزد یک محققان اصل ارکان حضور است از اول نماز تا آخر زیرا چہ میفرمایند لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ و نماز از اول تا آخر ہمہ نماز است فقیہ اینجا تاویل میکند کہ ای لَا صَلٰوۃَ کَامِلَۃً اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ و اگر ما برزا مدہ داری خود مؤید قول ما بود ای دوست ندانم کہ در لا صلوۃ الا بظہور چہ خواہند گفت اینجا نیز بالستے کہ بگویند و ہمیں تاویل کنند و بلی ظہور جواز نماز بود ہم چنیں دریں محل عزیز من چوں دانستی کہ نماز از ابتدا و انتہا نماز است پس حضور در تمام نماز فرض باید نہ بعضے و الا نہ بعضے از نماز بود نہ تمام و مقرر باد بار در بحضور القلب برای اصالت است دریغا چہ فہم خواہی کرد لیعنے میباید حضور در تمام نماز ملصق باشد نہ بعضے تا آں نماز بود زیرا کہ طرفۃ العین اگر حضور نباشد نماز نباشد پس بلاشک نماز فاسد شود اگرچہ بعدہ حضور باز گردد لیکن مبنی بر فساد فسا بود قال علیہ السلام اَعْبُدْ رَبَّکَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ عزیز من اگر مردی پیش بادشاہ مجاز رود و بخدمت بایستد و بادشاہ بدو اقبال نماید داں شخص دریں محل بغیر او مشغول گردد چہ گوئی کہ آں خدمت بود و از بادشاہ مستوجب غضب و مقت گردد یا نہ جوانمرد ظاہر را نزد یک حق اعتباری نیست مے گوید اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ای سالم من غیر اللہ لِاَنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَ اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَ نِیَّاتِکُمْ و حضور خاصہ دلست و ازیں دل نہ گوشت صنوبری میخواہم کہ آں در جملگی حیوانات ہست بلکہ دلی میگویم کہ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللّٰہِ ۔ وَ الرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی

عبارت ازان است لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المؤمن از رسول
پرسیدند این اللہ۔ فقال فی قلوب عبادہ۔ زیرا کہ محل تجلی خاص اوست و از عالم خلق یتنزل الاقوم
بمقدار حکایت اوست وحساب وعتاب ہم با اوست در لیغا ہزار در لیغ اہل طواسر راہ سہولت گرفتہ
اند حضور را مقدار معین کردہ ذلک مبلغہم من العلم عزیزمن آنہا از بہر آن گفتہ اند کہ خود بدیں
بلا مبتلا اند و یا سبب ضعیف عامہ مردمان زیرا کہ این معنی عوام را بغایت دشوار است نباید
ازیں سبب بیکبارگی نماز را ترک کنند چنانکہ در خلایہا شہر کہ اکثر دروی نجاست مغلظہ
است حکم بپاکی کردہ اند لان الضرورات تبیح المحظورات وخلق ہم بدیں ماندہ وراہ طہارت
دل وحضور بیکبارگی مسدود کردہ اند نجاست را طہارت دانست وغفلت را حضور انگاشت
ھذا الذین قد ضلوا من قبل واضلوا کثیرا۔ وضلوا عن سواء السبیل قال
علیہ السلام سیاتی علی الناس زمان یجتمعون فی المساجد ولیسوا منہم مسلم وعید صریح است تا بجدی کہ از اسلام بیروں آوردہ است اعوذ باللہ
من ذلک ونیز چگونہ حکم بسہولت بانکنند وراہ حیلہا نگیرند زیرا چہ بیشتر ایں قوم بردر ملوک
وسلاطین میباشند وخود را دقف رضا ایشاں میکنند ومنکرات قبایح ایشاں را تصدیق میدہند
وچندان مقدمہ دیگر بران می افزایند وجامہا زرد وزی محرم ومرصع می پوشند ومال بیت المال
بناوجہ میستانند ودر حفوظ نفس امارہ خود بمصرف می رسانند وخطیبان باطل آنہا ابریشمیں
مشمول بزر مرصع ومکلل بر سر منابر میروند وہیچ از ھذا ان محرما ان علی ذکور امتی
نمی اندیشند وبا ایں ہمہ فضیحتی در سوائی وعظ ونصیحت میکنند واز اتامرون الناس بالبر
وتنسون انفسکم خبر ندارند چرا نمیرا ایں قوم کہ خود چنیں باشند بدیگری چہ گویند وچرا ہمیں
راہ ننمایند استغفر اللہ العلی العظیم ای دوست برای حضور خلوت واترزوا واترکوا ما لا
یعنی وتصفیہ وتحلیہ شرطست واگر ایں دولت بی خلوت ممکن بودی پیغامبر ما را بودے علیہ
السلام۔ وآں شنیدہ کہ پیش از نزول وحی سالہا در غار حرا بکار دل مشغول بود۔

وبعد آں خود کیفیت ترک وتجرید ومجاہدہ وعبادت ومحبت حتی تورمت قدماہ وما بات علیہ شیئ من الدنیا عزیز من نماز را صورتی تصور کن کہ دل وی نیت است خالص وروح وی حضور است وتن وی اعمال ظاہر است واعضاء رئیسہ ادارکان وحواس او تعدیل ارکان وتحسین قرارت است وانیجا نیکو بنگر تا ہر کدام ازیں مذکورات کہ در نماز نباشد آں نماز چناں بود کہ آں صورت بی آں جزو دریں کار جہد کن وخود را از غفلت نگاہ دار ودولت حضور بدست آر ایام حیات را غنیمت شمار واللہ الموفق والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین

صحیفہ نہم در نماز اطال اللہ عمرک فی رضاہ ہنوز ہم چیزی در نماز باید نبشت وآں طہارت حقیقی است کہ نزد یک اہل تحقیق ہیچ نماز بی آں درست نبود یعنی طہارت دل از کل ماسوی اللہ ان اللہ لا ینظر الی صوركم ولا الی اعمالکم ولکن ینظر الی قلوبکم عزیز من نماز ذکر است ومی گویند اذکرونی اذکرکم اذا نسیت ای اذا نسیت غیرہ دل میباید از غیر کلی خالی بود تا ذکر تواند بود جوانمرد اتن تبع دلست کہ ان فی ابن ادم لمضغۃ اذا صلحت صلح البدن کلہ واذا فسدت فسد البدن کلہ ہر آئینہ اگر دل نجس بود بدن را چگونہ پاک تواں گفت وبا نجاست ظاہر تو ہم دانی کہ نماز درست نبود زیرا چہ پاکی تن شرطست وبعضی خود آں را رکن میدارند وپاکی تن تبع پاکی دلست وتا دل از غیر حق تخلیہ نپذیرد ہرگز پاک نبود انما المشرکون نجس ودر ہر نماز کہ شرط ویا رکن در خلل بود نماز جائز نباشد واین اعلی مرتبہ صدیقان است ومرتبہ دوم وسط است وآں پاکی تن وجامہ وجائی حواس ظاہرہ وباطنہ است ومرتبہ سیوم ادنی است وآں پاکی تن وجامہ وجائی از نجاست ظاہر است واحکام ظاہر شرع بیان آنست جواں مرد شخصے است من اورا می دانم او بوقت وضو بقوت روحانی کہ دارد روح خود را می بیند کہ بآب زلال رحمت حق وضو کند وخود را از نجاست کل ماسوی اللہ تعالی پاک می کند وبوقت نماز اورا مشاہدہ ومعائنہ می کند وقراءۃ اورا استماع می کند وطریق تسبیح وی میشناسد چنانکہ ترا بر ظاہر خود وقوف است او را بر باطن خود اطلاع است شعر

قلوب العارفین لہا عیونٌ ترٰی مالا تراہ النّاظرونا ۔ و نزدیک اہل حقیقت ایں بغایت سہلست
بل گناہے عظیم اگر ہم بدیں بماند زیرا کہ عزیزمن ایچنیں نیز از غفلتہا بود بل مرد را باید ازیں مقام
ترقی نماید تا بحق چناں شود کہ از خود و روح خودش خبر نہ بود ذکر و ذاکر اینجا در مذکور محو شود و آنجا
چہ خوش گفتہ بلبت در خویش گم کہ من چہ نامم ۔ معشوقم و عاشقم کدامم ۔ جوانمرد اچوں ہمہ
حاصل شد پس توجہ ظاہر راست بقبلہ کن و توجہ باطن بحق زیرا کہ اگر ذرہ روئی دل بغیر حق
متوجہ بود نماز فاسد گردد و چوں توجہ راست شد از ہر دو عالم برآ و تکبیر بر جہاد گو آنگاہ بمناجات
درآی کہ اَلْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ و خود را در میان باز فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ یعنے در مقام خود را
قربانی کن و سر دیگر است اینجا و آں آنست کہ می فرماید اِنْحَرْ نَفْسَکَ فَصَلِّ اِنَّ شَانِئَکَ
ھُوَ الْاَبْتَرُ ہر آئینہ چوں خود را نحر کنی نماز درست باشد و آئینہ تو کہ دشمن تست مقہور گردد اگر چہ
مفسران نحر را ست بر سینہ داشتن گفتہ اند صَلِّ صَلٰوۃَ مُوَدِّعٍ ای مُوَدِّعٌ لِنَفْسِہٖ
اِلَی اللّٰہِ اَنْ تَکُوْنَ لِصَاحِبِ النَّفْسِ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ۔ دَعْ نَفْسَکَ وَتَعَالَ ۔ در لغا میگوید
یا موسیٰ اُخْلَعْ نَعْلَیْکَ ۔ ای موسیٰ از انانیت و اِنّیت بیروں آی و نعلین خویشی و خویشاوندی
از خود بیفداز و ترک دو عالم گوی ۔ ای عالم الغیب و شہادۃ آنگاہ قدم در عالم توحید نہ ۔
فَاِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی تا آنجا مستوجب وَکَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی تکلیماً تو انی بود
زیرا کہ ایں کلام از دجر بدو نتواں شنید اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

صحیفہ دہم نیز در صلوۃ ۔ اسعدک اللہ فی الدارین یا اخی بدانکہ نماز اہل حقیقت
حقیقت نماز است و بداں رسیدن و چناں گزاردن صعوبتی تمام دارد و لیکن کوشش
میباید کرد تا مگر حق تعالیٰ میسر گرداند وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا اما حالی
غافل مباش و باری چنیں نماز ادا کن کہ چوں تکبیر تحریمہ خواستی گفت باید دل از غیر حق پاک باشد
و جز حق کس را مستحق بزرگی ندانی آنگاہ اللہ اکبر درست بود و در فرحت و جہی باید روئی دل

من کل الوجوہ متوجہ حق بود والا کاذب توہم دانی کہ سزاوار چہ بود یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ وچوں
الحمد للہ گفتی بدانی کہ در عالم ہیچ کس مستحق حمد نیست واو بجمیع محامد سزاوار است کہ الف ولام اینجا برائے
استغراق جنس است ودر رب العالمین دانی کہ کَلَّا اِنَّ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ و در الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم در عالم رجا
فراز آئی واز رحمت وکرم حق نصیب امیدواری وبداں واثق باشی ودر مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ عالم خوف
را مشاہدہ کنی کہ قیامت روزے عظیم ہائل است ووعدہ آں ہم حق است وآں روزیست
کہ یَوْمَ لَا تَمْلِکُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْئًا وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰہِ وچوں اِیَّاکَ نَعْبُدُ گوئی
بدانی کہ لَا مَوْجُوْدَ سِوَی اللّٰہِ ودر اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ بحقیقت شناسی کہ لَا فَاعِلَ اِلَّا اللّٰہُ۔
جواں مرد! تمام علم سلوک دریں دو آیہ مندرجست زیرا چہ یکی در تخلیہ است ودوم در تحلیہ اِیَّاکَ
نَعْبُدُ تخلیہ دل است عَمَّا سِوَی اللّٰہِ بِالْکُلِّیَّۃِ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ تحلیہ است بذکر اللہ آنجا
اعراض عَمَّا سِوَی اللّٰہِ بِالْکُلِّیَّۃِ حاصل آید واینجا اَلْاِقْبَالُ اِلَی اللّٰہِ بِالْکُلِّیَّۃِ روی نماید
پس مناجات ودعاست عزیز من سرے عظیم است دریں سورت اول مدح وثناست بعدہ
التماس ودعاست در اِہْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ چہ دانستہ جوانمرد آں راہے است کہ دراں راہ حق
رسد وَاِنَّ رَبَّکَ الْمُنْتَہٰی اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ انبیا واولیا اند کہ بدیں دولت مخصوص اند اے
دوست دراں کوش کہ ہر چہ در نماز میخوانی بداں صادق ومصدق باشی والا فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی
عَلَی اللّٰہِ وَکَذَّبَ ودر حضور جہد کن ودر اخلاص کوشش نمائی وہر نمازی کہ بگزاری دراں
حال خود را مراقب باش تا اگر دراں حضور نبودہ باشد باز گردانی وبداں مواظبت کن امید بود
بر حکم طَلَبَ شَیْئًا وَجَدَ وجزا ایں دولت دست دہد ونیز بریں نماز قناعت مکن ہمیشہ از حق
التماس نماز تا نماز حقیقی رساند دست طلب بدامن مطلوب رسد انشاء اللہ تعالیٰ
الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین۔

صحیفہ یازدہم در نماز نَوَّرَ اللّٰہُ قَلْبَکَ یا عزیز بنور المعرفۃ آنچہ نشستہ ام در نماز
دانم کہ ترا ہنوز کفایت نخواہد بود مقرر دانند نماز بر سہ قسم است نماز عوام ونماز خواص

ونماز خواص چنانکه پیش ازیں مجمل بیان کرده شده است واینجا مفصل باز نموده آید عزیز من نماز عوام آن است که سنت کنند ومسواک ووضو بآب ودر جامه ومکان وتوجه بقبله احتیاط بجا آرد ودر شرائط وارکان وتحسین قراءة چنانکه داند رعایت نماید لیکن با سهل حضوری اما عند التحریمة واما بین الصلوة مثل خطرة او طرفة العین که نزدیک فقهاء اهل ظواهر آن نماز بود وتیغ سلطان را مانع باشد ولیکن عند اسدآن زمره فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ سَاهُونَ باشد زیرا که این طایفه بیشتر ما ندانند که چه خواهند وچه کنند ودر کدام حال اند حرکاتی چند بر سبیل عادت بجا آرند دل در کار دیگر وزبان در کار دیگر يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ بیت تن درون نماز ودل بیرون ؛ گشتها مے کند بهمانی ؛ وبعضی خود ازیں طائفه نماز جز خوف امیر یا شرم خلق نکنند ودر طهارت رعایت ننمایند عزیز من قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ٥ واین قوم را نه وقوف بر سر وضو است ونه بر اسرار نماز ونه بر علم قراءة وغیر آن واگرچه بود چون عمل بدان نکنند گوئی نبود وَيَحْلِفُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ ٥ جوانمرد! اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ ونماز خواص هست وآنچنان بود که آن قوم بر سر وضو واقف ودر نماز حاضر ودر قراءت متدبر ودر افعال متفکر ودر شرائط متامل ودر اطلاع حق متیقن ومراعی اوقات ومحافظ جماعت باشند جوانمردا در زمانه ما این چنین قوم اگرچه نادرند بلکه در حدود عدم ولیکن نزدیک اهل تحقیق خود آن نماز نبود زیرا که دریں نماز غیر را مدخل است چه اینجا مشغولے بنماز است نه بحق ومراعات شرائط است وارکان نه مشاهده باری عز اسمه وآن شرک محض است وشرک نجاست مغلظه وَلَا يَجُوزُ الصَّلٰوةُ مَعَ النَّجَاسَةِ ای دوست لَيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ اما نماز خواص خواص آنست که ظاهر شان همیشه از نجاسات پاک بود وسنت ایشان جز حق نبود ودر باطن مبارک شان جز حق نگذرد ودر مشاهده حق مستغرق باشند حال ایشان قل الله ثم ذرهم بود توجه ظاهر بقبله وتوجه باطن بحق

بحق ندانند که چه خوانند اگر ازاں حال شاں باز پرسی ندانند از خود واز غیر خود خبر نبود و نداند
که این معنی مستحیل است جواں مرد امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ را تیرے در پائے خلیدہ بود
در بیروں آوردن آں صعوبتے بود چوں در نماز استادہ بیروں آوردند ہیچ خبر نداشت -
جواں مرد اتاملی کن دراں حال کہ ترا ہمی سخت پیش آید و تو در دفع آں متفکر گردی ہیچت
معلوم بود کہ کجائی و در پہلوئی تو کیست و کسی چہ میکند یا چہ میگوید یا چیزے رفتہ بود کہ در
تحصیل آں تفکرے تمام با اہتمام کنی یا دوستی کہ سالہا در اشتیاق او بودہ باشی ناگاہ بتو
رسد و تو تمام دل بدو مشغول شوی واللہ کہ ہیچ معلوم نباشد کہ در چہ حالی و در چہ کاری
ای دوست ہم از ینجا قیاس کن کہ حال مستغرق بالواحد الحق بیش ازیں است وقتی شیخ ما را
ذکرہ اللہ بالخیر گفتند کہ امام شما چناں میخواند کہ در نماز کراہتی بیابد خدمت شیخ متعنا اللہ
بہ بگفتند بر زبانِ مبارک راندند کہ چندیں سالست کہ او ما را امامت میکند نمیدانم کہ چگونہ
می خواند بعدہ او را از امامت منع فرمودند و آں تارنج اشارت امامت بجانبِ ایں
فقیر است آری ایدوست حضور چنیں میباید تا نماز مقبول بود حق تعالی ما را و ترا نیز بدیں
سعادت رساند بمنہ وکرمہ و تو ہم جہدی بکن کوشش می نمائی و نظر بکرم حق میکن بیت
ما می کوشیم و دیگراں می کوشند ؛ تا بخت کرا بود کرا گیرد دوست ؛ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ؕ

صحیفۂ دوازدہم در نماز ای دوست وَفَّقَکَ اللّٰہُ عَلَی الْاِحْسَانِ ہنوز در نماز
چیزی در خاطر می گذرد نمیخواہم کہ ازاں عزیز دریغ دارم و آں آنست کہ آں برادر را در خاطر
آید کہ چوں حضور در نماز شرطی قوی و رکنی اصلی است پس قول فقیہ چہ گوئی حق است
یا باطل و آں قول ایں فقیر بنشتہ است مخالف جمہور فقہاست زیرا کہ فقہا حضور را جز
عند التحریم والتسلیم شرط نمیدارند و در باقی نماز شرط نیست دریغا ہزار دریغ ندانم تا وَمَنْ
یَعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَہٗ شَیْطَانًا فَھُوَ لَہٗ قَرِیْنٌ - وَاِنَّ الصَّلٰوۃَ

تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ راچہ تفسیر دانستہ اند واز کم مَنْ قَامَ بِحَظِّهٖ مِنْ صَلٰوتِهٖ
التَّعَبُ وَالنَّصَبُ وَلَیْسَ لِلْعَبْدِ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِلَّا مَا عَقَلَ مِنْهَا ایں قوم راچہ معلوم
است وآں راچہ تاویل می کنند جوانمردا اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ
آنگاہ باشد کہ در وی ہیچ وجہ غفلت نباشد زیراچہ غفلت از حق افحش وانکر است وفقیہ از
تکبیر تحریمہ تا قعدۂ اخیرۂ ہمہ نماز میگوید یا نہ پس تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ در ہمہ نماز می باید بودالا
چیزی از نماز بود وچیزے نہ واین چنیں خود عبث بود ای دوست آں شاہ یعنی محمد رسول اللہ
اِلَّا مَا عَقَلَ مِنْهَا آں حضور خود برای نماز در نماز فرمودہ است ..... ولیکن حضور
بحق دیگر است در تیغا کجائی ہم از ولشنو میگوید لَیْسَ لِلْعَبْدِ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا مَا عَقَلَ مِنْهُ
ہلیہات ہلیہات این چہ وعدہ دوعید است چندگاہ از دست این حدیث در خونابہ بودہ ام جوانمردا این
حضور است کہ نماز را در وی مشارکتی نبود از قرآن لشنومی گوید فَلْیَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ وَاِنَّ
اِلٰی رَبِّكَ الْمُنْتَهٰی ای دوست میگوید اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِکْرِیْ کرامے جانم فداش باد اسرار حضور
ہم دریں آیت مبین است ولیکن ترا چہ معلوم واندر آنچہ میگوید وَاذْکُرُوا اللّٰهَ ذِکْرًا کَثِیْرًا
ای دائما بلا انقطاع ہیہات اینجا چہ تاویل خواہند کرد امر صریح است بحضور دائم در نماز
بطریق اولی کہ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِکْرِیْ در اینجا دریں محل تا چہ اسرار در خاطر بود نہ نشستم کہ صحیفہ
تحمل آں نداشت ولیکن اندکی از تو دریغ ندارم عزیز من ظاہر امر برائی وجوب است وغفلت
ضد ذکر است وقولہ وَلَا تَکُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ ۵ ونیز ظاہر نہی موجب تحریم است وقولہ حتی
تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ اگرچہ اینجا التعلیل نہی برائی سکر است ولیکن این معنی در غافل نیز
موجود است چوں سبب را عام دادیم حکم مطرد گردد وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِکْرِیْ آنگاہ بود کہ حضور
در تمام نماز بود واز غفلت بہمہ وجوہ منزہ باشد واندر انچہ پیغامبر فرمودہ است اِنَّمَا الصَّلٰوةُ
تَمْسُکْنٌ وَتَوَاضُعٌ حضرت با الف ولام وکلمہ انما برائی تحقیق مذکور است وتحقیق غیر آن است
در تیغا ندانم ترا چہ تاویل کند اَلْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْ رَبَّهٗ راچہ جواب خواہند گفت زیراچہ مناجات با غفلت

نبود و نیز غافل را ہرگز در حالۂ غفلت ذاکر نتوان گفت پس اِلّا ما عقل منہا اینجا بدانی کہ چیست عزیز من
فقیہ را دریں مقام معذور دار کہ آں مسکین خبر از باطن ندارد می گوید نحن نحکم بالظاہر از بہر خدائی
تامل بکن کہ در نماز ہمہ ذکر است و چند ہیں جا نماز را بلفظ ذکر یاد کردہ است چگونہ غفلت را
از انک و بسیار در و مساغ بود و از رسول نشنو میگوید مَنْ لَمْ یَخْشَعْ قَلْبُہٗ فَسَدَتْ صَلٰوتُہٗ
و ہرگز خاشع غافل نبود و اگر بود نماز باطل باشد لَا یَحْضُرُ فِیْہَا الْقَلْبُ فَہِیَ اِلَی الْعُقُوْبَۃِ اَسْرَعُ
و آں حضور کہ گفتیم در تمام نماز بود و الا بعضی نماز بود و بعضی نہ زیرا چہ ہر چہ با حضور است
نماز است و انچہ بحضور است گناہست سبب آنکہ عقوبت جز بگناہ نباشد و گناہ حرام است
و حرام را ہر کہ حلال تصور کند کافر است و ہیچ دانی کہ آں عزیز خدای چہ فرمودہ است۔
مَنْ عَرَفَ یَمِیْنَہٗ اَوْ شِمَالَہٗ وَہُوَ فِی الصَّلٰوۃِ فَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ و قال علیہ السلام اِنَّ الْعَبْدَ
لَیُصَلِّی الصَّلٰوۃَ فَلَا تُکْتَبُ لَہٗ سُدُسُہَا وَلَا عُشْرُہَا وَاِنَّمَا یُکْتَبُ لِلْعَبْدِ الَّا مَا عَقَلَ
مِنْہَا و قال اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰی اَقْبَلَ اللّٰہُ اِلَیْہِ فَاِذَا لَمْ یَلْتَفِتْ فَاِذَا الْتَفَتَ اَعْرَضَ
اللّٰہُ عَنْہُ یا اخی اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰی اَقْبَلَ اِلَی اللّٰہِ فَاَقْبَلَ اللّٰہُ اِلَیْہِ فَاِذَا
الْتَفَتَ اَعْرَضَ عَنِ اللّٰہِ فَاَعْرَضَ اللّٰہُ عَنْہُ از قرآن نشنو وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ
فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْکًا وَنَحْشُرُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَعْمٰی اعوذ باللہ من ذلک والتفات باطن
بغیر حق ہمانست کہ غیر حق در خاطر گذرد و آں زشت تر از التفات ظاہر است اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
الْعَلِیَّ الْعَظِیْمَ والحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ علی رسولہ محمد و آلہ اجمعین۔

صحیفۂ سیزدہم ہم در نماز اصلحک اللہ ای دوست دانم کہ ترا اینجا آرزو کند تا
چنیں حضور چگونہ دست دہد و ایں نعمتی بی بدل بچہ طریق حاصل آید۔ جوانمرد در صحیفۂ سابق
نبشتہ شدہ است و اینجا نیز کشادہ تر نویسیم بدانکہ بعد عنایت اللہ برای حضور دل حالی
سہ چیز میباید یکے توکل بالیقین دوم صدق در جمیع امور سیوم محافظت حواس ظاہر
و باطن از غیر حق من کل الوجوہ و نادانی کہ ایں دولت کسے را بیکبارگی دست دہد

اگرچہ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ مقرر است لیکن ای برادر دریں کار خلوت و انزواء و دفع ہوا
و منع ہواجس و قطع تعلقات و شواغل و اعتزال الخ و ترک مالا یعنی شرط است و ایں ہمہ نزد یک
ممکن گردد ہر روز قطع تعلقی کنی و ترک مالا یعنیک واجب بینی و موضع تنگ و تاریک و خالی را
اختیار کنی و خود را مردہ مے شمار د مخلوقات را معدوم می انگار د در تصفیہ دل کوشش نمائی
و در محاسبہ نفس مشغول شو عزیز من از کل ما شغلک عن ربک فہو شیطان محترز و مجتنب
میباش و دل را از خس و خاشاک ماسوی اللہ پاک میکن و دست در دامن خوف و رجاء و حیا
می زن و حق تعالی را حاضر و ناظر میداں امید بود کہ نور حق بر دل تجلی فرماید و شاہد ایں
رخ نماید انشاء اللہ تعالی العزیز۔ عزیز من حالی بر تو واجب آنست کہ گفتیم یعنی ابتدا صحت
شرائط نیت و طہارت و توجہ قبلہ بدانی کہ کدام نماز است و چند رکعت است و چہ باید
خواند و چہ نباید کرد و معانی و اسرار آں بر خاطر داری با خشوع و خضوع گزاری و
ظاہر و باطن مستحضر داری از رسول شنومے گوید اَللّٰھُمَّ اَصْلِحِ الرَّاعِیْ وَالرَّعِیَّۃَ
یعنی القلب والجوارح زیرا چہ اصلاح جزو در اتحاد بنود۔ جوارح را اگرچہ آں مقام فرود
است اما چوں بریں نمط مواظبت نمائی حق تعالی برکت آں ترا بنمازی رساند کہ از خود
و از غیر خود فارغ آئی عائشہ رضی اللہ عنہا می فرماید کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُجَدِّثُنَا وَنُجَدِّثُہٗ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَکَاَنَّہٗ لَمْ یَعْرِفْنَا وَلَا نَعْرِفُہٗ عزیز من
وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ از بنجا گفت اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ۔ اما توجہ دانی کہ ذکر چہ باشد
ای دوست تا ذاکر در مذکور محو نشوند واللہ ہنوز ناقص بود و بنجا مقامے است کہ حرکات
و سکنات و حروف و اصوات و جوانب و جہات را در وی مدخل نیست ارجوا من اللہ الوصول
الیہ۔ والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین ۵

صحیفہ چہاردہم در زکوۃ طَیَّبَ اللّٰہُ عَیْشَکَ بِاُنْسِہٖ یا اخی بدانکہ علم زکوۃ و کیفیت
آں در کتب فقہ مسطور است و از انجا معلوم کردہ باشی اما من اینجا بہر تو رموزے چند

خواهم نبشت ما ما هو المقصود مهما بدانی انشاء الله تعالی مقرر دانند مقصود از وجوب زکوة ازالت رذیلهٔ بخل است زیرا که بخل از جملهٔ مهلکات است و زکوة سر حد بخل است و آن برای امتحان و ابتلاست مر اغنیا را و نیز غرامتی است بر اهل دنیا بمحافظت مال که آن مذموم الله است عزیز من محبت دنیا کفر است و کذلک قال حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَةٍ وَرَاْسُ الْخَطَایَا الْکُفْرُ جوانمردا سالک را خود جمع مال حرام است بلکه زیادت از قوت روز گرفتن روا نیست و واجب است زکوة دادن و بندن مبر است ولیکن نیز بروی زکاتی هست و آن زکوة نعم باری است که بروی ارزانی داشته است و آن از جهت ظاهر سلامتی بدن و حواس و عقل و دیگر قدرتیست و از جهت باطن خود چه تقریر تواں کرد وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا و زکوة هر یکی نعمتها واجب است باید قدر تهارا مخادم نگاهداری و قوت ما را در کار خدای صرف کنی و بوسع طاقت ارباب حاجت را بظاهر و باطن مدد و معین باشی و آن از جملهٔ امانات خدا تعالی تصور کنی وَاِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَهْلِهَا و چون چنین کنی هر آئینه ادای زکوة ظاهر و باطن کرده باشی و نعمت گزارده باشی اما صدقه آنست که ورای زکوة از مال خود بمستحقان دهی چنان مرد انرد یک من حق و صواب آنست که مَا بَقِیَ عِنْدَکَ مِنَ الدُّنْیَا شَیْءٌ اِلَّا فَاضْطُرَّتْ اِلَیْهِ لِاَنَّ الضَّرُوْرَاتِ تُتَقَدَّرُ بِقَدْرِهَا و از سوال ظاهر و باطن اجتناب فرض است خود را از جملهٔ یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِیَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ گردان و انچه بتو رسد اگر ضعیفی را از قوت یوم بدر و لیثان ده و اگر از اصحاب فوتی تمامی ایثار کن وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ و چیز بحاجت ماسه نگیر اگرچه بر نیات خیرات بود یا طالب الدنیا لتبتر نزلک لَهَا اَبَرَّ و انچه دهی دران معطی حق را دان و خود را در میان مبین مال از ان اوست توفیق از وست از مَنّ و اَذی احتراز کن و هر که از تو زکوة و یا صدقه قبول کند حق او در ذمه خویش تصور کنی نه حق خود بروی و عطا را در مقابله خدمتی و جذب منفعتی و دعا و مدد و معونتی مدار که بدان سبب از ثواب بی نصیب مانی منافع و امداد و اجر

واز دیار از حق تعالی چشم دار وَمَا أَسْئَلُكُمْ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ زیرا کہ ہر کہ
از تو چیزی قبول کند آں لطف است عظیم کہ در باب تو می فرماید منتی از و بر تو متوجہ مے گردد آرے
اگر زکوۃ است خود رذیلۂ مال لست کہ از تو گرفت و اگر صدقہ است بلیہ جان لست کہ بستاند
و سبب دفع بلا و رنج و مطفی غضب پروردگار است و اگر تلطف است سبب قرب بار تعالے
و مزید تو در انست و نیز اجر آں یکی بدہ تا بہفصد و بیش از انست و جملہ منافع ابدی بسبب
ستاننده بتو خواہد رسید و چوں اینجا بانصاف نگاہ کنی بدانی کہ او را بر تو حقہا و منہا
فراواں بود پس باید ستاننده را بتعظیم و اکرام تمائی و فضل وی بر خویش تصور کنی جوانمردا
می فرماید وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ اضافت مال بخود میکند تو کیستی کہ خود را
درمیان بینی و قال الْمَالُ مَالِي وَالْجَنَّةُ جَنَّتِي فَاشْتَرُوا جَنَّتِي بِمَالِي ہیچ دانی کہ چہ
نبشتہ ام باید کہ فکری کنی و ہر چہ دہی از اں حق دانی و توفیق نیز از خدائی تصور کنی والا
تو کجا و مال از کجا و توفیق از کجا أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا
وَلَا تَمْلِكُونَ فَلِسًا زینہار غافل مباش و بدانچہ نبشتہ ام گوش دار و در اخفار عطایا جہد
نمائی و اوقات را غنیمت دار وَاللَّهُ الْمُوَفِّقُ - وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَوٰةُ عَلَى
رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ ۵

صحیفہ پانزدہم در صوم وَفَّقَكَ اللَّهُ بِالْخَيْرِ يَا أَخِي مقرر شناسد روزہ ماہ مبارک
فرض است قال اللہ تعالی فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ و قال كُتِبَ عَلَيْكُمُ
الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ - وَالصَّلٰوةُ سِرٌّ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَ عِبَادِهِ
وَهُوَ رُبُعُ الْإِيمَانِ لِأَنَّ الصَّوْمَ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ نِصْفُ الْإِيمَانِ
وقال علیہ السلام الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ و قال لِكُلِّ شَيْءٍ بَابٌ وَبَابُ الْعِبَادَةِ
الصَّوْمُ وقال لِلْجَنَّةِ بَابٌ يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ وَهُوَ
مَوْعُودٌ بِلِقَاءِ اللَّهِ تَعَالَى واخبار و آثار در ایں باب محصور نیست و کیفیت فرض بیست

ومستحب از کتب فقه معلوم شده است باید هر یک را چنانکه آمده است رعایت نماید و از نواقض
ومکروهات اجتناب واجب بیند و در آداب احتیاط نماید چنانکه فقیه می گوید الصوم الامساک
عن الاکل والشرب والجماع من طلوع الصبح الصادق الی غروب الشمس مع النیت
وفهم این طائفه تا اینجا پیش نرسیده است عزیز من چنین صوم جز مانع سیاست اولوالامر نباشد
وظاهر شرع بر جواز آن حکم کند لیکن روزه بحقیقت روزه ایست که ظاهر و باطن دران
مستحل بود چنانکه بیان کرده آید انشاء الله تعالی و بهترین طرح صوم صوم مهتر داؤد است
علیه السلام - لانه کان علیه السلام یصوم یوما ویفطر یوما زیرا که در حکمت است بر هر چیز
که ملازمت کند طبیعت دران عادت گیرد اگرچه بر ضد طبع بشری بود ولیکن ازوی متاثر
نگردد و چون چنین بود رنج مجاهده کمتر باشد و می فرماید یا عائشة اجرک علی قدر نصبک
ونصیبک و اگر صوم داودی نتواند صوم دوام اختیار کند والا صوم پنجشنبه و جمعه را رعایت
کند و ایام بیض و عشره رجب و شعبان بر خود لازم گیرد و نفس خود را در صیام ریاضت دهد
واز شهوات و خطوظ احتراز نماید والحمد لله رب العالمین والصلوة علی رسوله محمد وآله
اجمعین ۵

صحیفه شانزدهم در روزه - برادر دینی را بخیر عمر دراز باد بدانکه روزه بر سه
گونه است یعنی عوام و روزه خواص و روزه خواص خواص روزه عوام آنست که یاد کردیم اما
روزه خواص آنکه بعد الامساک حواس و جوارح را از جمیع ممنوعات شریعت و مکروهات
محافظت کند - روی جابر عن انس عن النبی علیه السلام قال خمس یفطرن
الصیام الکذب والغیبة والنمیمة والیمین الکاذبة والنظر بالشهوة
ودر خبر است در عهد رسول علیه السلام دو عورت صائمه بودند آخر روز نزدیک بهلاک شدند
خبر برسول آوردند فرمود دو قدح آب بدیشان دهند تا بخورند و هر دو قدح هر یکی قی
کردند یکی گوشت پارها بیرون انداخت و دیگر خون خبر بردند فرمود هاتان صامتا

عما احل اللہ لہما وافطرتا علی ما حرم اللہ علیہما عزیزمن یکی از ایشاں غیبت کرد و دیگری استماع نمودہ بود قال علیہ السلام المغتاب والمستمع شریکان فی الاثم ستماعون للکذب اکالون للسحت در وی مجاہد۔ خصلتان تفسدان الصوم الغیبۃ والکذب ای دوست بدیں روزہ راہے دراز است امابباید ہمت را کار فرمائی و دراں کوشی کہ اگر بروزۂ خواص خواص نرسی باری بروزۂ خواص مخصوص گردی و از زمرۂ عوام مستثنی شوی و چوں چنیں روزہ بتوفیق اللہ ترا میسر شد باید افطار بحلال کنی و اگر حلال میسر نشود باری بمباح اگرچہ در زمان ما مباح عزیز الوجود است لیکن بوسع و امکان در تفقد لقمہ حلال جہد بلیغ نمائی و آں صائم حولا دا فطر کولا احتراز کند عزیزمن از وجوہات ملوک و سلاطین زمانہ و اصحاب دواوین و اعمال و مقطعان و اہل فسق و بدعت و مشرکان اجتناب واجب است و اگر ہیچ چہ ممکن نگردد و بعد از سہ روزی یکبارا فطار کند و اگر نتواند بوقت حاجت ماسہ بقدر ضرورت از نیک نوع طعام وسط با سہل ناخورش کہ حالی مقوم بدن و معین در عبادت بود استعمال کند و دراں وقت عنان شہوت محکم کند و از مزدۂ و ترفہ محترز بود و در مجاہدہ و ریاضت کوشد و دامن دولت جوع از دست ہمت نگذارد و چوں طعام اندک خوردہ شود ہر آئینہ آب نیز اندک طلبد خواب نیز کمتر آید و از نیجا سعادتہا روی نماید و روزۂ خواص خواص آنست کہ آں را صوم القلب گویند و ہو الامساک عما سوی اللہ و تحصل فی ہذا الصوم بالفکر فی ما سوی اللہ ہیچ دانی چہ میگویم عزیزمن اینجا دل از غیر حق روزہ کند و جز بمشاہدۂ خدائش افطار نبود قال علیہ السلام طہوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ دریغا ازیں حدیث چہ خبر داری حسنات الابرار سیئات المقربین روزہ بحقیقت ہمیں است و روزۂ اہل تحقیق ہم چنیں است زیرا کہ روزۂ تخلق نمودنست بیکے از اخلاق باریتعالے و اقتداست بحلائکہ پس باید کہ چنیں بود زیرا کہ آنجا عین وحدت است و آنجا محض توحید از رسول بشنو میفرماید اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ ای یطعمنی بالمشاہدۃ

لیسقینی بالمواصلة در یغا ہزار دریغ درین حدیث چہ اسرار است کہ بر صحرا نہادہ است لیکن
تراچہ معلوم و من نتوانم کہ بیش ازیں بیان کنم القصہ بطولہا عزیز من در اخفاء صوم جہد کنے
تا صوم سر بود و میان اصحاب اگر بدانی کہ روزہ ظاہر خواہد شد و یا مہمانی عزیز و یا مسافر بے
غریب رسیدہ بود و یا عزیزاں را مطلوب بود افطار تو بر فور افطار باید لیکن چناں افطار کنند
گوئی روزہ داشتہ است آں روزہ بود نہ افطار و بہمہ حال او را حق منظور بود و ہر چند
اختلاط از خلق کمتر کند حلاوت عبادت و توفیق طاعت بیشتر باشد اِیَّاکَ وَصُحْبَةَ
الْخَلْقِ فَاِنَّهَا اَسْرَعُ وَبَالًا وَاَکْثَرُ خَلَالًا اَوْفَقَکَ اللّٰهُ وَاِیَّانَا عَنْ ذٰلِکَ وَ
رَزَقَنَا الْحَلْوَةَ بِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَ
اٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۵

صحیفہ ہفدہم قال اللہ تعالی وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وقال
قتادہ رضی اللہ عنہ لَمَّا اَمَرَ اللّٰهُ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنْ یُؤَذِّنَ لِلنَّاسِ بِالْحَجِّ
وَنَادٰی اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ لِلّٰهِ بَیْتًا فَحُجُّوْهُ عزیز من در باب حج نیز آیات و اخبار بسیار است
و فرضیت حج نزدیک اہل ظواہر آنست کہ چوں آزادی عاقل بالغ را استطاعت باشد
و موانع نہ حج بر وی فرض است ادا باید کرد وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ
اِلَیْهِ سَبِیْلًا ۵ و کیفیت حج گذاردن ترا از کتب فقہ معلوم شدہ است و من از خوف تطویل
اینجا نیاوردہ ام جوامع در آں حج عوام است کہ در ہر عام است اما حج خواص و خواص خواص
دیگر است حج خواص آنست کہ اول نیت مقارن و خالص از انواع شوائب باشد وَاِلَّا
مَنْ کَانَ هِجْرَتُهٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ یَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَا هَاجَرَ اِلَیْهِ
ای دوست منکم من یرید الدنیا ومنکم من یرید الاخرة لاجرم اعمالهم
کسراب بقیعة یحسبه الظمآن ماء حتی اذا جاءه لم یجده شیئا بہیات بہیات
در یغ و ہزار در یغ آں کیانند لا یریدون الدنیا ولا الاخرة آنہا نند کہ قرآن ایشاں

خبرے دہد یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ جانم فدائی خاکپای ایشاں باد و آں قسم ثالث است کہ بیان خواہم کرد انشاء اللہ تعالیٰ غرض آنکہ چوں نیت صالح آمد و مانع مرتفع گشت باید کہ از معاصی صغائر و کبائر توبہ کند و دیون و مظالم از گردن خود ساقط گرداند و توشۂ راہ از ہر جہت بہتر بردارد و در ان کوشد کہ بوسع و امکان ما شیأ برود و در اکتساب انواع فضائل و آداب کوشش نماید و رفیق صالح و موافق حاصل کند و ہر چہ از گزاردنی و کردنی و خواندنی پیش از خروج و بعدہ و وقت خروج در راہ و بوقت نزول و رکوب و دخول بمکہ و نزول بمیقات و بوقت احرام و طواف و وقوف و نحر و جز آں آمدہ است از فرائض و سنن و مستحبات بتمام بجا آرد و حضور را رعایت نماید و ہیچ دقیقہ از دقائق آداب فرو نگذارد و بعدہ بزیارت پیغامبر و اصحاب او و پیغامبران دیگر و اولیا و مواضع متبرکہ مشغول شود و جوامر از بعضے از طائفۂ خواص اند کہ بقوت مجاہدہ و ریاضت و صفاء روح کم بود کہ ہر روز در کعبہ حاضر نشوند و بعضے اند کہ ایشاں در مقام خود باشند و حجابہا از میان مرتفع شود و اگر کیفیت ہر یک از ین شرح نویسم صحیفہ دراز گردد و وقت من آں را تحمل نکند و مقصود: قال و قیل است عزیز من دریں حج بہری دیگر است و آں ترک و تجرید و فراق محبوبان و منع حظوظ و تحمل مشقات و محن و انواع بلا ہا و تماشا مصنوعات باری عز اسمہ و ریاض نفس است و آوارگی و پریشانی از خانماں **بیت** دوست آوارگی ہمی خواہد ؎ رفتن حج بہانہ افتاد است ؎ و حج خواص خواص آنست کہ ایں قوم اگرچہ بحج ظاہر روند لیکن مقصود ایشاں جز تعظیم امر خدائی نبود عزیز من کعبہ و عرفات سنگے و کلوخی بیش نہ پس شرک بود نہ ایمان و اگر گوئی برای آنست کہ بداں سبب بحق رسند چہ میگوئی در آنچہ مے گوید مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى از قرآن بشنو می گوید وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ و نمیگوید مُهَاجِرًا اِلٰى بَيْتِ الله کہ چنیں بود فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ تواند بود حاصل مقصود از بیت رب بیت است عزیز من مکہ و طائف و مصر و بغداد ایشاں را

یکیاں بود بلیت در ہر چہ بنگرم ہمہ در چشم من توئی ؛ خواہم بدیدہ جملہ جہاں را فروہرم ؛ زیرا کہ کعبہ بیت اللہ بیش نیست اما قلب المؤمن عرش اللہ نہ بینی عرش برای کہ بود عرش جز برای شاہ نبود ندانم ہیچ وقت حج دل بجا آوردہ یا نہ در بعض شنیدہ آنکہ فرمود وَلٰکِنْ یَسَعُنِیْ قَلْبُ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ اینجا بدانی کہ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی چہ باشد ہیہات غافل مباش یکبار زیارت دل صاحب دلی ترا ازہزار حج بہتر است جوالمرداد **مصراع** دوست در خانہ و ما گرد جہاں گردیدیم ؛ ہر چہ مقصود از حج است خود با تو است وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْکُمْ وَلٰکِنْ لَا تُبْصِرُوْنَ ولیکن تو کجا توانی دید فَاَغْشَیْنَاھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ دریغا بدین کی توانی دید محمد صفتی باید تا اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ درست آید **مصراع** در خود یابی ہر انچہ خواہی تو ؛ اما تو از کجا و دل از کجا و ندانی کہ دل چیست واللہ اعلم انچہ در وہست جملہ در طبقہ از طبقات دل موجود است وسر نفخت فیہ من روحی آنجاست جوالمرداد نیکو دانم کہ بعضی آدمی صورتاں بریں پشتہ طعنہ و تشنیع کنند و من از جہت قصور علم و فہم شاں را معذور دارم و مرا خود سخن بر اں طائفہ نیست چہ ایشاں خبر از دل و اسرار وے ندارند اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ایدوست لَھُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَھُوْنَ بِھَا **بیت** مدعی گفت لیلی زطرف ؛ روکہ چنیں چابک و موزون نہ ؛ لیلی ازیں حرف بخندید و گفت ؛ با تو چہ گویم کہ تو مجنون نہ ؛ مَا فِی الْجَنَّۃِ اِلَّا اللہ۔ واین بہشت دیگر است فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ عبارت ازاں بہشت اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَھَرٍ ھٰذَا وَقْفُ اِبْتِدَاءِ کَلَامٍ وَالْعَاشِقِیْنَ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ۔ فَحَنُّوْا لِسِرِّ حَالِھِمْ وَشَرَفِ نَوَالِھِمْ جان من بہشت وحور و قصور و نان و حلوا دیگر است و بہشت اِنَّ لِلّٰہِ جَنَّۃً لَا فِیْھَا حُوْرٌ وَّلَا قُصُوْرٌ وَّلَا لَبَنٌ وَّلَا عَسَلٌ یَتَجَلّٰی لَنَا رَبُّنَا ضَاحِکًا دیگر است جوالمرداد ایں قوم را ادای نماز و روزہ و حج و غیر آں برای تعظیم امر دوست بود و از انہا شان ہیچ خبر نباشد بظاہر موافقتی کنند و بباطن

معاملتی دارند از مجنوں شنو می گوید شعر مررت علی جدارِ دیار لیلی ؛ فقبلت الدیار وذی الجدار
وما حب الدیار شغفن قلبی ؛ ولکن حب من سکن الدیارا ؛ شعر اذا ما ظمیت الی ریقها ؛
جعلت المدامة منه بدیلا ؛ واین المدامة من ریقها ؛ ولکن اعلل قلبا علیلا ؛ بیت
بر یاد لبت نقش نگیں می بوسم ؛ آنم چو بدست نیست ایں میبوسم ؛ چوں نیست مرا دست رس
پا بوسم ؛ بر یادِ قدم ہا ت زمین می بوسم ؛ از عمر بشنو کہ در وقت تقبیل حجر اسود چہ میگوید
اِنی اَعلم اِنک حجرٌ لا تضر ولا تنفع ولولا رأیت رسول اللہ علیہ السلام یقبلک لما قبلتک
ثم لبکا جعفر صادق رضی اللہ عنہ وقتی در عین تلاوت بی ہوش شد از انش پرسیدند گفت آیتے
بر دل مکرر مے کردم تا از متکلم شنیدم چشم طاقت نداشت عقلم پوشیدہ شد بیخود گشتم عزیز
من ترا ظاہر نیست، و باطنی باید ظاہر تو ہمیشہ بر احکام شریعت مستقیم بود باطن خبر بر عالم
توحید نبود تا تو ہنوز دریں عالمی با خودی نہ باو در بقا عالمی است چوں دراں رسی لیس
فی الوجود الا اللہ رُخ نماید شرع و احکام را گذری نہ کفر و اسلام را مدخلی نہ توئی تو در آں
مقام محو شود سبحانی ما اعظم شانی از باطن تو ندا کند و انا الحق تجلی فرماید و ازیں عالم
جز ایں مقدار نتواں بنشت۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین

صحیفہ شہر دہم در اخلاق ذمیمہ مرادات اخی بخیر حاصل باد مقرر خاطر خطیر
گردانیدہ پیش ازیں در صحیفہ سابق در قلم آمدہ است کہ بجہت حضور تصفیہ باطن می باید
از اخلاق ذمیمہ تا سعادتِ تخلیہ عما سوی اللہ حاصل آید و چوں تخلیہ شود ہر آئینہ تجلیۂ دل
باوصاف حمیدہ می باید از انجا حضور کہ مطلوب است بکرم اللہ دست دہد ازیں جہت خواستم
تا آں دوست را چیزے نویسم و ازیں باب ثمہ باگاہانم زیرا کہ اخلاق ذمیمہ اصول خطیات است
و اخلاق حمیدہ اصول حسنات است و واجب است آنکہ خود را از خس و خاشاک اخلاق
ذمیمہ پاک گرداند تا فخرِ اخلاق محمودہ گردد انشاء اللہ تعالیٰ با محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمود فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا

مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ باز چوں بداں آراستہ گشت بوصفش مخصوص فرمودند کہ اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ وقال علیہ السلام تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ تَعَالٰی وازیں جہت بر ہر یکے ایں امتثال نبوی واجب بود زیراکہ اخلاق مر اعمال را اصل است وشرط وفلاح در تزکیہ مربوط است قال عز من قائل قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا - والتزکیۃ ھو التطھیر والطھور شطر الایمان وایمان جز تزکیہ دل کامل نبود واعمال جز بداں مقبول نباشد لِاَنَّ الْقَلْبَ هُوَ الْمَقْبُوْلُ عِنْدَ اللّٰہِ اِذَا سَلَمَ عَنْ غَیْرِ اللّٰہِ وَهُوَ الْمَحْجُوْبُ عَنِ اللّٰہِ اِذَا كَانَ مَشْغُوْلًا بِغَیْرِ اللّٰہِ وَهُوَ الْمُخَاطَبُ وَالْمُعَاقَبُ وَالْمُثَابُ وَالْمُعَاتَبُ جوانمرد بیشتر خلق از نفس جاہل اند واز معرفت آں غافل ومَنْ جَهِلَ بِنَفْسِهٖ فَهُوَ لِغَیْرِهٖ اَجْهَلُ وَقَدْ حِیْلَ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ اَنْفُسِهِمْ وَاَنَّ اللّٰہَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وحیلولتہ بان یمنع عن مشاھدتہ ومراقبتہ اعوذ باللہ من ذلک - دریغا چہ دانی کہ چہ فرمودہ است از جبرئیل بشنو میگوید اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَیْتًا فِیْهِ كَلْبٌ اَوْ خِنْزِیْرٌ غرض من آں عبارت است از دو نجاست قلبی یعنی ہوا جس ووساوس واصل ایں دو نجاست باطنی اخلاق ذمیمہ است پس ہر دلی کہ بدیں لوث ملوث بود ہرآئینہ ملکوت مظہرہ دروی گذر نکنند ودر عالم ملکوت چنیں دل راہ نیابد ودر نظر حق مہجور بود کہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ وہر کہ بدیں مقدار کہ نبشتم واقف گردد ہرآئینہ نجاسات را شناخت وچوں دانست جز بتطہیر آں مشغول نہ شود ای برادر اخلاق مذمومہ بسیار است چنانکہ شہوت وغضب وفرح بامور دنیاوی وجہل وحقد وحسد ونفاق وریا وخیانت وطول امل وغفلت وبغض اہل ایمان وشماتت وعیب وتفاخر وتکبر وعجب واستبداد وحرص ومکر وخداع وتلبیس وتقریب وتملق ووقاحت وخبث وتبذیر وتقتیر وتہتک ومجانت وظلم وبخل وغش وحب دنیا وکذب وفقانت وشتامت والقاء وتغلب وہر چہ شرع از آں بالغ است وکارہ اما اصول ایں دہ چیز است ویکے شرہ طعام است کہ از امہات رذایل است زیراکہ

منبع معده شهوات و کمن افات است قال علیه السلام ابغضکم عند الله کل اکول
و نوام مشروب آری ای دوست اگر طعام اندک خورند آب اندک خورند و اگر آب اندک
خورند خواب اندک آید و قال ما ملاء آدمی وعاء شرا من بطن و قال لا یدخل ملکوت
السماء فی قلب من ملاء بطنه و قال ما من عمل احب الی من جوع و عطش
و قال سید الاعمال الجوع و قال لعائشة رضی الله عنها - ادیموا اقرع
باب الجنة یفتح لکم قالت کیف نداوم قال بالجوع و الظماء و قال الجوع
طعام الصدیقین کما جاء فی القرآن اطعمهم من جوع و ببرکة الجوع امنهم من خوف
ای من خوف القطیعة و جزا این اخبار و آثار در این باب بسیار است جوانمرد بحقیقت دان
چون معده از طعام و شراب مملو گشت بخارات غلیظ از معده بدماغ مرتفع گردد و حواس را
بیهوش شد و عقل را بیکار گرداند کاهلی در اعضا ظاهر گردد و شهوت فرج پدیدار و نفس حیوانی
قوت گیرد و از انجا حب مال و جاه خیزد و ازان سبب آتش کبر و حسد و ریا و مانند آن شعله زند
و آن همه از جهت پری معده بود و عزیز من پس سالک را گرسنگی و تشنگی دولت عظیم است و
آن سعادت را لازم باید گرفت اما بتدریج عادت کند آغاز اندک اندک طعام و آب کم کند
چنانکه نفس او متاثر نگردد و یکبار از پای در نیاید و هم چنین چون هر روز چیزی کم کند
بمرور ایام کارش بجای رسد که قوة ملکی حاصل آید از خوردن و خفتن فارغ گردد و حکم او
فانما اطعمك الله و سقاك شود و بیشتر از حال در عالم سکر بود و در عالم صحو اگر خورد
بضرورتی بود و بغایت سهل باشد و دران نفس را هیچ حظی و لذتی نبود در الغا این حکایت
اهل کمالست و تراد انم هم بشنیدن ملال گیرد آری خواهی گفت مصراع دلا دامن
فراهم کن کجا ماو کجا ایشان ✦ جوانمردا این طائفه نیز بشرند و تو بشر لیکن همت عالی میباید
تا در این کار مستقیم بود دوم کثرت کلام است لان کثرة الکلام یوجب ظلمة القلب
و ینتهی تلك الظلمة الی اماتة القلب قال عمر من قال لا خیر فی کثیر من

تجویهم ومعناه لا یکلمهم فی ما لا یعنیهم وکل کلام لا ینفعک فی الدین هو ما لا یعنیک - وقال بعض العارفین - کل کلام یتکلم فی ما سوی الله تعالی هو ما لا یعنیک - وقال علیه السلام - فهل یکب الناس علی مناخرهم الا حصائد السنتهم - سئل علیه السلام - ای الاعمال افضل فاخرج لسانه ووضع علیه یده - وقال - اکثر خطایا ابن آدم فی لسانه ای دوست آفات زبان بسیار است واصل همه دروغ است وسخن چینی مدح بردنیا واز جهت شرع واصحاب سلوک هر یکی محدود است وجواز ولا از انجا معلوم شده باشد وهیچ در زمان ما بهتر از سکوت وترک اختلاط باخلق نیست هذا زمان السکوت ولزوم البیوت - والقناعة بالقوت والتوکل علی الحی الذی لا یموت سیوم غضب است وآن از جمله اعراض نفسانی است قال علیه السلام الغضوب اقرب من النار والبعل من الجنة - وقال عز من قائل - والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس وقال - فمن عفا واصلح فاجره علی الله - وقال علیه السلام - ان الله عفو یحب العفو - وقال - المؤمنون هینون لینون برحکم این نصوص واخبار بر همه مومنان واجب است بر خلق خدای رحیم باشند ودر عفو کوشند ودر طلب مظالم احسان نمایند وخشم را بقوت عقل فرو خورند وکینه وتهتک را از خود دفع کنند ونخشند ونجشانند باشند اما در معاصی ومناهی بر خود وبر غیر خود مسامحت نکنند وشرائط امر معروف ونهی منکر چنانکه آمده است بجا آرند خصوصا با خود تا النفس بر حدود شریعت مستقیم گردد ومطیع ومنقاد عقل وبصیرت شود - چهارم حسد نیز قال عز من قائل ام یحسدون الناس علی ما اتیهم الله من فضله - وقال علیه السلام - الحسد یاکل الحسنات کما یاکل النار الحطب والحسد من نتائج الحقد والحقد من نتائج الغضب - وقال علیه السلام کاد الفقر ان یکون کفرا وکاد الحسد ان

بغلب القلب دغر زمن حسد آنست کہ بر نعمت یکی افسوس کنی و آنچہ حق بدو داده است زوال خواهی
و در وجود آن کارہ باشی و آن در جمیع مذاہب حرام است و چنین کسی دشمن خدای تعالی بود و
اگر دراں نعمت کارہ نبود و در وجود آں ناخوش نباشد بر خود نیز مثل آں خواہد ایں را غبطہ خوانند میان
اہل بہشت ایں خواہد بود و ہر آئینہ ایں نوع ممدوح است پنجم دوستی دنیا قال علیہ من
کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منہا و مالہ قطع الطریق علی عباد اللہ ولذلک
لم ینظر الیہا ملک خلقہا لغضبہا۔ وقال علیہ السلام۔ لو کانت الدنیا تعدل
عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقی کافرا منہا شربۃ ماء۔ وقال۔ الدنیا
سجن المؤمن وجنۃ کافر۔ وقال۔ لیاتینکم بعدی زمان کل امانکم لما
یاکل النار الحطب۔ وقال۔ الدنیا ملعونۃ و ملعون ما فیہا الا ما کان للہ منہا
وقال۔ حب الدنیا راس کل خطیئۃ و ثبت ان راس الخطایا الکفر وقال علیہ
الصلوۃ والسلام الا انہ من رغب فی الدنیا وطال املہ فیہا اعمی اللہ قلبہ علی
قدر ذلک ومن زہد فیہا وقصر املہ اعطاہ اللہ علما بغیر تعلم وہدی
بغیر ہدایۃ الا انہ سیکون بعدکم قوم لا یستقیم لہم الملک الا
بالقتل والتخر ولا الغنی الا بالفجر والبخل ولا المحبۃ الا باتباع الہوی
الا فمن ادرک ذلک الزمان منکم فلیصبر علی الفقر وہو یقدر علی الغنی
ولیصبر علی البغضاء وہو یقدر علی المحبۃ ولیصبر علی الذل وہو
یقدر علی العز ولا یرید بذلک الا وجہ اللہ وقال لینتہین اقوام
یوم القیمۃ وا عمالہم کجبال تہامۃ فیوم بہم الی النار قالوا یا رسول اللہ
امصلین قال نعم کانوا یصلون ویصومون ویاخذون ہنۃ من اللیل
فاذا عرض لہم شیء من الدنیا وثبوا الیہا فانہمک یا اخی ما فی الحدیث
من الوعید وآیات واخبار و آثار در ایں باب محصور نیست۔ جوانمرد تا ندانی دنیا ہیں

عبارت از دنیا است یعنی دنیا عبارت از حظوظ نفس است یعنی هر چه نفس تو متلذذ گردد آن دنیا تو بود و هر چه از مرگ است آخرت گویند وکُلُّ مَالَکَ فِیْهِ حَظٌّ قَبْلَ الْمَوْتِ فَهُوَ دُنْیَاکَ اِلَّا مَا یُبْقِیْ مَعَاکَ بَعْدَ الْمَوْتِ فَتَفَکَّرْ فِیْ ذٰلِکَ یَا اَخِیْ وَاحْذَرِ الدُّنْیَا حَذَرَ الْغَنَمِ الْاَسَدِ لِاَنَّهَا مَبْغُوْضَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَمَبْغُوْضَةُ اَنْبِیَائِهٖ وَاَوْلِیَائِهٖ وَلَا تَرْکَنْ اِلَیْهَا اَلْبَتَّةَ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَلَا تَشْتَغِلْ بِهَا وَلَوْ کَانَ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ وَفَوِّضْ اَمْرَکَ اِلَیْهِ **ششم** رعونت وحب جاه است قال اللہ تعالیٰ تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا قال علیہ السلام حُبُّ الْمَالِ وَالْجَاهِ یُنْبِتَانِ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الْبَقْلَ وَقَالَ مَا ذِئْبَانِ ضَارِیَانِ اُرْسِلَا فِیْ زَرِیْبَةِ غَنَمٍ بِاَکْثَرَ اِفْسَادًا فِیْهَا مِنْ حُبِّ الْمَالِ وَالْجَاهِ فِیْ دِیْنِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ جواں مردار رعونت وحب جاہ ہر دو سبب بعد است از حق تعالیٰ ومیچ چیز ترا بہتر از خمول وخلوت وترک صحبت اہل دنیا نیست تا دین تو بسلامت ماند وایمانت فوت گیرد دریغا از رب اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِیْ طِمْرَیْنِ لَا یُعْبَاْ بِهٖ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ **ہفتم** حب مال وبخل۔ قال اللہ تعالیٰ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَا اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ وقال اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَةٌ ۔ وقال۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی وقال اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ وقال علیہ السلام هَلَکَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَقَلِیْلٌ مَا هُمْ۔ وَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ اُمَّتِکَ اَشَرُّ۔ قَالَ اَلْاَغْنِیَاءُ۔ وَقَالَ دَعِ الدُّنْیَا لِاَهْلِهَا مَنْ اَخَذَ مِنَ الدُّنْیَا فَوْقَ مَا یَکْفِیْهِ اَخَذَتْهُ خَشَفَتُهُ وَهُوَ لَا یَشْعُرُ جواں مرد مال جزوی از دنیا است لابل رکنی اصلی از دنیا است وہر آیت وحدیث کہ در مذمت دنیا است متناول مال است عزیز من عاقل کسے بود کہ منابع پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم واصحاب او باشد وہر چہ بہتر است اختیار کند۔ دریغا وہزار دریغا عقل وعلم را کار فرمائی ہر چہ ترا

بخدائی تعالی نزدیک گرداند دراں کوشش نمائی و معرفت حاصل کن وہمہ را مونس گیر و ہیچ سعادتے
دریں نبود والا فمن کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا ۔ عزیز من حرص
وطمع را از دل بکلی بروں کن و دست در دامن قناعت محکم زن در باب پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم
می فرماید ووجدک عائلا فاغنی ای اغنی بالقناعۃ علی کثیر من الدنیا ای دوست
از دنیا بضرورت کلیہ بقدر حاجت ماست قناعت باید کرد و نباید گرفت از و مگر انچہ کمتر و
کہتر بود زیرا کہ پیغامبر ہم چنیں کردہ است واصحاب او اقتدا کردہ اند و کیفیت فقر
رسول از ابتدا تا انتہا از نصوص و اخبار معلوم شدہ است قالت عائشۃ رضی اللہ
عنہا توفی رسول اللہ علیہ السلام و درعہ مرہون علی یدابی شحمۃ الیہودی بمن من شعیر اخذ
لقوت عیالہ ۔ وچہل روز بیشتر بگذشتی کہ دود در مطبخ برنیامدی و بیشتر برطبی بسندہ کردی
و بیشتر حال ناخورشش سرکہ و نمک بودی و ہرگز در عمر خود نان سیر نخوردے و ہرگز چیزی
برائی فردا نگذاشتے نحن معاشر الانبیاء لا ندخر لغد و در ایام عمرش دو جامہ
نبود و جامہ اش درشت ترین جامہا بودی شعر العیش ساعات تمر ۔ وحظوظ ایام تکبر ۔
اقنع لعیشک ترضہ ۔ واترک مر ۔ فلرب حتف ساقہ ۔ ذہب ویاقوت ودر ۔ ودر بخیل
چنداں وعید است کہ در تحریر نیاید قال اللہ تعالی ومن یوق شح نفسہ فاولئک ھم
المفلحون وقال ولا تحسبن الذین یبخلون بما اتاھم اللہ من فضلہ ھو
خیرا لھم بل ھو شر لھم وقال الذین یبخلون ویامرون الناس بالبخل
ویکتمون ما اتاھم اللہ من فضلہ وقال علیہ السلام ۔ ایاکم والشح فانہ اھلک
من کان قبلکم ولا یدخل الجنۃ بخیل ۔ وقال ۔ ان اللہ یبغض البخیل المنان
وقال ۔ خصلتان لا یجتمعان فی مومن البخل وسوء الخلق وقال ۔ فی دعاء
اعوذ بک من البخل وسوء الخلق ۔ وقال ۔ السخی الجہول احب الی اللہ
من العالم البخیل ۔ وقال ۔ لا یجتمع البخل والایمان فی قلب ۔ وقال السخی

اَعذَرُ مِنَ الظَّالِمِ وَاَیُّ ظَالِمٍ اَظلَمُ عِندَ اللّٰہِ مِنَ الشَّحِیحِ خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِعِزَّتِہٖ وَجَلَالِہٖ وَعَظَمَتِہٖ لَا یَدخُلُ الجَنَّۃَ شَحِیحٌ وَلَا بَخِیلٌ؛ جوانمرد اجود و سخاوت را پیشہ خود سازو راہ کرم و احسان گیرو از تبذیر و اسراف محترز باش ای دوست تبذیر آں بود کہ در غیر رضاء غیر حق صرف کند و اگر ہمہ چیز این عالم یکروز در رضاء خدائی صرف کند ہیچ تبذیر نہ بود نہ بینی کہ سخاوت در ہمہ مذاہب محمود است و بخیلی در جملگی آدیان مذموم باری تعالی ما را و ترا از بخل نگاہ دارد و توفیق کرم و احسان ارزانی فرماید بمنہ و کرمہ **ہشتم** کبر است و ہو اکبر الکبائر قال اللہ تعالی کَذٰلِکَ یَطبَعُ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ قَلبِ مُتَکَبِّرٍ جَبَّارٍ۔ وقال بِئسَ مَثوَی المُتَکَبِّرِینَ و قال علیہ السلام حِکَایَۃً عَنِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ اَلعَظَمَۃُ اِزَارِی وَالکِبرِیَاءُ رِدَائِی فَمَن نَازَعَنِی فِیہِمَا اَلقَیتُہٗ فِی جَہَنَّمَ وقال لَا یَدخُلُ الجَنَّۃَ مَن کَانَ فِی قَلبِہٖ مِثقَالُ ذَرَّۃٍ مِن کِبرٍ وَحَدُّ الکِبرِ اَن یَّرٰی نَفسُہٗ فَوقَ غَیرِہٖ عَزِیزٌ مَن عَصَمَکَ اللّٰہُ وَاٰمَنَّا مِنَ الکِبرِ ہیچ چیز بہتر از تواضع و انبشاش و خوشخوئی نیست۔ زیرا چہ تواضع بہترین اخلاق پیغامبر ماست علیہ السلام۔ قال صلی اللہ علیہ وسلم مَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰہِ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ وقال طُوبٰی لِمَن تَوَاضَعَ فِی غَیرِ مَسکَنَۃٍ وقال عیسٰی علیہ السلام۔ طُوبٰی لِلمُتَوَاضِعِینَ فِی الدُّنیَا ہُم اَصحَابُ المَنَابِرِ یَومَ القِیٰمَۃِ و در ہمیں باب آیات و اخبار بسیار است و از جہت عقل و نقل در جمیع مذاہب و جملگی ادیان تواضع محمود است و تکبر مذموم۔ بر عاقل پوشیدہ نیست کہ ہر چہ بہتر است آنرا اختیار کند و اللہ الموفق۔

نہم۔ عُجب۔ و قال عز من قائل۔ وَیَومَ حُنَینٍ اِذ اَعجَبَتکُم کَثرَتُکُم و قال یَحسَبُونَ اَنَّہُم یُحسِنُونَ صُنعًا و قال علیہ السلام۔ ثَلٰثٌ مُہلِکَاتٌ شُحٌّ مُطَاعٌ وَہَوًی مُتَّبَعٌ وَاِعجَابُ المَرءِ بِنَفسِہٖ و قال ابن مسعود اَلہَلَاکُ فِی اِثنَینِ القُنُوطُ وَالعُجبُ ابد دست عُجب ہمہ وجوہ مذموم است و اعمال صالح عجب ہبا بر منثورا۔ و عجب آنست کہ ترا بر خود و بر کار خود نظر افتد و پنداری در تو پیدا شود پس باید ہمہ وقت

مراقب نفس خود باشی و نظر از خود و از کار خود برگیری زیرا که عواقب امور معلوم نیست
والله الموفق و ہم ریا است و غرور قال الله تعالی فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ
صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ وقال عز ذکرہ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ
بِاللّٰهِ الْغَرُورُ وقال علیہ السلام اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الرِّيَاءُ وَالشَّهْوَةُ
قِيْلَ مَا هُوَ قَالَ الرِّيَاءُ وَقَالَ الْمُرَائِيْ مَلْعُوْنٌ طِيْبُ اللّٰهِ وَعَيْشُكَ اَيْ وَسْتْ
ریا و غرور بر چہار قسم است۔ یکی ازاں علما دوم عباد سیوم ازاں اہل تصوف۔
چہارم ازاں ارباب دنیا و ہر یکی ازیں چہار مراقب و در جالست چنانکہ در کتب اہل
سلوک مسطور است و دریں صحف جز نموداری نمی تواں آورد آی برادر باید کہ از حق
استمداد نمائی و بمعونت خدمت شیخ در قمع و دفع ایں علل و امراض و جہل
کوشش کنی تا حق تعالی شفاء عاجل کرامت فرماید انشاء اللہ تعالی جوانمردا۔
اصول اخلاق ذمیمہ ابن است کہ بیان کردم اما باید در فروعات وی نیز نظر کند۔
وآں را بہتمام حاوی شود و احتراز و اجتناب ازاں ہر یکے واجب و لازم شمرد و خود را
بظاہر و باطن بحلی اخلاق محمودہ متحلی گرداند و اللہ الموفق۔ الحمد للہ رب العالمین
والصلوٰۃ علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین ؛

صحیفہ نوزدہم در اخلاق محمودہ۔ بداں ایدک اللہ و وفقک اللہ بالخیرات
دائما چوں اصول اخلاق مذمومہ ترا با فروع معلوم شد منجواہم اصول اخلاق
حمیدہ با فروع نیز باگاہانم اکنون مقرر داند کہ اصول اخلاق حمیدہ ہر یک مفصل
مفصل بیان خواہم کرد انشاء اللہ تعالی اما اصول و فروع وی بریں جملہ است۔
علم۔ و حلم و تواضع و عفت و قناعت و زہد و ورع و تقوی و حسن انبساط و حسن
ہیئۃ و حیا و ظرافت و لطافت و مساعدت و شجاعت و دیانت و عفو و احتمال و
ثبات و شہامت و شفقت و نجدۃ و کرم و احسان و ضبط و صبر و وقار و حسن معاملت

در حضور و غیبت و نیکخواهی و صدق و صفا و محبت و رضا و مطاوعت جمیع امور شرعیه
عزیز من اصول اخلاق حمیده نیز ده چیز است **اول** توبه - التوبة هی الندامت و تالم
القلب - قال الله تعالی وَتُوبُوا إِلَى اللهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ - و قال -
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللهِ تَوْبَةً نَصُوحًا و المراد من النصوح ای ینصح
صاحبها عن الشوائب و هو ماخوذ من النصح - و قال - إِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ -
و قال علیه السلام - التائب من الذنب کمن لا ذنب له - جوان مرد توبه از صغار
و کبار واجب است زیرا که توبه مبدار راه سالکان است و مفتاح ابواب سعادت مریدان
است و سر جمله طاعتها است و رکنی اصلی از ارکان عباد تها است و بی توبه هیچ
عملی مقبول نبود توبه طهارت دل است و گناه بمنزله نجاست است - آی برادر ازین توبه
توبه دل می خواهم نه توبه زبان و استقامت در توبه از صغائر مهم است و از کبائر
اهم و اصرار در صغائر نیز کبیر است زیرا که تواتر صغائر در تسوید قلب عظیم التاثیر
است و نیز بدانی که دل بمنزله آئینه است و خیرات مصقله اوست و سیئات زنگ
وی اگر حسنات دائم در وجود آید هر آئینه روشنائی دل بیفزاید و نور وی قوی گردد
و اگر گناهی کرده شود بدان قدر نقطه سیاه بر دل او ظاهر شود و نور او را کم گرداند اگرچه آنرا
بمصقله توبه مصقول گرداند لیکن زیانی فاحش بود که آن را ادراک ممکن نباشد زیرا که
دوام حسنات موجب ازدیاد نور است و گناه سبب ظلمت پس آن مقدار زمان که
ظلمت حاصل شد و آن قدر که در دفع آن گذشت چند ساعت از عمر بود که باز دست
ندهد و آن ازدیاد که دران وقت بودی از دست رفت و این خسرانی فاحش است اگر
عاقلی اینجا تامل کن و اوقات را غنیمت شمر بلبث نصیحت همین است جان برادر ؛ که
اوقات ضائع نمکن تا توانی ؛ و الله الموفق **دوم** خوف - قال الله تعالی إِنَّمَا يَخْشَى
اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ لا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۵ و خوف

از شروط ایمان است۔ وقال رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ذٰلک لمن خشی ربہ۔ وقال علیہ السلام راس الحکمۃ مخافۃ اللہ۔ وقال من خاف اللہ خافہ کل شئ ومن خاف غیر اللہ خوفہ اللہ من کل شئ۔ عزیزمن حقیقت خوف آنست کہ حق تعالی را ہمیشہ حاضر و ناظر دانی و شرم داری و دل نواز دمتعاصی در دکند از رسول بشنوی فرماید انا اخوفکم للہ واوحی الی داود خفنی کما تخاف السبع الضاری۔ جوانمرد ہر چند معرفت صفات و ذات باریتعالی بر دل غالب بود خوف بیشتر باشد و خوف رکنی است از ارکان ایمان کہ الایمان بین الخوف والرجاء و بے خوف ایمان ممکن نبود و آں باید کہ بر دوام باشد تا دوام ایمان نیز متصور بود سیوم زہد۔ قال اللہ تعالی ولا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منہم زہرۃ الحیوۃ الدنیا۔ وقال۔ من کان یرید حرث الاخرۃ نزد لہ فی حرثہ و من کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منہا ومالہ فی الاخرۃ من نصیب۔ وقال علیہ السلام من اصبح وہمتہ الدنیا شتت علیہ امرہ وفرق علیہ صنعتہ وجعل فقرہ بین عینیہ ولم یاتہ من الدنیا الا ما کتب علیہ وقال النجاتی عن دار الغرور والانابۃ الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولہ وقال من زہد فی الدنیا ادخل اللہ الحکمۃ فی قلبہ وانطق بہا لسانہ وعرفہ داء الدنیا ودواءہا واخرجہ منہا سالما الی دار السلام وقال اذا اراد اللہ بقوم خیرا زہدہ فی الدنیا ورغبہ فی الاخرۃ وبصرہ بعیوب نفسہ۔ وقال ازہد فی الدنیا یحبک اللہ یا اخی الزہد طہارۃ القلب عن نجاسۃ حب الدنیا وان اللہ یحب المتطہرین وہیچ دانی کہ حد زہد چیست الزہد خروج النفس عن الدنیا وامروا وہا عنہا طوعا مع القدرۃ علیہا۔ جوانمرد از زہد را نزد یک من سہ مرتبہ است مرتبہ اول زہد در دنیا ..... وآں نیز بر سہ قسم است یکی آنکہ بظاہر تارک بباطن

مائل اورا متزہد خوانیم وچنیں شخص ممقوت بارسیحالی بود دوم آنکہ بظاہر وباطن تارک بود لیکن اورا بر ترک دنیا شعوری باشد وبداند کہ من تارکم اورا ناقص گوئیم سیوم آنکہ دنیا را نزد یک وی ہیچ قدری وقیمتی نبود تا بداند کہ چیزی را تارکم اورا در ترک دنیا کامل خوانیم ولیکن ترک بجہت آخرت ونعیم وی بود **ومرتبہ دوم** تارک دنیا وآخرت بود الا لفلہ یعنی او مولی را بجہت خود مے خواہد وخواست او دریں صورت برای خود بود وایں نیز مرتبہ کامل نارسیدہ باشد **ومرتبہ سیوم**۔ تارک دنیا وآخرت وخودی خود است یعنی او نظر کلی بر مولی دارد از خود واز غیر خود غافل بود ہمہ خود را بمولی دہد خود را جز برای او نخواہد بداں خواست فنا خواست بیخبر باشد واورا در کمال اکمل خوانیم عزیزمن ولِکُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا۔ **چہارم** صبر است۔ قال اللہ تعالی وَاصْبِرُوا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ جوانمرد امقام معیت بغایت بلند است جزبہ نزد بان صبر نتواند رسید وقال اولٰئِکَ عَلَیْہِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّہِمْ وَرَحْمَۃٌ وَاُولٰئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ وقال وَلَنَجْزِیَنَّ الَّذِیْنَ صَبَرُوْا اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ وقال علیہ السلام۔ اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ۔ وَقَالَ مَنْ اُعْطِیَ مَا اُعْطِیَ الْیَقِیْنَ وَعَزِیْمَۃَ الصَّبْرِ وَمَنْ اُعْطِیَ حَظًّا مِنْہُمَا لَمْ یُبَالِ مَا فَاتَہٗ مِنْ قِیَامِ اللَّیْلِ وَصِیَامِ النَّہَارِ۔ وقال الصبر کنز من کنوز الجنۃ۔ آید وست صبر را شش مرتبہ است **مرتبہ اول** صبر از معاصی ومکارہ **دوم** صبر از مباحات **سیوم** صبر از حظوظ نفس۔ **چہارم** صبر بر عبادات وطاعات **پنجم** صبر بر بلاہا وشدتہا **ششم** صبر از صبر۔ وآں دانی کدام است آنست کہ ندانی کہ صابرم ودر چیزی صبر کردہ ام ودر جملگی احوال خوشدل وشاد باشی واللہ الموفق۔

پنجم شکر است وقال اللہ تعالی وَاشْکُرُوْا لِلّٰہِ وَلَا تَکْفُرُوْنِ وقال۔ وَاشْکُرُوْا لِلّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ وقال سَنَجْزِی الشّٰکِرِیْنَ وقال لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ ای دوست شکر از جملہ مقامات عالی است زیرا کہ شکر در دنیا وآخرخواہد بود کما قال عز

من قائل و آخر دعوٰیهم ان الحمد لله رب العالمین ۵ و آں از جملہ ستار یعالی است
جوانمردا ندانی کہ شکر ہمیں است کہ بزبان گوئی لا واللہ بل ظاہر و باطن لوث در جمیع احوال بر بہر نعمتے
کہ بتو داده اند شکر واجبست چنانکہ شکر از چشم آنست کہ ہیچ ناوید نی نہ بیند و گوش ناشنیدنی نشنود
و زبان ناگفتنی نگوید و ہم چنیں جمیع جوارح بر جادۂ شرع مستقیم باشد و در عبادت خدائتعالی با قصی
الغایۃ کوشش نماید و نفس و مال و جاہ خود وقف رضاء حق کند اما شکر دل آنست کہ طرفۃ العین
بغیر حق تعالی مشغول نگردد و شکر اہل کمال مبشر در مصائب و بلایا بود ہر چہ از ہموم و غموم بر بشریت
روی آرد راضی و مبشر باشد و باز اینجا قومی باشند کہ نہ خبر از غم دارند و نہ معلوم از شادی از غم
و شادی و محنت و راحت فارغ اند بیت چوں گشت کسی ز خویش معدوم ۔ پس از غم و راحتش
چہ معلوم ۔ **ششم** اخلاص ۔ قال اللہ تعالی وَمَا اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ
وقال فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ ای مخلصین وقال اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ وقال وَاَخْلَصُوْا
دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ وقال علیہ السلام حکایۃً عن اللہ الاخلاص سر من سرّی استودعته
قلب من احببته من عبادی وقال لمعاذ اخلص العمل یجزیک القلیل منه و ایں جملہ امر است
باخلاص و نتیجہ آں قبول طاعت و مجیدانی کہ اخلاص چیست الاخلاص تجرد الباعث للواحد
و نصاده الاشراک فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ
رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۱۵ و کمال اخلاص صدق است زیرا کہ صدق اعلی مرتبۂ اخلاص است و در صحیفہ
سابق نیز دریں باب ذکری رفتہ است **ہفتم** توکل است قال اللہ تعالی وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا
ای ولا توکلوا الا علی اللہ و قال اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ و قال مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ
فَهُوَ حَسْبُهٗ و قال علیہ السلام لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ التَّوَكُّلِ لَرَزَقَكُمْ
كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْا خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا ۔ جوانمردا اہل ظواہر ایں حدیث را
بر عموم طیر اطلاق کنند چناں نیست چہ عموم طیر ہر صباح از آشیانہ خود بیروں آیند
و در طلب طعمہ شوند و دراں جہد نمایند پس توکل را بدیں قضیہ اثرے نباشد ۔ عزیز من

شبی از سراین حدیث از محدث استکشاف کردم جانم فداش باد فرمود ازیں طیر زاغ بچہ مراد است زیرا چہ چوں زاغ بچہ را می آرد گوشت پارہ شکل سرخ فام میباشد نر و مادہ ہر دو او را می رمند و گرد او نمی گردند حق تعالی بکرم خود پشہ را فرماں میدہد تا در دھان آں بچہ در رود او دہن باز کردہ می باشد تا آنکہ حوصلہ او پر می شود پس دہان باز میگردد و پشہ منقطع مے گردد مدتی کہ پر ھاش برآمدن گیرد و سیاہی در وی ظاہر می شود انگاہ مادر و پدرش در می آیند و ترتیب می کنند و قال علیہ السلام مَنِ انْقَطَعَ اِلَی اللّٰہِ کَفَاہُ اللّٰہُ کُلَّ مُؤْنَتِہٖ وَ رَزَقَہُ اللّٰہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ جواں مرد توکل را سہ رکن است **رکن اول** معرفت بار تعالے است زیرا کہ تا ندانی کہ لَا فَاعِلَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا مَوْجُوْدَ سِوَی اللّٰہِ ہرگز توکل درست نبود و آں توحید است رکن **دوم** تفویض و انکاشت رکن **سیوم** ثقہ است و طمانین قلب و ایں میسر نشود مگر بانقطاع نظر ظاہر و باطن از کل ما سوی اللہ و بہذا اتم التوکل رزقنا اللہ و ایاکم التوکل رزقنا اللہ و ایاکم التوکل رزقنا اللہ الحقیقی بمنہ و کرمہ **ہشتم** محبت است ای در یغ و ہزار در یغ عزیز من ازیں مقام خود چہ نویسم و چہ اختیار کنم ۵ حدیث عشق بگفتار در نمی گنجد بیان شوق باختیار در نمی گنجد ۵ حدیث بیخبری و قصہ مستی ۵ بسمع مردم ہشیار در نمی گنجد ۵ و قال عزمن قائل۔ یُحِبُّہُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗ۔ وقال اللّٰہ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ و ہذا اخبار عن العشق والعشق عبارۃ عن افراط المحبۃ و شدۃ المحبۃ عبارۃ عن افراطہ۔ و قال علیہ السلام حکایۃً عَنِ اللّٰہِ اِذَا کَانَ الْغَالِبُ عَلٰی عَبْدِیْ الْاِشْتِغَالَ جَعَلْتُ ہِمَّتَہٗ وَ اِرَادَتَہٗ فِیْ ذِکْرِیْ فَاِذَا عَشِقَنِیْ عَشِقْتُہٗ۔ و قال علیہ السلام۔ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَآءَہٗ و قال الصدیق رضی اللہ عنہ مَنْ ذَاقَ مِنْ خَالِصِ مَحَبَّۃِ اللّٰہِ مَنَعَ ذٰلِکَ مِنْ طَلَبِ الدُّنْیَا وَحَشَرَ مِنْ جَمِیْعِ الْبَشَرِ و قال الحسن البصری رحمہ اللہ مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ اَحَبَّہٗ وَالْعَارِفُ لَا یُحِبُّ اِلَّا اللّٰہَ و قال اللہ تعالی فی کتبہ السابقۃ من علامۃ محبتی عندی الا ان یکون قلبہ الی و قال مَنْ اَحَبَّنِیْ کَثُرَ ذِکْرِیْ و قال عز من قائل لداؤد علیہ السلام اِنِّیْ حَرَّمْتُ عَلَی الْقَلْبِ

ان یدخلها محبتی ومحبة غیری ولذا قال فی کتابه الکریم ما جعل الله لرجل من قلبین فی جوفه وقال عیسی علیه السلام حکایة عن ربی اذا طلعت علی قلب عبد ولم اجد فیه حب الدنیا والاخرة ملأته من حبی۔ دریں باب نصوص واخبار وآثار محصور نیست چه مقام محبت عالی ترین مقامهاست وفاضلترین منازل سلوک وهر مقامے که پیش ازوست مقدمات اوست وهر چه بعد اوست لواحق ومتممات او در لغاندانی که مستحق محبت بحقیقت جز خدای عزوجل نیست ووجود محبت در غیر وی جزوهم وخیال ومجاز نبود اما محبت رسول وپیغامبران دیگر واولیاء از جهت محبت خدای جائز است دوست دوست هر آئینه دوست بود از رسول لبشنوی گوید بحبک احببت الناس ولعادی لعدا واتاک من خالفک من خلقک جانم فدایش بادبچه عبارت حال خود عرضه داشت **بیت** در هر چه بنگرم همه در چشم من توئی ؛ خواهم بدیده جمله جهان را فرو برم ؛ در لغا هر چند سخن دریں محل بیشتر نویسم بیشتر است عنان قلم فراهم گردانم کلماتے چند موجز ومختصر حالی بر اندازهٔ فهم برادری تحریر کنم ودانستن ایں باب بحقیقت بر عقول وخواطر مستحیل است وخود عقل را در وی مجال ومدخل نه وقلم وزبان از تحریر وتقریر عاجزاند **بیت** که گفت من خبری دارم از حقیقت عشق ؛ دروغ گفت گر از خویشتن خبر دارد ؛ من عرف الله احبه ومن عرفه کل لسانه۔ جوانمردا ایں مقام را مراتب ودرجات بسیار است اگر همه خواهند که بنویسند نتوانند ولو ان ما فی الارض من شجرة اقلام والبحر یمده من بعده سبعة ابحر ما نفدت کلمات الله امّا از جهت آنکه بفهم تو نزدیک بود وهر چند مرتبه ودرجه بیان کرده آید در لغا عزیز۔ ما ایں را بر دهٔ مرتبه وپنجاه درجه بیان کرده است وما همان را اختیار کردیم انشاء الله تعالی۔

مرتبه اول الفت است وهی میلان القلب الی المألوف وآں را پنج درجه است۔

درجه اول نظر در افعال وصنایع اوست ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنهار والفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس وما انزل الله

مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ کُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِیْفِ الرِّیَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ **شعر** وفی کل شی لہ آیۃ ٭ تدل علی انہ واحد ٭ وآں بمنزلہ آں باشد کہ کسی بعضے صفات صاحب حسنی پیش یکی گوید وبداں سبب دوستی او در دل بجنبد وطلبی در خاطرش پیدا آید۔ **بیت** حدیث حسن او تا کہ فرو خواندند در گوشم ٭ درآمد عشق یکبارہ ببرد از عقل واز ہوشم ٭ **درجہ دوم** کتمان مبلان است وتحمل مشقات اینجا الیف بیچارہ میل دل خود را ومحن عذاب وجہد وتہاب کہ اختیار خواہد کرد بپوشد واحوال خود را نہاں دارد اگرچہ رخ زرد وچشم ترش ظاہر کند **شعر** سیبقی لہا فی مضمر القلب والحشا ٭ سریرۃ ستبلی یوم تبلی السرائر ٭ **بیت** ہرچند مے دارم نہاں در سینہ سر تو چو جاں ٭ لیکن ہمی گردد عیاں از چشم واز رخسار ما **درجہ سیوم** تمنا ست عزیز من دریں مقام قربت وآرزوی دیدار کنند وندانند **بیت** ہزاراں سر در اینجا پای مال است ٭ نظر در وی دریں جا خود محال است ٭ دریں مقام نہ از جان اندیشد ونہ از ہلاک پرہیزد گوید ہرچہ باد باد دلش از جان خاستہ وجانش از خانماں پرداختہ عرض دارد **شعر** تعالت کی اشجی وما بک علۃ ٭ ترید بن قتلی قد ظفرت بذلک ٭ لئن سارنی ذکر یک لی بمبارۃ ٭ لقد سترنی انی خطرت ببالک ٭ جانم من اگرچہ وصول متعذر ومستحیل است ہم آخر در آرزوی مردن خوشتر۔ **بیت** اگر فرہاد را حاصل نشد شیریں ٭ ہم آخر جان شیرینش برآمد در تمنائش ٭ **درجہ چہارم** اخبار واستخبارات آے دوست دریں مقام الیف خواہد کہ از حال خود اخبار کند واز احوال مالوف استخبار از سر دیوانگی گاہ راز با صبا گوید وگاہ جواب از نسیم جوید وندانند **بیت** محمود دراں کوئی صبا بار نیابد ٭ بربادشد آں قصہ کہ بر باد صبا شد عزیز من ایں بیت گفتہ شیخ ومخدوم منست متعنا اللہ بہ **شعر** کفی حزنا انی مقیم ببلدۃ ٭ وانت بأخری مالیک وصول ٭ وان لم یکن بینی وبینک مرسل ٭ فریح الصبا منی الیک رسول ٭ **درجہ پنجم**

تضرع است دریں مقام الیف بتضرع وزاری پیش آید و بزبان ابتہال تملق نماید خواجہ سری
رحمۃ اللہ علیہ گوید وقتی در طلب خلوت بر سر کوہے رفتم آوازی حزیں شنیدم بر اثر آں رفتم
جوانی دیدم سر بے بر خاک نہادہ و دلے بباد دادہ برفتہ ہر چہ تمام تر می گفت الٰہی سیدی
و مولای قد سکنت الاصوات و انسکبت العبرات و صفقت القلوب و السرائر
و انطقت الالسن باختلاف اللغات فی اوقات الخلوات و کلھم یناجونک
و یناجونک فی جمیع الحالات فلسانی کلیل و بدنی علیل فان قلت انا اسیء
من نفسی و ان قلت انت استصغرت نفسی و ان غالطت بحالی فحاشاک
من المغالطۃ فھا انا بین یدیک ناصیتی بیدیک و القیت مقالیدی الیک
و طرحت کلی علیک فان لم تکن لی فمن لی مرا ایں حالت و مقالت وی اثر کرد و ذوقی
یافتم کہ در صحیح خلوت نیافتم **ابیات** مرا تو غایت مقصودی از جہاں ایدوست ؛ ہزار
جان گرامی فدای تاں ایدوست ؛ گرم تو در نکشائی کجا توانم رفت ؛ بر آستاں کہ میرم
بر کیاں ای دوست ؛ دلے شکستہ و جانے نہادہ بر کف دست ؛ بگو بیار بگویم بگیر ماں ایدوست ؛
تنم ببوسد و جانم بزیر خاک شود ؛ ہنوز مہر تو باشد در استخواں ایدوست ؛

مرتبہ دوم صداقت - وہی استواء القلب فی الوفاء و الجفاء و المنع و العطاء
وآں را نیز پنج درجہ است **درجہ اول** صفا است و علامتہ بغض النفس و الھوی
و مخالفۃ المراد و المنی او ترک الشہوات لعین الرضاء و الخروج بالکلیۃ من حب الدنیا
عزیزمن اینجا ہمہ نقمت دوست را نعمت داند و غم را شادی انگارد **بیت** زہر از کف
دوست چوں شہد ؛ با شوق فرو برم دگر ہم ؛ **شعر** قلوب صفت حتی استوت بہمو مہا ؛
الی موطن فی القرب ما فوقہ قرب ؛ فحلت محل الانس تشرح بالصفا ؛ لما بینہا فی الحب
فی قربہا حجبت ؛ بہا ضوء مولیہا فضاءت بحبہ ؛ ففی سقمہا للحب منی سقمہا طبت ؛ **بیت**
ہر درد و رنج کز تو رسد بر دل حزیں ؛ آں محض راحت است مرا عین عافیت ؛ ؛

درجه دوم غیرت است۔ جواں مرد دریں محل غیور گردد واز غیرت نخواهد کہ کس نام محبوب بگیرد و نگیرد **بیت** من باد نخواهم کہ وزد بر چو تو باغی ٭ تا از چہ نسیمی نرساند بدماغی ٭ ٭ در آخر ایں مقام از خود نیز بر محبوب غیرت کند۔ در لیغا۔ از خواجہ شبلی شنوے گوید اللهم احشرنی اعمی فانک اجل واعظم من ان تزال علینی **مصراع** از خویش بغیرم کہ در تو نگرم ٭ نہ بینی دریں مقام مے فرماید آولیائی تحت قبائی لا یعرفهم غیری **بیت** چشم بدوخت در ہمہ عالم بالتفات ٭ تا جز درو نگہ نکند مستمند دوست ٭ **شعر** کان رقیبا منک برعی خواطری ٭ و آخر برعی ناظری ولسانی ٭ خمار مقت عینا لعبدک منظرا ٭ وجدتک مشہودی بکل مکانی ٭ آید دوست اگرچہ ایں کیفیت مقامی دگر است کہ بعد ازیں ذکر کردہ آید انشاء اللہ تعالی اما حالی رمزی اینجا بنشتہ آمد **درجه سیوم** اشتیاقست دریں مقام آتش شوق و آرزو زبانہ زند و شعلہ در گیرد **شعر** و فی فواد المحب نار ہوی ٭ احر نارا الجحیم ابردها ٭ بیچارہ وار فریاد بر آرد **بیت** مشتاقی و صبوری از حد گذشت مارا ٭ گر تو شکیب داری طاقت نماند مارا ٭ **شعر** اما اشتیاقی یحکم لا یوصف ٭ وکرے حفونی بعدکم لا یعرف ٭ فعلام احنوا لیکم صبوة ٭ واذوب شوقا من اساى او تلف ٭ **بیت** کارم را شتیاق تو جانم بلب رسید ٭ واز تو ہنوز مژدۂ وصلے بمن نرسید ٭ **شعر** اذا لشوق اقلقنی الیه ٭ ولم اظفر الی وصلی لدیه ٭ کبت مثالہ فی وسط کفی ٭ فقلت لمقلتی بکی علیه ٭ **بیت** من نام ترا بر کف خود بنگارم ٭ بس دیدہ بریں نام نہم خون بارم ٭ **درجه چہارم** ذکر محبوب است من احب شیئا اکثر ذکرہ۔ قیل لبعض العارفین عند مرضه اطلب لک طبیبا فقال طبیبی ذکر حبیبی مجنوں ہر گاہ کہ بیمار شدے بشفاش از نام لیلی بودی۔ **بیت** ای نام تو ام شفاء امراض ٭ واز یاد تو ام حصول اغراض ٭ **شعر** واللہ ما طلعت شمس ولا غربت ٭ الا وذکرک مقرون بانفاسی ٭ عزیزمن در ہمقام گوید **شعر** ولا سمحت لشرب الماء من عطش ٭ الا رایت خیالا منک فی الکاس ٭ محب

درجمیع احوال ہمہ وجوہ در ذکر محبوب بود و نخواہد کہ بزبانش جز نام دوست رود **بیت** ای نام
تو راحت زبانم ؛ واز یاد تو پرشکر دہانم ؛ گر بر سر من تو تیغ رانی ؛ جز نام تو بر زبان نرانم ؛
درجہ پنجم تحیر است۔ دریغا مصطفیٰ با آں جلالت مے گوید یا دلیل المتحیرین جوانمردا
ایں معنی در ابتدا رحال بود اما در انتہا می فرماید رب زدنی تحیرا ہیچ دانی کہ ازیں مقام تا آناں
مقام چہ فرقست بس رفیع مقام است کہ آناں مقام اخبار ممکن نیست زبان قلم آنجا
ابکم است و قلم زبان انجا الکن۔ ای دوست حضرت محبوب چو بس بلند قدر بود و وصول
مستحیل جز حیرت و دہشت دیگر چہ تواں بود **شعر** قد تحیرت فیک خذ بیدی ؛ یا دلیلا لمن
تحیر فیکا **بیت** یوئی سلطان ملک حسن من بیچارہ در و شیم ؛ بجز حیرت دگر نبود نصیب
جان بے خویشم ؛ **مرتبہ سیوم** مودت است۔ وَہِیَ ہیجانُ القلوب والمصاقبہ
بالہوی وایں را نیز پنج درجہ است **درجہ اول** نیاحت و اضطراب است عزیز من دریں
مقام ہمہ لوحہ وزاری و فریاد و بی قراری بود **بیت** در فراق تو ای بت مہ روی ؛ میکنم
نوحہ بر تم ہر موی ؛ **شعر** یجیلُ الجسم لکنیبُ الفوادِ ؛ تراہ مجدلًا فی لبطن وادِ ؛
ینوح علی معاصی قادحاتٍ ؛ یکدرُ ثغلُہا صفوا لوِدادِ۔ **درجہ دوم** لکاست۔
عزیز من گریہ از شرائط محبت است و کان علیہ السلام دائم الحزن والبکاء۔ و قال
فی دعائہ۔ اللہم ارزقنی عینًا باکیۃً **بیت** جاناں من از فراقتو چنداں گریستم ؛ کایں
آب چشم من ہمہ روی زمیں گرفت ؛ **شعر** عرفت ہوا ہا فی الست بریکم ؛ فلا احد
قبلی ولا احد بعدی ؛ فقد سال دمعی الجر و مہاجری ؛ سواحلہ فی لجۃ البحر والمدد ؛
درجہ سیوم حسرت است دریں مقام صاحب وداد مسکین بر اوقات عزیز خود
کہ ضائع رفتہ است حسرت میکند و ہر لحظہ کہ بی محبوبش گذشتہ است و در ندامت
میباشد و نیز بر یاد محبوب حسرت کند یا حسرتا علی ما فرطت فی جنب اللہ و ہر ساعتی
فریاد بر آرد **بیت** عمرے کہ بی تو مے رود از عمر بد تر است ؛ روزی کہ بی تو میگذرد

روز محشر است ؛ لیلا و نهارا بیچاره وار از تحیر می نالد **بیت** آخرای شاخ تر و تازه نو بر تا چند ؛ خارحسرت خورم و جانب خرما بنیم **درجه چهارم** تفکر در محبوبست از قرآن بشنو اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ در لغا چه دانی که چه فرموده است پیغامبر ما فرماید تفکر ساعة خیر من عبادة ستین سنة جوانمردا تفکر موجب قربتست لان التفکر فی المحبوب یوجب القرب الیه و قال بعض العارفین التفکر لصحیح المحب الی المحبوب **شعر** آیا بدر الزمان ملکت قلبی ففیک تفکری و علیک حبی **بیت** نخواهم جز تو یکساعت تفکر در دگر کردن ؛ که در هر دو جهان جانان ندارم جز تو دلداری ؛ **درجه پنجم** مراقبه محبوب است و هی من اشد المقامات و افضلها عزیز من آن شنیده که وقتی امیر المومنین علی رضی الله عنه نماز میگذارد دیدند رویش زرد گشت و دلش خفقان گرفت و بیهوش افتاد و چون بهوش آمد پرسیدندش گفت راقبت الله فی صلوتی فاستحییت من تقصیری در لغا این مقام چگونه بیان توانم کرد اگرچه آنرا در کتب سلوک درجات و مراتب معین کرده اند اما والله اگر کسی را دولت مراقبه دوست روی نموده بود بعده چه سخن تواند گفت ای برادر وقتی درویشی شاید در خلوت خود مشغول بود آتش از سرش نجاست و طاقیه بر سر تمام بسوخت و سر درویش آبله افتاد مدتی دران زحمت بماند این حال ظاهر او بود اما از حال باطن او چه خبر تواند داد **بیت** سحرگه آتشم در دل فروزد ؛ اگر من دم زنم جانم بسوزد ؛ وقتی مگر همو را در مراقبه حالی بود که پیشتر ارواح انبیا و اولیا او را بدان تهنیت نمودند - حق تعالی ازان مرا نصیبی بخشد بمنه و فضله عزیز من مقصود من در این صحیفه مراقبه محبوب است که بس عزیز مقامی است - در لغا این دو بیت کاشف این اسرار افتاده است - **ابیات** در دل همو در جان همو کفرم همو ایمان همو ؛ در دم همو در ماں همو پیدا همو پنهان همو ؛ در ره همو در خانه ام مونس همو ؛ چشمم همو گوشم همو جسمم همو جانم همو ؛ کنت له سمعا و بصرا و یدا و لسانا **مرتبه چهارم** هواست و هوان نهوی قلبه الی المحبوب دائما و این آن هواست **شعر** قد لسعت حیة الهوی

گوید ؛ فلا طبیب لها ولا راق ؛ الا الحبیب الذی شغفت به ؛ فانه رقیتی وتریاقی ؛ وایں مقام را پنج درجه است **درجه اول** خضوع است وقال لبعض العارفین ومن شرط الهوی لزوم خضوع العبودیة وقال الحسن ما اعلم فی وسائل الوصل احسن من الخضوع علی بابه **شعر** ایا معشر العشاق بالله خبروا ؛ اذا حل عشق بالفتی کیف یصنع ؛ بداری هواه ثم یکتم سره ؛ ویخضع فی کل الامور ویخشع **درجه دوم** بذل محبت است در طاعت دوست فوق الطاقة نه بینی که پیغامبر ما در نماز شب چندان بایستادی حتی تورمت قدماه زیرا که در نماز با نگشتان پای بایستادے وگاه خود را بیاویختی وبذکر مشغول شدی **شعر** خادم یعبد الرحمن ؛ والناس نیام ؛ لذة العض علی اجفان عینیه حرام ؛ وله حضن قریح وفواد مستهام ؛ وله جسم علیل فی الهوی غیر ملام ؛ **بیت** هر دل که لعشق مبتلا شد ؛ کاں غم ومحنت وبلا شد ؛ ممکن نبود که راست گردد ؛ قدی که زعاشقی دوتا شد ؛ بیگانه شد از نشاط هر دل ؛ کو با غم عشق آشنا شد **شعر** بذلت مهجتی فی حب لیلی ؛ الا یا طاقتی لا تخذلینی ؛ **بیت** مرا تا جان بود عشق تو بازم ؛ مرا تا سر بود کوی تو سازم ـ **درجه سیوم** صبر است ـ درشد اید ومحن دریں مقام یا محمد گوید واصبر علی ما اصابک ای علی ما اصابک من محبتی ان ذلک من عزم الامور عزیز من الصبر مفتاح الوصل وقال ان الله مع الصابرین ـ دریغا ـ لیس للمحب الا الصبر والمحبوب یفعل ما یشاء آری دوست در جفا ہا محبوب صابر بود ولیکن از دوست ہرگز صبر نتواند **مصراع** صبر از دوست مفرمائی که آں نتوانم ؛ عزیز من الصبر تجرع البلوی من غیر الشکوی بیچاره بلا ہا را دریں مقام بجان خرد ودرد ہا را چون شربت فرو خورد ودم نزنند زیرا که **ابیات** سر لیست در حروف محبت برائی ما ؛ عشاق از دو دیده کشد ابتلاء ما ؛ گه زهر را نصیبه حلق حسن کنیم ؛ که تیغ بر حسین زند کبریاء ما ؛ ما پروریم دشمن ودامی کشیم دوست ؛ کس را چرا وچون نرسد در قضاء ما ؛ اره بتارک ذکریا فرو کشیم ؛ یحیی کشیم ودم نزدند در بلاء ما ؛ قال علیه السلام اذا احب الله عبدا ابتلاه وان صبر اجتباه

وقال الصبر سرّ من اسرار المحبت وکنز من کنوز الهوی آرے چوں نہ پائی گریز بود و نہ دست آویز بضرورت صبر باید کرد **بیت** گر صبر دل از تو مہست ورنیست ؛ جز صبر کہ چارۂ دگر نیست ؛ پروانہ شمع برخطر بود ؛ اکنوں چو لبسوخت برخطر نیست ؛ **ورجہ چہارم** تضرعست - والتضرع الی المولی عزّ قال اللہ تعالی - ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً - جواں مرد اعاشق بیچارہ را درین مقام دستگاہے فراخست زیرا کہ چوں نہ پائی آں دارد کہ در صحراء وصلت پوید و نہ دست آں دارد کہ از گلبن قدرت نسیمے جوید نہ جسم را طاقت آواز و نہ روح را قوت پرواز جز تضرع وزاری نمودن بردستش ہیچ نبود بادل بریاں وچشم گریاں بانواع تضرع عرضہ میدارد **شعر** بای نواحی الارض ابغی وصالکم ؛ وانتم ملوک بالمقصد کم نحوٌ ؛ **بیت** چوں نیست دست زورم وبازوی طاقتم ؛ اینک رہ تضرع وزاری گرفتہ ام ؛ **درجہ پنجم** رضاست وتسلیم درین مقام ہرچہ از دوست آید بداں راضی بود ودرانچہ دوست خواہد تسلیم دارد وقال لبعض العارفین ومن شرط الرضا ان یکون العبد بین یدی مولاہ کالمیت بین یدی الغاسل یقلبہ کیف یشاء در یغا شنیدۂ کہ شیخ الاسلام خواجہ قطب الدین بختیار بدیں بیت نقل کردہ اند **بیت** کشتگان خنجر تسلیم را ؛ ہر زماں از غیب جانے دیگر است ؛ وقال اللہ تعالی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ لان الرضاء من اعلی المقامات **بیت** ای سرو بلند بوستانے ؛ در پیش درخت قامتت پست ؛ از رای تو سر نمیتواں یافت ؛ واز روی تو در نمی تواں بست ؛ چشمت بکرشمہ خون ما ریخت ؛ باداتِ بجلِ زمات پیوست ؛ گر سر نہم بر آستانت دیگر چہ کنم دری دگرست ؛ **مرتبہ پنجم** شغف است - قال اللہ تعالی قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا وآنرا نیز پنج درجہ است **درجہ اول** مطاوعت اوامر محبوب وامتثال بے مثال اوست طوعًا ورغبۃ وَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى دَاوٗدَ علیہ السلام - ہل رأیت الحبیب یخالف اوامر المحبوب لان المخالفۃ توجب البعد والہجران اعوذ باللہ منہا **شعر** لو امرت بما امرت ؛ لما خالفت لما امرت ؛ ولو امرت لسفک دمی سفکت دمی لما امرت ؛ **بیت** تو بادشاہے من گدا

ہر چہ کنی باشد روا ؛ من بندہ فرمانت را ماں تا چہ فرمائی کنم ؛ از قرآن بشنو مے گوید فَاسْتَقِمْ کَمَا اُمِرْتَ وآں امر دائی کہ امت وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا مے فرماید پردۂ انیت را یکسونہ از حجاب غیریت بیرون آئی انگاہ آرزوئی وصال ما کن رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ای رب الروح والبدن یعنی رب الملک والملکوت مالک الغیب والشہادۃ لا الہ الا ہو فاتخذہ وکیلا بیت در دل چو شراب وصل مے ریزی ؛ باید چو خمار گیرد نگریزی ؛ با وصل منت اگر نشستی باید ؛ باید کہ ز ہر چہ جز منست برخیزی ؛ **درجہ دوم** محافظت باطنست از غیر محبوب۔ قال۔ من حفظ باطنہ عن الاغیار ملاء اللہ قلبہ بالانوار۔ جوانمردا ان اللہ وتر یحب الوتر۔ یعنے یگانہ است یگانگی میخواہد لان الجنس امیل والضدان لا یجتمعان از قرآن بشنو قل لو کان فی الارض ملائکۃ یمشون مطمئنین لنزلنا من السماء ملکا رسولا جواں مردا ازینجا مبرہن گشت کہ پیغامبر ما ملک بود بر صورت بشر انگاہ نزول بر بود نی بل محض قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن معاشر الانبیاء ارواحنا اجسادنا اجسادنا ارواحنا روح بود ار عالم ولفخت فیہ من روحی کہ روح اللہ خادم او بود لیکن بر صورت بشر زیرا کہ بجانب بشر آمد تا از جہت ظاہر ایں بود واز جہت باطن آں باشد دریغا نمیدانی در یکدل دو دوست نگنجد ودو تیغ در یک نیام در نیاید۔ مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِہٖ بیت یکدوست پسندہ کن چو یک دل داری ؛ گر مذہب مردماں عاقل داری ؛ و نیز دریں مقام اسرار خود از اغیار نگاہ دارد۔ لان الاسرار صونوا عن الاغیار کما قال علیہ السلام۔ استر ذہبک و ذہابک و مذہبک حاتم فداش باد تا چہ اسرار است کہ دریں حدیث بیان کردہ است۔ دریغا اصحاب ظواہر را ازیں حدیث چیزے دیگر مفہوم است ومقصود چیزے دیگر است ومن ترا از سر ایں حدیث قدری آگاہانم سرت کردم بگوش دل بشنو عزیز من مذہب عبارت از کمال مرد است در محبت وذہاب مسافرت است سوی دوست دریغا وہزار دریغا چوں خلیل اللہ در مقام حبیب اللہ نبود فریاد بر آورد

انی ذاهب الی ربی۔ جوانمرد عاشق بیچارہ راہ معشوق را بر غیر خود بی کور مے کند و گوید **بیت** خونابہ کاب دو چشم من ہمہ روی زمین گیرد پائے غیری دامن آن نازنین گیرد ؛ نہ بینی کہ او صلی اللہ علیہ وسلم مذہب شریعت بہر کس نمود و مذہب عشق بمن بمن ظاہر نکرد در دعا می گوید استرنی لستر ک الجمیل **درجہ سیوم** معاداۃ اعدار دوست است در ین مقام دشمن دوست را دشمن دارد و با مخالفان محبوب مخالفت نماید از رسول پرسنوے گوید لعادی لعبادتک و مخالف من خالفک **شعر** وما القلب الا امراعم رفار اصحب ؛ صفیۃ لن داء ہا لو بخلینا ؛ عدو لمن عادت و سلم لسلمہا ؛ و من قرب لیلی احب قربا **بیت** من دشمنت را دشمنم چوں دشمنت باشد کسی ؛ جز آنکہ بادیوی بود یا غول یا دیوانہ ؛ **درجہ چہارم** محبت محبان محبوب است پیغامبر میفرماید صلے اللہ علیہ وسلم اسالک حبک و حب من احبک زیرا کہ دوستی دوستان دوست دوستی اوست نحب نحب الناس **شعر** و من ہوای کاک اہوی من ہواکا ؛ و لکن لیس ادری من ہواکا ؛ **درجہ پنجم** اخفار احوال است کہ میان عاشق و معشوق رود قال الشبلی من شرط المحبۃ کتمان الاحوال **شعر** حیثما نی لتعلما سر سعدی ؛ تجدانی لسر سعدی کتوما ؛ قال بعض العارفین لولا الدموع الفاضحۃ فکتمان الحال من منازل الرجال **شعر** کتمت حبک حتی منک تکرمۃ ؛ حتی استوی فیک سری و اعلانی ؛ **بیت** غمت ہر چند می پوشم بدامن ؛ فضیحت مے کند چشم روانم ؛ رخ زردم ندارد طاقت ہجر ؛ بروں مے افگند راز نہانم ؛ **مرتبہ ششم** خلت است۔ و الخلۃ ماخوذ من التخلیۃ ای من تخلیۃ القلب عما سوی المحبوب و آں را نیز پنج درجہ است **درجہ اول** معاندت و شماتست جوانمرد محب در ہر مجلس کہ نشیند سر آئینہ از اغیار چشم زند و از دیو مردم تمام اند نشیند بود مَا كَانَ مِنْ رَسُوْلٍ وَلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطَانُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ۔ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ **شعر** ترکونی و اخلفونی احبتی ؛ غرضا للوشاۃ و الغرالی ؛ **بیت** چناں در ماندہ ام جانان من از دست سخن چیناں ؛ کہ لب بستہ ام اینک تو گوئی خود زبانم نیست

درجہ دوم صدق است۔ قال بعض العارفین مراعاۃ الصدق فی السر والعلانیۃ یوجب المحبۃ وقال بعضہم المحبۃ صدق والصادق حبیب اللہ وقال اللہ تعالی والذی جاء بالصدق و صدق بہ شعر علیک بالصدق وانہ ٭ احرق لک الصدق نیران الوعید ٭ درجہ سیوم اشتہار است وکشہیر۔ جوانمرد محب دریں مقام از انانیت بیروں آید ومتی وکیف را ترک نزک دہد شہرۃ وخمول را فرق نداند سئل بعض العارفین ان الصوفیۃ یشہرون انفسہم فی الدنیا فقال اقتدوا بابی بکر شتہارۃ ولعمر بالباس ولعثمان بالکرم وتعلی فی الفقر ولکن مالہم ذلک من حظ لیشہرون انفسہم ویکتمون فی قلوبہم وہم بذلک لا یشعرون ونیز نشاید محبوب خال محب خود را شائع کند واورا شہرہ گرداند قال بعض العارفین فی دعائہ اللہم استرنی فاحبیب یا فلان الحق لا لیستر شیء دریں مقام آفات بسیار است درجہ چہارم شکوی است کما قال لیعقوب علیہ السلام انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ وقال محمد علیہ السلام اللہم لک الحمد والیک المشتکی در لغۃ المحب کیف یشکو من حبیبہ ولکن یشکو بطریق الذل والمسکنۃ منہ الیہ لا الی غیرہ مصراع از دست تو قصہ ہم بدست تو دہم ٭ شعر ولا اخبر فی شکوی الی غیر مشتکی ٭ ولا بد من شکوی اذا لم یکن صبر ٭ رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین بیت بہوائے تو دل مبلا نہم زبرای جان بفنا کنم ٭ ہمہ گویم قصہ درد خود چو تو بشنوی دوا کنم ٭ شعر الی اللہ اشکو ما لقیت من البلا ٭ فان الیہ فی الامور شکایتی ٭ درجہ پنجم حزن است وکان علیہ السلام دائم الحزن وقال ان اللہ یحب قلبا حزینا لاجلہ وقال جل ذکرہ انا عند المنکسرۃ قلوبہم لاجلی شعر یا سامع الشکوی اغث مستلذذ ٭ صبت الفواد موصل الاحزان ٭ یدعوک حین خلا الصوت مؤجع ٭ یا عالما بالسر والاعلان ٭ آماے دوست ایں اندوہ چوں کوہ را نزد یک عاشق شکوہے نبود بل بدیں اندوہ خوشاں وشاداں باشد وگوید بیت جز عشق تو عیشہا فراموشم باد ٭ حزن تو بجاے در آغوشم باد ٭ اگرچہ ہر دم از آتش اندوہ مے سوزد لیکن باطوع ورغبت بانار راضی

الموقدة التی تطلع علی الافئدة می سازد وچگونه نسازد که این غم جان اوست وحیات جز دریں
دردو اندوه نیست **بیت** مرا غم جان است وبی جان چه نتوان زیست ٭ کسی تو غم ندارد
جان ندارد ٭ **شعر** واحرقتی علی ایامنا الغر قلب ودلم ٭ اقتص من ساعاتها وطوی
نادیت من حرقتی منها ومن قلبی ٭ ومن اسای ومن حزنی ومن ضرری ٭ ماخلت عنها
والاحالت محادیبی ٭ وحال حالی بها واضفة العمری ٭ **مرتبهٔ هفتم** محبت است دریغا
وهزار دریغ که من مستمند ازیں مقام چه توانم بنشت واز یں مرتبه چه خبر توانم کرد این منزل
بغایت شریف است یحبهم ویحبونه آنجاست وآں را نیز پنج درجه است **درجه اول**
حسن اخلاق است ٭ در خلاء وملاء وشدت ورخاء عزیزمن اینجا اقوال وافعال حرکات
وسکنات محب همه مستحسن ومرضی گردد خصوص از غیر محبوب بباطن مستوحش وتنفر باشد
چشمش جز دوست نبیند ودلش جز محبوب نداند از هر که هست سر کشیده بود مع هذا چوں با خلق
نشیند ازاں روی که مخلوق محبوب است مکارم اخلاق مبذول دارد اما از جهت محبوب
گاه چشم دل را حسد کند وگاه دلش از چشم غیرت گیرد نه دل خواهد که چشم بد نگرد ونه چشم
خواهد که دلش بداند وذلک من احسن الاخلاق واشرف الاوصاف **شعر** قف بالرکات
وارحم ومعه البا کی ٭ وسل منازل سلمی این سلما کی ٭ باطیبة المغنی وصلها ابدا ٭ ما انقضی
ساعة الا بذکراک ٭ ولا سمعت بوصل منک یا لیلی ٭ فالقلب یحدثنی عندرویاک ٭
والطرف یحدثنی قلبی حیث انت به ٭ کلاهما صار محسودا ببلواک ٭ **مصراع** دل از دیده
پوشد ودیده ز دل پنهاں کند ٭ **بیت** برویش تا نظر کردم دل از کونین برکندم ٭ برید
از همه عالم چو شد با دوست پیوندم ٭ ز بستان وصال او اگرچه نیستم خطے ٭ بتشریف
خیال او بحمد الله که خرسندم ٭ **درجه دوم** ملامتست واظهار در عالم سکر وحیرت کما
اخبر عنهم سکاری وحیاری دریں مقام محب بیچاره مدهوش بود واز جام مالامال محبت
بیهوش نه از رسوائی اندیشد دیوانه وار بیروں افتد ومستانه سر در خرابات نهد گوید

بیت عشق تو مرا باز خرابی کرد ؛ ورنہ من بیچارہ بسامان بودم ؛ مع ہذا لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَائِمٍ و در ین مقام بعضے اسرار نیز از وی بیروں افتد و شاید کہ بفرمان محبوب بود حامۂ صبر بدر و از خانہ ننگ و نام بیروں آید و گوید **بیت** دل دلوانگیم ہست و سر پی باکی ؛ کہ کار دست شکیبائی واند و ہناکی ؛ دست در دل کن و ہر پردۂ اسرار کہ ہست ؛ بدر ای سینہ کہ در دست ملامت خاکی ؛ جو امر دا تر سندہ ہرگز رسندہ نبود تا ز ہر بلا را چوں شربت نیاشامد و خدنگ ملامت را چوں شیر فرو نخورد ہرگز بکامے نرسد **نظم** ای دل بہوس بر سر کارے نرسی ؛ تا غم نخوری بغمگاری نرسی ؛ چوں شانہ بزیر آرہ تا تن ننہی ؛ ہرگز بسر زلف نگاری نرسی ؛ و نیز اید دست در ین مقام ہم نوازش بسیار است و ہم گذارش بسیار گاہ بدست لطف بنوازد فرمان دہد لَوْلَاکَ لَمَا اَظْہَرْتُ الرُّبُوْبِیَّۃَ گاہ با آتش قہر بگذارد و گوید لَوْ شِئْنَا لَنَذْہَبَنَّ بِالَّذِیْ اَوْحَیْنَا اِلَیْکَ گاہ از اوج رفعتش جلوہ دہند کہ وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ گاہ در حضیض ذلتش اندازند و لَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِیْ کُلِّ قَرْیَۃٍ نَّذِیْرًا و گاہ گویند اصْطَنَعْتُکَ لِنَفْسِیْ و گاہ فرمایند لَنْ تَرَانِیْ گاہ مثال دہند اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً و گاہ فرمان فرمایند وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی و قتش از چیزی منع کنند و آں مراد بود و قتش بچیزی امر کنند و آں مقصود نبود و گاہ بدرجہ اش رسانند و گاہ در استدراجش اندازند اما اگر محب کامل بود در ہمہ حال نظر از دوست برنگیرد و در جمیع احوال مرید محبوب باشد **شعر** ارید وصالہ ویرید ہجری ؛ فاترک ما ارید لما یرید ؛ **بیت** اگر مراد تو ای دوست نامرادی ماست ؛ مراد خویش ازیں پیش من نخواہم خواست و در چہ سیوم مشاہدہ غیوبست ای دوست محب در ین مقام مالک مکاشفہ گردد و محبوب بعضے از اوصاف و افعال خود بروے ظاہر گرداند و دلش از انوار محبت منور گردد و سرش محاذی لوح محفوظ گردد و جو امرد ا در ین مقام نیز مکروہ افتان بسیار است بیچارہ محب اینجا مضطرب گردد۔

رباعی آنکس که ترا شناخت جاں راچہ کند ٭ مشتاق رخ تو خانماں راچہ کند ٭ دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی ٭ دیوانۂ تو ہر دو جہاں راچہ کند ٭ چہ سرہا دریں منزل خاک شود و چہ جاہا کہ اینجا ہلاک گردد مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ زیرا کہ ہلاک عاشق اینجا برا نواع است ندانند تا کجا گردن زنند و از چہ جائش فرو آویزند اگر عنایت محبوب دستگیری فرماید چشم از غیر بر دوزد مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی بصورت دولت قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی نقاب بگشاید و سعادات اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ رُخ نماید **مصراع** چو از جملہ بریدم من ترا ام ٭ وَاِذْ غَرَّ لَمُوْهُمْ وَمَا یَعِدُهُمُ الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا فَاْوٗا اِلَی الْکَهْفِ ای الی کهف الوصال **درجہ چہارم** آرزوئی ملاقاتست در لیا ہر چندش خون ریزد یا بردار بلاش آویزد اشتیاق و شوق آرزوی ملاقاتش بیشتر بود **بیت** گرم صد دل بود ہر دم شود صد پارہ از غم ٭ بجنت ہر زماں شوقم بدیدارت بود افزوں ٭ **شعر** و لو قطعتنی ارْبًا اِرْبًا ٭ ما ازددت الّا حُبًّا حُبًّا **بیت** دل بسوئی دلبری ہر لحظہ مارا می کشد ٭ آنجا کہ مارا می کشد ای دل ہمانجا می کشد ٭ موسی بیں دریں مقام میگوید اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ اگر ہفتاد بارش شربت ضربت لَنْ تَرَانِی در کامش بناکامی فرو ریختند۔ اشتیاقش را فتوری نبود و آرزویش را قصوری نہ آری بیچارہ مشتاق را اندیشہ ردو قبول نبود و از قلق و اضطراب کہ باشد گوید **بیت** اگر بتیر زنندم و یا بہ تیغ کشندم ٭ بہیچ ضرب و سیاست ز تو ندارم دست **بیت** من از تو صبر ندارم کہ بے تو بنشینم ٭ دگر کسی نتوانم کہ بر تو بگزینم ٭

درجہ پنجم استیناس است دریں مقام طلب الْاُنس و الْتماس تقا بود عزیزمن وَمِنْ علامۃ المودۃ بالحبیب و التوحش من غیرہ و قال علامۃ الاستیناس مراقبۃ المحبوب فی کل حال **بیت** دلم تا لوای مہ آشنا شد ٭ ز ہر چم بود زاں بیگانہ گشتم ٭ مرا تو مونس جانی و جاناں ٭ ندیدم روئے تو دیوانہ گشتم **شعر** مذ غبت او حشت جمیع الوری ٭ اِلّا انا و الله انستنی ٭ سَکَنْتُ فی قلبی وَلَا مینبغی ٭ ان یقال للساکن اوحشتنی ٭ **مرتبہ ہشتم** عشق است

والعشق عبارة من افراط المحبة وشدتها **بیت** کتاب حسن تو روزی قضا میخواند درگوشم ٭ شدم از خویش بیگانه نه عقلم ماند و نی هوشم ٭ جوانمرد اعشق همه بخیر لیست واز بخبری چه خبر توان کرد **مصراع** خیال العشق صعب من ثقلها ٭ بدان خود که رسید واز ان شربت که چشید عشق آتشی است که خرمن وجود بسوزد و بادلیست که نهال هستی از بیخ براندازد **بیت** عشق آمد و خانه کرد خالی ٭ برداشته تیغ لا ابالی ٭ جوانمرد اعشق سرمایه سالکان صادق است و پیشه صادقان مدارک عشق دل جانان محبان است وجان و دل مشتاقان ایمان بجز عشق کامل نبود وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ وان المحبة اذا اشتدت وقویت سُمّیت عشقًا ـ عزیز من عاشق باید بود وصحبت عاشقان باید گزید چنانچه شیخ الاسلام نظام الحق والدین بجانب خواجه ما ذکره الله بالخیر اشارت فرموده اند **بیت** با عاشقان نشین تو هم عاشقی گزین ٭ ای هر که نیست عاشق ما او مشو قرین ٭ لیکن عشق آمدنی نه آوردنی واللّٰہُ یُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ یَّشَآءُ **بیت** ابجد عشقش تو چه دانی که حلیت ٭ عشق چو قرآن ستم آموز نیست ٭ واین مرتبه را پنج درجه است **درجه اول** ـ فقدان دلست ومن لیس مفقود القلب لیس بعاشق زیرا که آنکه دل دارد یا خبر از دل دارد یا از عشق بی خبر است ـ **بیت** که گفت من خبری دارم از حقیقت عشق ٭ دروغ گفت گر از خویشتن خبر دارد ٭ در لیلی آن عزیز چه خوش گفته است **بیت** زدلم نشان چو خواهی که ز دل خبر ندارم ٭ تو نگو که دل چه باشد من از و اثر ندارم ٭ عزیز من هر وقت که سلطان عشق بر تخت جان نزول فرمود دل رخت هستی خود بر کران نهاد و بساط نشاط و خرمی راسطے کرد ـ **بیت** عاشق مخوانش آنکه زجانش خبر بود ٭ باخود زهوش و عقل در و انش اثر بود ٭ وقتے مردے را دیدند که بر خار مغیلان نشسته و چشم سوی آسمان داشته و مبهوت مانده بود از و بالحاح تمام پرسیدند که ترا چه رسیده است فقال فَقَدْتُ قلبی فصیل له لم ماذا وبکا وقال وجدت ربی فشهق شهقة عظیمة ومات رحمة الله علیه **بیت** بارغم عشق فلک نسنجد هرگز ٭ واز جور تو هیچ دل نرنجد هرگز ٭ واز عشق تو عاشقان چنان جان بدهند

کا نجا ملک الموت نگنجد ہر گز ؛ **شعر** الا فی اللہ قلبی فانہ ؛ فضی الخبیر اوکا دمحا بہ لقیصی ؛ علمت فوادی ما غدت وصالہ ؛ فبعضی من الہجران یبکی علی بعضی ؛ سئل ذوالنون عن العاشق الصادق فقال اذا رایت رجلا مفصر الوجہ مفقود القلب مغلوب العقل شدید البکاء طالب الموت والفناء ومع ذلک مراعی الادب متفقد الاوقات فہو عاشق صادق جوانمرد اعشق بادشاہے است کہ چو قلب دوستاں شکند و در ہر شہر دلے کہ نزول فرماید خراب گرداند ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوہا۔ خاک ہستی برباد دہد و آب روی ہر باکی را در آتش ریزد تخت و تاج شاہاں را تاراج کند و ننگ و نام را بیک سو نہد وجعلوا اعزۃ اہلہا اذلۃ وکذالک یفعلون مرغی است کہ چو از دل دانہ نگیرد و چو در جان آشیانہ نسازد **بیت** کہ سرت زعین عشق چو نکہ بدیدار شد ؛ طی طریقت بسوخت عقل نگوں سار شد ؛ بر دل ہر کس کہ تافت یک سر موزیں حدیث ؛ صومعہ تنخانہ گشت خرقہ بزنار شد ؛ ماہ رخا ہر کہ دید زلف تو کافر بماند لیک ہر آنکس کہ دید روئے تو دیدار شد ؛ در ایں بیت سری عظیم است و لا یجوز کشفہ **و رجہ دوم** تاسف است۔ زیرا کہ عاشق بی دل دریں مقام بے معشوق خویش ہر دم از حیات خود متاسف بود و ہر طرفۃ العین بر عمر خود در افسوس باشد از اں شاہ کنعانی شنو میگوید یا اسفا علی یوسف وابیضت عیناہ من الحزن فہو کظیم **شعر** فوا اسفی طال الذی وتصرمت حیوتی ؛ وما فضیت منکم لبانتی ؛ خون بجای آب از دیدہ بارد و مدام روز و شب در اندوہ و اندیشہ گذارد۔ **شعر** فوا وحشتی یا طاعنین عن الحمی ؛ وواحسرتا ہل عودۃ لتدنیہا ؛ وہل نلتقی بعد التفرق والنای ؛ ولیکن عن تلک النفوس انینہا ؛ ہر لحظہ کہ بی تو مرا می رود ز عمر ؛ والله ازاں حیات مرا مرگ خوشتر است **شعر** لیس مضت ساعۃ فی الدہر واحدۃ ؛ بغیر وصلکم واضیعۃ العمری ؛ **و رجہ سیوم** وجد است و وجد حالے است بوالعجب کہ بزبان آں را تقریر تواں کرد نہ بقلم تحریر میتواں نمود لیس رفیع ومنقبتی

بس منیع است توہم دانی کہ حال چگونہ در قال آید انشاء اللہ کہ از انت نصیبی بود آنگاہ بدانی کہ حلیت وچگونہ است عزیز من بر صاحب وجد ہمہ دنیا چوں حلقہ خاتم تنگ گردد ودر ہیچ مقامی قرار نہ پذیرد فریاد برآورد **شعر** طال شوقی یا سرور قلبی ۔ وجدت ہموی بالذی انت تعرف ۔ وصارت علی الارض خلقہ خاتم ۔ ولی منک وجد دائم لیس یوصف ۔ **درجہ چہارم** بی صبر لیست ۔ عاشق دریں مقام از طاقت طاق گردد وسوختہ اشتیاق بے قرار وآرام شود ولی ہمہ بانجام باشد از آتش شوق در جوش شب وروز در خروش بود وگوید **شعر** الصبر عنک مذموم عواقبہ ۔ والصبر فی سائر الاشیاء محمود ۔ **بیت** تا بود مرا طاقت بودم بشکیبائی ۔ چوں کار بجاں آمد اکنوں من ورسوائی ۔ سرپنجۂ صبرم را بچید ۔ وبروں شد دل ۔ ای صبر ہمیں بودت بازوی توانائی ۔ جواں مرد اعشق وصبر ضدان لایجتمعان واجتمع بینہما لیس بامکان ۔ دریغا از سر کلمینی یا حمیرا چہ خبرداری ۔ **بیت** دلی کہ عشق صابر بود مگر سنگست ۔ زعشق تا بصبوری ہزار فرسنگست ۔ **درجہ پنجم** صبا بتست جوانمرد اعاشق دریں مقام ملہوش بود واز غلبۂ عشق بی ہوش علی الدوام چشمش گریاں ودلش بریاں باشد ہر کہ بیند رحمتش کند وہر کہ داند شفقت فرماید مجنوں وار در ہر کوہی دواں ولی دل وسامان در ہر صحرای پویاں زرد رخ وگریاں میخ بود از ہر چہ جز محبوبش پرسی نداند وہرگز جز نام معشوق بزبان نراند بیچارہ وار گوید **بیت** زاہا کہ خواندہ ام ہمہ از یاد ما برفت ۔ الا حدیث دوست کہ تکرار می کنم ۔ از سر دیوانگی با سنگ وگیاہ حکایت کند ونسیم صبا را پیغام گوید **شعر** مالی اتعلم الرسول ۔ تحکی صبابات الہوی وتقول ۔ کلی الیک حشاشۃ مفروحۃ ۔ کیف الوصول وما الیک سبیل ۔ ملات محاسنک القلب ولاحمی ۔ الا وفیہ من ہواک قتیل ۔ عزیز من از پیغامبر بشنو فرماید کل امر یبعث علی ما مات ای محبتہ مامات واللہ فردا اہل عشق جز ہوی معشوق زندہ نشوند وجز بنام معشوق سر از گور بر نکنند **مصراع** از بہر تو میرم واز برای تو زیم **بیت** بوی محبوب چو بر خاک احبا گذرد ۔ نہ عجب باشد اگر زندہ کند عظم رمیم ۔ ۔ ۔

مرتبهٔ نهم - تتیم است دریں مقام طواف بندگی و عجز در گردن عاشق کنند در نخیر رقیت و بیچارگی بر پای او بهند مستمند وار گوید **شعر** یا نسیم الصبا تحمل رسالاتی ؛ فانی سقیم مشتاق ؛ و آں نیز پنج درجه است **درجهٔ اول** تفرد است دریں منزل دوست از غیر دوست مجرد گردد و اینجا او را اتحاد حاصل آید - جوالمرزا دالم ترا از سخنانم عجب آید دالعجب منک ایها المسکین المشغول بماسوی المحبوب واللہ لو خلق فیک الشوق الی لقاء المقصود کنت مستوحشا من الخلق وتهرب من الاهل والولد کهرب الغنم من الاسد وتحب العزلة وتحل الموت والفناء وتری الناس یضحکون منک ویقولون موسوس مدبر علیه مبادی الجنون وانت لا تلتفت باجوابهم لانک تعرف من انت وما انت وکیف انت واین انت اوهم **بیت** درخویش گم کرد من چه نامم ؛ معشوقم و عاشقم کدامم ؛ عزیز من اینجا عاشق از خود نیز فارغ آید **بیت** حدیث من در قی باز کن که من نه منم ؛ همه توگشتم اینک حدیث ست کوتاه ؛ در یغا و هزار در یغ ندانی که آں چه مقام است زیرا که اینجا عاشق و معشوق یکے گردد لعمری ایں مقام از جملهٔ مقامات پیغامبر است از قرآن بشنو **اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ - یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ؛ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی - اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْکُمْ** عزیز من دریں آیات اسراری بود العجب که لا یحتمل الحال کشفه اینجا کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ تجلی فرماید **درجهٔ دوم** استتار است دریں مقام همه پوشیدگی خواهند واین پوشیدگی که از هر دو جهت مطلوب بود واینجا غیرت معشوق در کار عاشق بیشتر بود پیغامبر میگوید اَنَا غَیُوْرٌ وَاللّٰهُ اَغْیَرُ مِنِّیْ - جوالمرزا در قرآن با محمد گوید **اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ** دریغا چه دانی دریں حروف چه سرها است وچه رمزها است اینجا کیف مد الظل از برای استتار است وحقیقت مقصود همانست که **اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ** واین را صنعت التفات گویند یعنی اما جاء له النظر الیه فی الدنیا واخبر مع المحبین عن ذلک بقوله الم تر ربک وهنا وقف ثم قال کیف مد الظل لیستر حاله عن الاغیار یعتقدون

اهل النظواهر ان الکلام جری لسبب الظل **بیت** دل میپش تو ام دیده بجای ۔ وگر ستم ۔ تا خلق ندانند که ترا می نگرستم ۔ **شعر** اشارت بطرف العین خیفا الیها ۔ اشارة محبوب را تکلمی ۔ آن ظل نه آن سایه است که تو فهم کرده آنرا انگاه بدانی که معلوم میشود که السلطان ظل الله فی الارض چه باشد و اینجا کار بجای رسد که از یکدیگر غیریت کنند ۔ و این مقامی بود عجیبت پیغامبر علیه السلام از حضرت حقیقت الحقائق جز بر مزی اشارت نکرد و از اینجانب نیز هم بر این جمله است اینجانب راست ۔ **بیت** راز لیست مرا با شب و سر لیست عجب ۔ شب داند من دانم و من دانم شب ۔ الم و الم نص و دیگر مقطعات همین معنی دارد **شعر** جاوزنی فی قبض البلا و منترا ۔ یقارب الخطر شوق او من خطر ۔ فکان ما کان مما لست اذکره ۔ فظن خیرا و لا تسال عن الخبر ۔ و کان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبده ما اوحی و رجعه سلیوهم بذل روح یعنی جان باختن است و روح را در این منزل چه اعتبار بود عزیز من جانبازی خود کار عاشق است **بیت** از من مگیر هر که دل از دوست برکند ۔ تا جان در این تن است دم از عشق میزند ۔ گر بشنوی که قافله مرد در غیبت ۔ اول کسی که جان دهد از بهر تو منم **شعر** وصلهم بالروح عندی لا لیلو ۔ فلا لوم بنی عندهم و لا عدل ۔ **بیت** سر جانان نگارد هر که در ایم جان باشد ۔ بجان گر صحبت جانان بیابی رایگان باشد ۔ و رجعه چهارم و پنجم خوف و رجاست بیچاره در این مقام از خوف قطعیت لزوال باشد و بامید وصال شادمان گاه از خوف هجر در گذارد و گاه از امید وصال در گذارد **شعر** لا اطمع فی الا بوصلک یا فتی ۔ و لا خوف لی الا من الهجران ۔ **بیت** زجان دادن نمی ترسم من ای جان ۔ از آن ترسم که از تو دور مانم ۔ **شعر** و هم و هیبت در این مقام بلا مانند عظیم خطر مانند هائل است اینجا فی البعد لتعذیب و فی القرب لحیرة و ما بینهما الا ای شدید **بیت** گر بلبت جان می رود در تنگرم خود چون زنم ۔ چون نیم انار کار خود کنت جان دهم یا بستگرم ۔ از دست خود گاهی معشوق در حسرت باشد از جهت سرافرازی شاهانه او در هیبت نداند

که چه خواهد کرد **بیت** ندانم برچه گردد آخرین کار ؛ مرا دل واله و معشوق خودکام ؛ حوا نمرد ا
معشوق لغایت درعز و جلال و عاشق نهایت در ذل و نکال جز حیرت و دهشت دیگر چه
خواهد بود **بیت** حیرت اندر حیرتست والهی در والهی ؛ اندرین ره صد هزاران عقل عاقل
مبتلاست ؛ **شعر** محبوبک ناهو فی الهوی و تو لهو ؛ و هم بک مشغولون فی السر والنجوی ؛
سقوا من کؤس الحب صرفا فاصبحوا ؛ سکاری حیاری هایمین بلا شوی ؛ واین مرتبه نیز
پنج درجه دارد - **درجهٔ اول** سوال است از حضرت محبوب بزبان تضرع وابتهال عزیزمن
تا ندانی سوال از معشوق جز معشوق باشد مهمات ازوی جز و برا نخواهد والا عاشق نبود **شعر**
تُرید منّی اختیارسری ؛ وقد علمت المراد منّی ؛ ولیس لی فی سواک حظّ ؛ فکیف ماشئت فاختبرنی
بیت مرا لبان تو باید شکر چه سود کند ؛ بجای باد تو باید دگر چه سود کند ؛ در لغا سوال عاشق
بر انواعست بعضے سوال معین کند لعبارت ظاهر و بعضی لعبارت مستور عرضه دارد و بعضی
خود سوال در باقی کنند و همه خود بر دوست تسلیم نماید کاملانند و آنها که خواهند بعضی دوست
برای خود خواهند و بعضی خود را برای دوست خواهند اما بهر عبارت و اشارت که بود مطلوب
شان جز محبوب نباشد و خود چگونه بود که دیدهٔ دل عاشق جز بنور حضور معشوق روشنی
نگیرد و آتش سینه او جز بآب وصلت تسکین نپذیرد بیچاره وار گوید **بیت** من چون زیم
که روی دگر خوش نمی کند ؛ این چشم روسیه که بروی تو خو گرفت ؛ و نیز از راه دلولهٔ بیچارگی
گاه گاه از احوال خود بطریق مسارله گوید **بیت** مرا تا چند از خود دور داری ؛ دلم زار و تنم رنجور
داری ؛ چو آتش در زدی بار دگر بین ؛ همین باشد که خود را دور داری ؛ **درجه دوم**
تشرب شراب سلسبیل عشق است دریں مقام عاشقان را مذاهب است و هر یکی را طریقه
و مقامے و درجه است بعضی این شراب را بکاس در خورند ؛ **شعر** المی ما مثله
الم ؛ وسقامی ما دونه سقم ؛ **بیت** شراب درد می نوشم ز هجرت ؛ نباشد هیچ خوشتر زین شرابے ؛
و بعضے بکاس اشتیاق نوشند و گویند **شعر** شربت العشق کاسا بعد کاسی ؛ فما نفد الشراب

ومارویت ؛ ولبعضی لبکاس حزن فرو کشند شعر کفی حزنا انی اموت لبعضہ ؛ بالحزن والاحزان یا ملہتی املی ؛ ولبعضے لبکاس تاسف وقلق تاسف مند شعر اوہشنی حبہ واقلقنی ؛ یاحسرتا کلہ ویا اسفا ؛ ولبعضی لبکاس خوف ولبعضے لبکاسہ رجا وہم بریں نمط ہریکے راضر بے وآفتے بود اما اگر بتمام شرح دہیم صحیفہ مطول گردد۔ شعر نموت ونحیا ساعۃ لبعد ساعۃ ؛ کذلک العاشقین ضروب ؛ درجہ سیوم سکر است قال لبعض العارفین من سکر لبکاس المحبۃ لالصحو الا لمشاہدۃ محبوبہ۔ جوامرذا المحبۃ سکرۃ فی حیرۃ وحیرۃ فی سکرۃ والمحب سکران ومن خمارہ حیران ولف صید نحیف مسکین حزین باکی العین مصفرۃ الخدین مبہوت شعر الحب سکی حمارہ اللف ؛ یحس فیہ الدلیل والدنف ؛ عالوہ اذ لج فی تصلفہ ؛ والحب لو یطرازہ الصلف ؛ درجہ چہارم اضطراب وبیخودیست رابعہ را در حالہ بیماری گفتند کہ طبیب برائی تو آریم گفت الطبیب امرضنی عزیزے را دیدند کہ در خلوتگاہ خود بیدل وفریادی کند کہ آتش اندر کنار بیمار نگاہش بدو یدند آتش گفتند آتش کجاست گفت بکنار شد بدا ووضع یدہ علی صدرہ فقال نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ۔ عزیزمن بیماری عاشقاں دراز است ؛ درین مقام شفا علیل جز لقاء خلیل نبود وخاصیت محبت خود ہمیں است کہ محب بیچارہ را دائم در تعب واضطرار میدارد وبانواع اسقام وآلام مبتلا مے گرداند شعر فما الحب حتی یلصق الجلد بالحشا ؛ وتخرس حتی لا تجیب المنادیا ؛ وتخل حتی لا یبقی لک الہوی ؛ سوی مقلۃ نبلی بہا وثنا جیا ؛ ۵ پیوستہ زدوست در بلایم ؛ درمحنت ودرد مبتلایم ؛ رنجور شدم زدوری دوست ؛ جز وصل کہ مے دہد شفایم ؛ از بسکہ ضعیف وزار گشتم ؛ در چشم اجل ہمی نیایم ؛ درجہ پنجم لطف است سئل بعض العارفین عن منازل العنف فقال اولہا بذل المہج بالذل والرضا بالثقل فقس مابعدہ شعر نظرت الیہ فالتفت صبابۃ ؛ وقلبت طرفی امن الدموع بخیبۃ ؛ غرمت علی روحی فلما قتلتہا ؛ بلیت علیہا ان ذا لعجیب ؛ عزیزمن اگرچہ نزدیک

بعضے عاشق بعد دن در راحت و امداد ایشاں ناقص عقل اند در آنجا نمیدانی کہ بعد از مردن قلق و اضطراب ایشاں بیفزاید و درد و اندوہ شاں در وصف نیاید زیرا کہ محل عشق دلست مسکن غم و احزان دلست و دل را مرگ نبود و او باقی بالبقاء اللہ است بل چوں مرغ روح از قفس تن خلاص یافت و در فضاء ہوائے محبوب پرواز کرد ہر آئینہ عشق بر عشق بیفزاید و شوق بر شوق مزید گردد نزدیک من ایں چنیں از کمال نقصان بود زیرا کہ عشق کامل آنست کہ حیات و ممات و وصلت و ہجراں او از وصمت از دیاد و نقصان منزہ بود از علی رضی اللہ عنہ نسبتے می گوید لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا۔ **شعر** لاخر جن من الدنیا وحبکم ٭ بین الحوانح لم یشعر بہ احد ٭ عاشق ہر چند در مقام مشاہدہ رود از اشتیاق ذرہ نقصان نشود آتش شوقش از فتور مبرا باشد وصلہ ہجرہ وصل از وصل تا ہجر فرق نداند خود را از خود تمیز نکند **بیت** جمال در نظر و شوق ہم چناں باقی ٭ گدا اگر ہمہ عالم بدو دہند گدا ست ٭ اگرچہ ہر طرفۃ العینی ہزار شربت زہر مالامال در نوش کند مشتاقانہ وار گوید **بیت** ہزار شربت زہر ار بمن دہی بمثل ٭ ز عشق نعرۂ ہل من مزید خیزد جوانمرد اسری دیگر است دریں مقام کہ با تو ازاں رمزی تقریر کنم در لغاچہ فہم خواہی کرد و آں آنست کہ وصال محبوب حقیقی محال نہ و ملاقات ذاتی محال اینجا دردی است بی درماں و پریشانی بے سامان **بیت** از آتش عشق در گدازم آہ ٭ کارم چو بدیں رسید انا للہ ٭ و اینجا عاشق بمرتبۂ فنا رسد و از فنا نیز فانی گردد و دریں فنا بقاء ابدی و حیات ابدی حیات سرمدی یابد لا یذوقون فیہا الموت الا الموتۃ الاولی و وقیہم عذاب الجحیم ربا عمی تا مرد زخود فانی مطلق نشود ٭ اثبات و نفی او محقق نشود ٭ از خویش بروں آے کہ تا او تو شوی ٭ ورنہ بگزاف آدمی حق نشود ٭ و دریں بیت گنج اسرار است فہم من فہم و صلی اللہ علی محمد و آلہ اجمعین و ایں ہمہ عذاب تا آنگاہ است کہ وجود عاشق موجود است و چوں فنا مطلق شدہ باشد انچہ باشد و حکایت عشق و عاشقی و معشوقی ازاں پیشتر کہ کس تقریر تواند کرد

بیت قلم بشکن ورق سوز و سیاہی ریز دم درکش ۔ حمید ایں قصہ عشق است در دفتر نمیگنجد **نہم** مقام رضاست قال اللہ تعالیٰ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ

وقال علیہ السلام۔ اذا احب اللہ عبدا ابتلاہ فان صبر اجتبٰہ وان رضی اصطفٰہ وقال بعض العارفین من لم یرض بقضاء اللہ فلیس ہو من عبادہ عزیزمن کیفیت راضی بودن بقضا در صحیفۂ محبت ذکر کردہ شدہ است بدان انعم اللہ علیک بالرضا کہ مقتضای عقل وبصیرت آنست کہ بہمہ حال راضی بقضا بودن عین فرض وفرض عین است زیرا چہ بہر چہ حکم آسودہ است دراں زیادہ ونقصان وتقدیم وتاخیر ودفع ومنع تصور ندارد وحد رضا آنست کہ در مکروہات طوعا رضا دہی وقضا را بعزت استقبال نمائی اگرچہ در طبع بشری کراہیت وتنفر از مکروہات لازم است لیکن آنرا بصدق ویقین دفع گرداند محقق است کہ لاراد لقضائہ ولا معقب لحکمہ امامرتبۂ اہل کمال آنست کہ در مکروہات مستبشر باشند وہر چہ بدیشاں رسد آں را تحفہ وہدیہ تصور کنند واگر روزے الیشاں را بے زحمت واندوہ بگذرد مشوش گردند۔ در بیغا از قرآن بشنو فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما عزیزمن چوں معاملہ امت باپیغامبر اں چنیں میباید معاملہ بندہ باخدا بہتر ازیں باید وچوں بندہ را عواقب امور مبرہن نیست نعمت را از نقمت نمیداند از حدود رضا بیروں نباید زیرا کہ بسیار نعمت بود بصورت نقمت بدور سد از قرآن بشنو عسی ان تکرہوا شیئا وہو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وہو شر لکم۔ جواں مرد اکار ہائے خود بخداوند کار بگذار دترک منازعت اختیار کن تا مومن باشی والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین

دہم مقام ذکر مرگ است اگرچہ پیش ازیں ذکر کردہ شدہ است کہ اماچوں یکی ازاں دہ اصل است علیحدہ نیز ذکر کردہ آمد۔ قال علیہ السلام اکثروا ذکر ہاذم اللذات قیل

ماہا دم اللذات فقال الموت فذکر الموت واجب لانہ امیر وان فی ذکر الموت منفعۃ عظیمۃ
درینجا عوام میگوید الموت ہادم اللذات و باخواص میفرماید الموت جسر یوصل الحبیب
الی الحبیب عزیز من کدام از وصل محبوب خوشتر بود وخود موت بدیں معنی ہمہ لذت است
ودریں حدیث سرے عجبست جوانمردا چنانچہ نور آفتاب بر جملہ انوار احرام کواکب غالب است
وآں را مانع لذت مرگ نیز بر جملگی لذت غلبہ کند ہر آئینہ ہادم اللذات بود و موت برسہ گونہ
است مرگ عوام آں انعدام صورت لبشری است ودریں جملہ حیوانات ما او مشارک اند
وموت خواص است وآں تبدل اوصاف لبشری است ازینجا مے فرماید مُوتُوا قَبْلَ
اَنْ تَمُوتُوا۔ وقال فی صفۃ ابی بکر رضی اللہ عنہ من اراد ان ینظر الی میت یمشی علی
وجہ الارض فلینظر الی ابن ابی قحافۃ ای دوست مرگ عوام درجنب مرگ خواص بغایت
سہل است زیرا کہ در تبدل اوصاف لبشری ہر زماں صد مرگست اعزا اللہ یا اخی فی
تبدل احوال لبشری باقصی الغایۃ جہد نمائی و در اتباع امر تخلقوا باخلاق اللہ بدل و
جان مشغول شوی وخود را بحق سپاری واز مکائد شیطاں ونفس امین مباش فرمان
بوقت پاک شیخ استعصام کن جوانمردا من خود چہ میدانم کہ دیگرے را تعلیم کنم وَمَا
اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا دانچہ حق تعالی تعلیم کردہ است وبمرحمت اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ
الْقُرْاٰنَ تلقین فرمودہ جز اندکے بر فہم تو نہ بشتہ ام زیرا کہ می فرماید کَلِّمِ النَّاسَ
علی قَدْرِ عُقُولِہِمْ ومنید انم کہ تو ایں مقدار فہم خواہی کرد یا نہ وفہم کردن آنست کہ بعمل مقرون
گردانی وایں صحیفہ را از نا اہلاں مستور داری واز اہل دریغ نداری مارا بدعا یاد آری
حق تعالی مارا وترا از محنت اِنِّیْ لَکَ اَحْرَاسٌ نگاہدار دو بنعمت فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر
متمتع گرداند وذلک علی اللہ یسیر واستغفر اللہ العظیم والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی
رسولہ محمد وآلہ اجمعین ۵

صحیفہ بستم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم شعر فراقک یا حبیبی قد توارت ۔ ہموما

ثم خرنا مستطیلا ؛ **بیت** آنجا که توئی من آمدم نتوانم ؛ وانجا که منم تو خود نیائی دانم ؛ فقیر حقیر وضعیف بی تدبیر احمد که در غرقاب غفلت دست شهوات در آشنامے دارد و در پایاب عطلت قدم سیات در گل می سپارد سلام و دعا از سر اخلاص رسانیده و نموده احوال بعد کرم الله تعالی برکت خاک آستانه شیخ ذکر الله بالخیر بخیر است لله الحمد والمنة مقصود آنکه صحیفه گرامی اخوی بعد مدتی مدید رسید مضمون روشن گشت **مصراع** روشن شده این دیده ازان نامه تو ؛ مقرر باد حال این بدحال اندازه تقریر برون در وسع تحریر است جمعیتی پریشان و پریشانی جمع دارد **مصراع** مرا بگو که در ین حال چون توانم زیست ؛ نه دست آنکه در دامن مقصود آویزم و نه پای آنکه از حلقه بلا بگریزم یاران موافق چون موافقت از یاران و هم نشینان نزدیک نه همدمی که دمی استیناسی بدو توان نمود نه هم قدمی که قدمی با او در بادیه محنت توان فرسود **بیت** مرا حالیست ای جان عزیزان ؛ مباد ا هیچکس را این چنین حال ؛ عزیز من قوی ضعیف نیک بدبخت سست افتاده ایم روز خوردن و شب خفتن کار باشد و یاکلون کما تاکل الانعام درست گشته وحکم وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ در پس گوش کرده و دیده بر جمال المال والبنون داشته و نقد والباقیات الصالحات را نسیه انگاشته ای در ینغ عمرے بغایت عزیز بباد رفت خاک بر سر ما که قوی بی آبروئی در آتش پرستی شکم مشغولیم بخاک پای خدمت شیخ اگر ذره کششش ازان سوی ظاهر شود خوردن و خفتن بر ما حرام گرداند و هر که با ما حکایت این باب کند ما او را دشمن داریم و دیوانه انگاریم **بیت** کاین همائی عشق او بر هر که سایه افگند ؛ بادشاهی گردد او در هر دو عالم سرفراز ؛ آرے عزیز من **بیت** مرا گردد از خوردن ننزا باشد از خفتن ؛ مسلم گردد ش شاهی مهیا باشدش مردن ؛ آی عزیز من تا در پای اندوه را بکف ارادت مدام در نکشی و دل و جان از سر شوق و نامرادی و دشمن کامی در نبازی هرگز بمراد دل نرسی **بیت** ملک طلبش بهر سلیمان ندهند ؛ منشور غمش بهر دل و جان ندهند

در بیان طلبان زود و دیر و کاهل و بیمار و بیماران نزدیک

یکی مینالد رب انی مسنی الضر و دیگر فریاد میکند رب زدنی حزنا **مصراع** شتان بین محمد و محمد ؛ و تا تن در بوته غم نگذارد و جان خود را در کوره محنت ننهند از دو دل را کوفته تبک و سندان درد و اندوه نگرداند هرگز نسیم زلف عنبر سار محبوب در بوستان کعبه وصال بمشام نجیبهم و محبوبه نرسد هشیار مستی باید که درین کار چست آید **بیت** ای ترا خاری بپا نشکسته کے دانی که چیست ؛ حال شیرانی که شمشیر بلا بر سر خورند ؛ ما را درین حکایت جز حسرت و ندامت هیچ بر دست نیست **بیت** این خود چه حیاتست که من دارم ای دوست ؛ ای وای بریں زیستن که نباید زیست ؛ در لغا میخواستم که از دل کباب شده و جگر بریان گشته شمه بیرون دهم عبارت را مساغ ندیدم و قلم را مجال نشناختم و بر خیر الکلام ما قل و دل اقتضا نمودم **بیت** عشق آمد و عقل کرد غارت ؛ ای دل شنوی بدین عبارت ؛ دل خواست که در عبارت آرد ؛ وصف رخ او باستعارت ؛ از شمع رخش زبانه زد ؛ هم عقل بسوخت و هم عبارت ؛ باید که آن عزیز دست روبرو نیازند و پای هوا از دامن حرص بیرون آرد و قلاش وار در صحرای خونخوار انی اخترت ان اکون نبیا فقیرا اشبع یوما و اجوع یومین جولان نماید و بر خصمان ظاهر و باطن تیغ ان الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم فضیقوا مجاریه بالجوع و العطش ترک تازی کند تا شاید جمال انا جلیس من ذکرنی نقاب بگشاید و شاید بتجرع ترانی رخ نماید **رباعی** ای دل بهوس بر سر کاری نرسی ؛ تا غم نخوری بغم گساری نرسی ؛ مقرر باد اگر طفلی را از ایام صغر باز بر شیر نبی عادت شود هرگز قند و شکر نداند و لذت و حلاوت در نیابد اما اگر چند وقتے تلخانه و زقتی در کام فرو ریزند بعده اگر ذره شکر او را چشانیده یا قطره شربت در حلق او چکانند دانی کدام ذوق یابد **بیت** دیدار یار غایب دانی چه ذوق دارد ؛ ابری که در بیابان سرتشنگان ببارد ؛ آن برادر را چون عالم تجرید دست داده است در خلاب اثقال عیال فرو نکند و سر بالا کند به بیند **شعر** ما للعلیل و للمعالی انما ؛ یسعی الیهن الفرید الواحد ؛ اگر خدای توفیق بخشد

۴۴ چون شاه نبی بر سر کاری نرسی

کاری بکن و در تحصیل حطام دنیاوی کوشش بکن امروز فردا غم مخور و دُرَّ لَا فَاعِلَ اِلَّا اللہ در گوش کن
و سرمہ لَا مَوْجُوْدَ سِوَی اللہ در دیدہ کش و دل بر لَنْ یُّصِیْبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللہُ لَنَا بند زیرا چہ چیزی
بکوشش دست ندہند و بترک نقصان نپذیرد و جہد و طلب دراں قسم از کمال غفلت و نقصان
ایمان بود حق تعالی ما را و ترا در رضا خود دارد و توفیق عمل خیر کرامت فرماید و ان ذلک علی اللہ یسیر

صحیفہ لسبت و یکم جعلکم اللہ و ایانا من الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا فلا خوف علیہم
و لا ہم یحزنون۔ سلام و دعا۔ احمد مختار مطالع کند و احوال برکت شیخ مقرون بخیر شناسد و بداند
کہ دنیا دشمن خدا است و محبت با او کفر بود و آخرت دون حق است و میل بدو شرک است و
کافر و مشرک ہرد و دائم در بند خوف فرزندان حزن موقوف خواہند بود پس واجب است از ہر خلاص
خود از ہرد و و آنچہ در ہرد و است مبرا گردی و بیروں ہرد و طلب گاری کنی و در اشارت
مذکور نظر فکرت گماری و بعین بصیرت نگاہ کنی جوانمرد از کلمہ ربنا اللہ بوی شرکت و مشارکت
مے آید یعنی اثبات خودی با او گردند اگرچہ از غیر شری نمودند ثم استقاموا ای بعد ذلک
انحت عن ابصار قلوبہم الفہم و استقاموا علی اللہ فما بقی الا اللہ عزیز من رسول را امر
کرد فاستقم کما امرت و تو ندانی کہ ایں امر کدام است از قرآن بشنو وَ تَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا
ای انقطع الیہ انقطاعا کلیا و تا از غیر بحدی کہ از خود نیز منقطع نشوی انقطاع کلی نبود و امر
محل ماند حاصل الامر باید آیہ۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ در پیش چشم داری کہ در ایں آیہ
بو العجب اسرار و رموز است وَ مَا یَعْقِلُہَا اِلَّا الْعَالِمُوْنَ و بر حکم مولوا قبل ان موتوا
پیش از مردن بمیرد و از علم خود بیروں رود تا معلوم گردد کہ وَیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ چہ باشد انگاہ
از خوف و حزن ایمن گردد **بیت** تا مردہ بمیرای برادر ؛ تا زندہ شوی بجان دیگر ؛

صحیفہ بست و دوم فسلام لک من اصحاب الیمین عواقب امور برادر دینی بخیر
باد مکتوب مرغوب اخوی متضمن خبر خیر و سلامتی رسید مضمون معلوم شد ذکرے در باب
تحصیل علم دینی بود علی الخصوص اصول بغایت پسندیدہ افتاد عزیز من پیغامبر ما باید

العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان اگرچہ علماء ظاہر ایں حدیث را بعلم طب و فقہ حمل کردہ اند اما نہ چنان است جوامع الکلم دوشنبہ شانزدہم ماہ شعبان عمت میامنہ سر ایں حدیث منکشف شدہ است از تو در یغ ندارم بدانی کہ مراد از علم ابدان فقہ است کہ بجوارح تعلق دارد چنانکہ نماز و روزہ و قرآن و اول باید سالک ظاہر را مستقیم کند تا بباطن رسد و علم ادیان علم قلبیست اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ و دین خالص جز علم قلب و معاملت باطن نتواں بود و رسول ازیں علم چنیں بیان میفرماید ان من العلم کھیئۃ المکنون لا یعلمہ الا اھل المعرفۃ باللہ جوامع الکلم را علم قلب را بدن شرط است فی الجملہ علم یا بکسب حاصل شود یا بعطاء باری عزاسمہ کسبے تعلق بجہد تو دارد و عطای بعنایت حق کسبی بترک برود و عطای بترک زیادہ شود کسبی نصیب عام و عطائی نصیب خاص است عزیز من علم رکنے است اصلی و اصلیت قوی از رسول صلی اللہ علیہ وسلم بشنو الناس علماء و متعلم و سائر الناس کالہمج ۔ ای برادر اول علم حاصل کن ۔ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ بریں گونہ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا چگونہ خشی وَلَمْ یَخْشَ اللّٰہُ ۔ واللہ اگر ذاتی ذرہ از غیر حق خاشی بود ہنوز انما یخشی اللہ ۔ تمام نبود بداں انما کلمہ حصر است یعنے خاشی نبود مگر عالم و عالم نبود مگر خاشی کقولک لا عالم الا زید ولا زید الا عالم عزیز من برحکم نص اگر شخصے ہدایہ و بزدوی را سبق گوید و کنوز و اشارات را شرح نویسد و در وی خشیت نباشد عالم نگفت مگر بطریق صورت یعنی عالم لغوی بود نہ اصطلاحی و ہمیں صاحب بزدوی و صاحب کشف در تصنیف خود آورد و تو از قرآن بشنو می فرماید مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰیۃَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْھَا ای لم یعملوا بہا کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا و حدیث آں مرد کہ بدیں روایۃ بسندہ کرد فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ طہم بریں پیغامبر فرمود فقہ الرجل معروف است و مطلوب علم ابدان علم ادیان است امروز ازاں اسمے و رسمے ماندہ است **بیت** معدوم شد مروت و منسوخ شد وفا ۔ زیں ہر دو نام ماند چو سیمرغ و کیمیا ۔ عزیز من

عالم بحقیقت جز حق نیست که العلم یطلق علی الکلیات والجزئیات وغیر او عارف بود نه عالم که المعرفة
یطلق علی الجزئیات یعنی بالعلم لعلم الحقائق وغیره فلا یوصف بذلک الا ذاته تعالی اگر اسم
عالمی غیر حق اطلاق کنند مجاز باشد وحسن ادب آن بود که نکنند وهم ازینجاست که صوفیان
کسے را عالم نگویند بل عارف گویند ای عزیز علم برای عمل باید تا ازاں علم لذتی حاصل شود
که مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَرَّثَهُ اللهُ عِلْمَ مَا لَمْ یَعْلَمْ - ورنه برای افتخار واکتساب حطام دنیاوی اعوذ
باللہ من الجاہل المغرور بعلمه البائع دینه بدنیاه وعمل باید از سر طہارت ظاہر وباطن بود
وذر وا ظاہر الاثم وباطنه - وایں طہارت جز بترک ماسوی اللہ حاصل نیاید که اِنَّمَا
الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ آی در لیغ وهزار در لیغ **بیت** علمی نکو نکردم بجہاں چو عامل آید ؛ خجلم
بہ پیش خواجه که همه شکسته دارم ؛ سبحان اللہ از غرض کجا افتادم - بدانکه بہترین علوم
علم معرفت ذات وصفات وافعال حق است وهوالکبریت الاحمر والاکسیر الکامل در لیغا
نیکو دانم که آں کسی نداند واورا جز او کسے نداند واورا جز کسے نشناسد - آنکه از وی چیزے
دانست یا اثرے شناخت خود او نماند **بیت** ای هر که ترا شناخت از دست برفت ؛
دیوانه شد ووالہ وسرمست برفت ؛ او خود بکجا ماند که گویم اوست ؛ اورفت بجز تو هر چه
بود است برفت - چوا مرد امنجوا ستم ازیں باب چیزے بنویسم اما حدیث مَنْ عَرَفَ رَبَّهُ کَلَّ لِسَانُهُ
دست وزبانم بیکار می کند - **مصراع** کجا ما وکجا شهر مدائن ؛ وبر من خود ایں معنی
چه نسبت دارد ومرا ازیں بابت بنشستن شرم می آید اما حدیث شر الناس من اکل وحده
می فرماید چوں برکت نظر آفتاب اثر خدمت شیخ ذکره اللہ بالخیر ترا ذره ازیں علم روشن
شده است از نصیب خود بیاراں بخشی د ایں اشارت قبول کردم واز حق تعالی اعانت خواستم
اکنوں بشنو سخنی چند که از کسی نشنیده ودر هیچ کتابے ندیده بسم اللہ الرحمن الرحیم قل
هو اللہ احد - آنکه هو ضمیر شان است ای ان اللہ واحد لا ثانی له - آے برادر میان واحد
واحد چندیں فرق است که میان اللہ واله از قرآن بشنو - وَاِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ - وقل هو اللہ احد

حوان مردا دریں دو آیت چنداں اسرار است کہ ہیچ مخلوقی تحمل آں نکند حالی یکفرق آنست واحد چیزی را گویند کہ عند الحس مفرد و عند العقل مرکب بود چنانکہ زید اگرچہ عند الحس شخصے واحد است ولیکن عند العقل مرکب الاجزاست واحد آن بود کہ من جہت الحس والعقل مفرد بود و متجزی نباشد فی الحال جملگی اجسام مرکبۃ الاجزار از مادہ و صورت و موصوف و صفت اند بدانچہ گوئی کُلُّ شَیْءٍ کہ طُولٌ وَعَرْضٌ وَعُمْقٌ فہو جسمٌ عزیز من اینجا بدیں لفظ نفی جسمیۃ کردار ذات پاک خود یعنی بذات پاک وی تجزی و تبعیض روا نیست جل جلالہ وعم نوالہ واز نجاست چوں احدیت او بر دل یکے تجلی کند اثنیت آں از میان رخت بر گیرد **بیت**

چوں آفتاب رخش بمیدان شرق تاخت ٭ سیارگان زیر تواد مضمحل شدند **بیت**

مینداشیں ازیں حدیث و در پوش کفن ٭ مردانہ دو دست خویش انگاہ بزن ٭ در شہر بکوی یا تو باشی یا من ٭ کاشفتہ بود کار ولایت بدو تن ٭ اَللّٰہُ الصَّمَدُ بمعنی مفعول من صمد الیہ ای قصد ای ہو السید الذی خلق السموات والارض و ہو کل شی و ہو علی کل شیٔ قدیر و از نجا نفی عجز و اثبات قدرت کاملہ خود کرد و در طی ایں معانی شناختم کہ حَیٌّ وَحیی و قیوم سزا است کہ کشف آں مستحیل است لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَہٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ **بیت**

کے بود کیں نقاب بردارند ٭ تا بدانی تو طعم زہر آقند ٭ باش تا بمجاہدہ و ریاضت کامل چشم دل تو کشادہ گردد و بصر بصیرت باطن تو بینا گردد و آں گاہ بزبان دل بگوئی ۔ **بیت**

پناہ بلندی و پستی توئی ٭ ہمہ نیستند انچہ ہستی توئی ٭ لَمْ یَلِدْ لانہ لم یجانس و لم یشابہ و لم یکن کل حتی یکون من جنسہ صاحبۃ و لم یکن لہ صاحبۃ و لا ولد اینجا ترا نفی اضافت ادنی با علی معلوم گردد **بیت**

نہ ہیچ کس بتو ماند نہ تو بہیچ کسی ٭ کجا روم چہ کنم وہ بکہ نگاہ کنم ٭ نہ صبر آنکہ دمی بیتوام قرار بود ٭ نہ روز آنکہ زدر دفراق آہ کنم ٭ وَلَمْ یُوْلَدْ وصف بالقدم و الازلیۃ آی برادر بدانی کہ تولد بعضی از بعضے ہر چہ محدث است در وی متصور است و ہر چہ مولود است محدث است چنانکہ گوئی کُلُّ مَوْلُوْدٍ مُحْدَثٌ

مولود کاین موجبه کلی است و مثبته عام نیز گویند و نیز کل موجود لیس بقدیم توان گفت و این سالبه کلی است و نافیه عام نیز خوانند و اینجا نفی اضافت اعلی باونی است و بدین لفظ مقرر گشت که انه قدیم لابدایة لاولیته ولا نهایة لآخریته سبحان من ضلت العقول فی بحار عظمته وجلاله وکلت الالسنة عن استیفاء وصف عزته وجماله **شعر** وکل من اعرف فی لعته ۰ اصبح منسوبا الی العمی ۰ ای برادر هرکه بدین کلمه رسید رسید و هرکه دریں دریا غرق شد آشنا شد و هرکه دریں بادیه نیست شد هست گشت کل شئی هالک الا وجهه خود را دریں مقام ظاهر کند اذا تم الفقر فهو الله اینجا غمزه زند فسبحانی ما اعظم شانی نقاب عزت بکشاید ولوائی اعظم من لوا محمد دریں محل رخ نماید ولیس فی الوجود الا الله ولا مولود سوی الله دستگیری فرماید پس اگر منصور وار انا الحق گوید معذور **بیت** از بسکه دود دیده در خیالت دارم ۰ در هر چه نگه کنم توئی پندارم ۰ دریغا میخواستم اندکی کشاده تر نویسم این بیت مانع شده **شعر** بالتیسر ان یاجوا یباح دماؤهم ۰ وکذا دماء الباجین تباع ۰ ان شاء الله تعالی اگر رخصت یابم بنویسم ونیز باکه توان نشست **بیت** قدر گل ومل باده پرستان دانند ۰ نی تنگدلان تنگدستان دانند۔ عزیز من در هر کلمه ازیں کلمات چنداں اصرار است والله اگر بنویسم کس طاقت آن ندارد ومن خود نتوانم نشست وصد هم چو من عزیز من **وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللّٰهِ** وهم بخدائے کار اسرار با اهل نتوان گفت خصوصاً با برنا اهل واسرار آلهی خود چگونه توان گفت واین در خود بدام الماس توان سفت **بیت** جلتما لتعلما سر سعدی ۰ بخدا نی بسر سعدی شبحا۔ وهذا لحد ذاته الفقیه الرسمی انه طامات غیر معقولة ولیس کذلک بل هی حالة الانبیاء والخواص من الاولیاء سبحان الله از مقصود کجا رفتم واستغفر الله العظیم۔ ای عزیز من وفقک الله چون دانستی که جسم نیست وقدیم است معلوم شد که عرض نیست فحصل من ذلک انه واجب الوجود جل جلاله لا یقع فی شئی من المعقولات العشر وکل ما سواه یکون صادرا عنه فبان من هذا جمیع

افعالہ **بیت** موجود ہر انچہ ہست از اوست ؛ نی بلکہ ہر انچہ ہست ہمہ اوست ؛ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ دریغا چہ دانی کہ این چہ ترکیب وکدام عبادت است ۔ عزیز من ذات مقدس او جوہر نیست بدلیل آنکہ ترا در احد گفتم کہ احد چیزی را گویند کہ عند الحس والعقل فرد ومجرد بود وجوہر فرد مجرد است در وی تجزیہ وتبعیض نبود لفظ احد بروی نیز واقع گردد جوانمردا بدیں آیت جوہر نیز ازاں ذات مقدس جل جلالہ وعلا وتقدس نفی کرد یعنی ہیچ خبر مراورا کفو ومثل ومماثل نیست لان الکفو مایوازی الشئ والمثل مایشارکہ الشئ والمماثل مایوضح الشئ لیس کمثلہ شئ وہوالسمیع البصیر وانجا نفی اضافت مساوات است وترا اینجا بطلان مذہب مشبہ ومعطلہ مبرہن گردد انشاء اللہ تعالی عزیز من اصطلاح اہل سلوک جوہر تواں گفت وہذا سر لا یجوز کشفہ جوانمردا این سخنان اہل معرفت است ومیان ما ومعرفت بینہا برزخ لا یبغیان لا یعرف اللہ غیر اللہ خاک در دیدۂ قدسیان کردہ است آرے او خود بخود غنی است واز وصف وبیان غیر خود مستغنی **شعر** ولوجہہا من وجہہا قمر ؛ ولعینہا من عینہا کحل ؛ در یغ ہزار در یغ العمر قصیر والوقت ضیق والقضاء یغلبنا ولمرا مد ہوش می کند زیادت نتوانم نبشت عزیز من اگر دریں دریا فضل اللہ یوتیہ من یشاء وتاندانی من ازیں چیزی می دانم وما قدروا اللہ حق قدرہ میدان ولا احصی ثناء علیک مے خواں ۔ استغفر اللہ والتوب الیہ من جمیع ما کرہ اللہ قولا وفعلا وخاطرا والحمد للہ رب العالمین ۔

صحیفہ بست وسیوم مرادات دارین اخوی بخیر حاصل باد نبشتہ بودی کہ در معنی لیس فی الوجود الا اللہ چیزی بنویسند بدانکہ این ندانی تا لم یحنش الا اللہ بر دل تو تجلی نکند تا لا فاعل سوی اللہ ترا رخ ننماید عزیز من اینجا در خاطر گذرد کہ مذہب جبریہ است زیرا کہ دراں عالم کہ تو ئی نبندہ بفعل خود مختار ست اگرچہ بحقیقت نہ فاعل است ونہ مختار ونہ قادر است بر ہیچ کار وآں اختیار کہ تو او را بداں سبب مختار نے گوئی ودراں مضطر است کہ بدانچہ در ازل حکم رفتہ است نہ تواند کہ نکند لارادۃ لقضائہ ولا معقب لحکمہ

کردن وناکردن وی اضطراری بود وربک یخلق مایشاء ویختار ماکان لهم الخیرة دریغا هم تو
دانی اختیار اضطراری را اعتبارے نبود فقہا بین کہ از راہ عجز چہ میگویند وللعبد ضرب
اختیار وان کان ضرور یا عزیز من پیغامبر می فرماید صلے اللہ علیہ وسلم اذا ذکر القدر فامسکوا
والا اینجا بیانی کردمی کہ عالم عقول را برہم زدمی ومعاذ اللہ کہ من رعایت این مذہب بطلان
کنم وتو دانی اگرچہ بودہ است جوانمرداسران مذہب آنست کہ مرالیشاں را بزرگی بودہ است
بمقام اعلی رسیدہ کہ اورا پسندند وکیفیت اورا در آئینت محو کردند لیحوا اللہ مایشاء مسکین
خود را نشناخت وبخود نپرداخت وجود را عدم محض انگاشت نظر شیشہ از خود برداشت
بیت ای ہرکہ ترا دیدہ خود را گم کردہ ٭ وای ہرکہ ترا شناخت سخن کم کردہ ٭ دراں گم شدہ
کہ برزبانش رفتہ کہ لا فاعل سوی اللہ دستوری ساختہ اندوازاں مذہبی باطل پرداختہ
اندر باعی دیوانہ بہار دید گفتا کہ وی است ٭ در شیشہ گلاب دید گفتا کہ می است ٭
ہرکس بزبان حال سری گفتند ٭ جنید ن ہرکسے از انجاست کہ وی است ٭ کل اناء یترشح
بما فیہ عزیز من تا تو ئی تو در میان است ہر آئینہ فعل ترا بتو اضافت می کند از قرآن بشنو
عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ وحوں ترا از تو باز گیرند ہر فعلی کہ از تو در وجود آید بخود اضافت
کنند وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى **بیت** در راہ تو ای یار چو کفر است دوئی ٭ من ہیچم وہرچہ کہ آں ہست توئی ٭ وآں عالم دگر است واینجا ترا مسلہ حلول
واتحاد در خاطر گذرد کلا وحاشا آں عزیز معدومی را با موجودی ومحدثی را با قدیم
چہ محل وکدام نسبت **بیت** چہ نسبت با تو ام ای یار چالاک ٭ کہ تو مہری ومن یک ذرہ
خاک ٭ لیکن برای تو مثالے سازم تا بفہم قریب تر باشد جوانمرد البعضی حکما گویند
اثر حرارت کہ در عالم سفلی است از کرہ اثیر است وآں آتشے در مقعر فلک قمر است و
گرمی وی باشعاع آفتاب بر زمین می رسد وزمین چوں در غایت کثافت است نفوذ نمی تواند
کرد باز میگردد واز زمین تا شانزدہ ہزار گز در انتفاع ہوا گرم می کند اگر تو قطرہ آبی

در مقابل شعاع آفتاب بداری چنانچه آن قوت ناری که باوی است در وی عمل کند بی شبهه
بخارش گرداند و در هوا بدارد و چون از آنچه بود لطیف تر گردد و اثری بیشتر کند دازکرهٔ زمهریر
بگذراند باثیر رسانند بی شبهه صفت آتش گیرد پس بتمام آتش گرداند موصوف بصفت او
شده و در اسم واحد داخل گشته و اگر در ین محل ترا از و پرسند هر آئینه آتش گوئی نه آب
عزیز من اگر اینجا تفکر کنی اذا تم الفقر معلوم گردد پس اگر ازان قطره اثری در عالم سفلی
ظاهر گردد چه گوئی از آتش است یا از آب جواب مرد آتش ازان عزیز تر است که بذات خود
درین قطره حلول کند و این قطره ازان ذلیل تر است که عین آتش تواند شد اما از جهت
تناسب اوصاف اتحاد تواند بود و آن بحقیقت معنی اتصاف است نه اتحاد و ایشان جاهلانند
که از اتصاف تا اتحاد فرق نمی توانند ذلک مبلغهم من العلم و مؤید این معانی قول آن بزرگ است
ان الاشیاء المتشاکلة لیسیر بعضها لبعض و تشتاق فتالفت و اذا تالفت صارت شیئاً
واحداً فاذا الجوهر الالهی الذی فی الانسان و ینطق به القرآن و نفخت فیه من روحی اذا
صفا و کمل اشتاق الی ما یناسبه و رای بعین عقله الخبر الاول المحض الذی لا یستویه
ماده فاسرع الیه و حینئذٍ لقبض نور الخبر الاول الیه فبصره الی معنی الاتحاد جواب مرد از
ظاهر این کلمات و مقدمات که می نویسیم بوئی کفر می آید اگرچه حقیقت ایمان و اسلام
در بطون این سطور است **رباعی** ای در لغا آن شریعت ملت رعنائی است ؛ بلتم
بیرون آن اسلام و آن ترسائی است ؛ این همه شور است کاندر راه آن بت داشتند
کفر و ایمان هر دو اندر راه ما یکتائی است ؛ عزیز من معنی این کلمات بکدام زبان برکه
تواں گفت سری که از تحمل آن آسمان و زمین عاجز اند چگونه کشف تواں کرد **بیت** کرا
خود طاقت آن کار باشد ؛ نه هر کس محرم اسرار باشد ؛ بداں ایدک الله چون ذرات
قطره مستحیل است مایت نماند و اثر ناری از و ظاهر شد بضرورت آن اثر را اضافت
بنا کنیم نه بمجاز از اینجا ترا معلوم گردد که تخلقوا باخلاق الله چه باشد اینجا فلما تجلی ربه

للجبل جعلہ دکا و خر موسی صعقا بدانی کہ چہ بود جوا مرا لوچہ دانی باعث سجدۂ ملائکہ مر آدم
را چہ بود و مانع سجدہ مر ابلیس را چہ بود اینجا عقل مبہوت مے گردد و عاقل دیوانہ میشود
بلیت کرا خود طاقت ایں رمز باشد ؛ کہ اینجا عقلہا دیوانہ گردد ؛ در قرآن خواندہ ۔
فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُّوحِنَا و ندانستہ کہ چیست و چہ فرمودہ اند رب تالی القرآن ملعنہ از
قرآن خوانی چہ کشاید قران دانی میباید تو کجا و قران کجا ۔ عزیز من خدای نورد قرآن نورد
محمد نور و نور دانی چہ داند يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ جوا مرا آتشے کہ بر سر پلیتہ
نہادہ اند و تو آں را آتش میگوئی یا نہ اگر چہ آں ذات آتش نیست کہ در کرہ اثیر است
بل جسم است کہ صفت وے گرفتہ است تخلقوا باخلاق اللہ اینجا ترا رخ نماید و سبحانی
ما اعظم شانی نقاب بکشاید و در اینجا ترا اعراض بخاطر آید کہ گوئی اجزاء نار است کہ در پلیتہ
چراغ است سلمنا جواب آں اعراض و کلمۃ القہا الی فرعون و روح منہ و من در بن مویہا
سر قول آں بزرگ اختصار کنم کہ علامت المرید فی الفناء ۔ الفناء در باب خطہ من الدنیا دالاخرۃ
الا من اللہ ثم ذہاب وجودہ و حظ رویتہ من اللہ فیبقی رویتہ ما کان من اللہ فیصفر القلب
من فردیتہ فاذا کان کذلک لا یکون مع اللہ غیر اللہ **شعر** مرا نت اعنا نا ہذا البین
فی البنی ؛ حاشاک حاشاک من اثبات اثنین ؛ بینی و بینک انیتی یزاحمنی ؛ فارفع بلطفک
انیتی من بینی ؛ برادر عزیز ما انچہ در مکتوب مشکل شود بنویسد تا جواب آں کشادہ و شافی
بنشتہ آید انشاء اللہ تعالی و ما یعقلہا الا العالمون و استغفر اللہ العظیم و صلی اللہ
علی محمد و آلہ اجمعین ۵ ۔

صحیفہ بلیت و چہارم بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ برادر عزیز دینی خواجہ عزیز الدین
دام تقواہ را در رضائی ایزدی بیش بقا باد مقرر داند احوال بخیر است بنشتہ اخوی
رسید مضمون روشن گشت ہمانا چند کلمہ از مکتوب سابق مشکل است یعنی لیس فی الوجود
الا اللہ و معنی اذا تم الفقر فہو اللہ و سبحانی ما اعظم شانی و لوائی اعظم من لوائی محمد

ولیس فی جبتی سوی اللہ وانا الحق این کلمات و بعضی احادیث کہ ہم بریں جملہ مرویست چہ باشد
عزیز من پیش ازیں بر تو بنوشتہ بودم اما معلوم نکردہ باشی و مراہر بار مثل از حق تعالی شرم می آید
الحیار من الایمان زیرا کہ این کلمات اہل معرفت است و من ازاں جنابی نمیدانم جواں مردا
سخنی کہ پیش از معرفت گویند اعتباری ندارد و از معرفۃ خود چگونہ تواں گفت مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ کَلَّ
لِسَانُہٗ۔ و از چہ وجہ خبر تواں کرد و کدام عقل و عاقل دراں منزلت رسد۔ **مصراع** اینجا
نرسد زورق ہر سودائی ٭ اما حدیث کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ مراگستاخ
کردہ است **بیت** گستاخ تو کردہ بر لب خود ٭ ور نی من بیچارہ لبا ر لب تو ٭ و اجازت میکند
بر حکم و اما السائل فلا تنہر۔ بداں قدر کہ توفیق بیابم بنویسیم اگرچہ بعضی کلمات و اشارات بکر
خواہد بود از زیادہ فائدہ خالی نباشد اکنون بدانکہ عارفاں بر چہار قسم اند یکی عوام عوام **دوم**
عوام **سیوم** خواص **چہارم** خواص خواص۔ عوام عوام اہل تقلید اند و ایماں
تقلیدی بیشتر اعتباری ندارد و ایں طائفہ اکثر در خلل و زلل اند بیشتر ایں قوم جزملمانی
ظاہر ندارند و ما در ین محل ذکر ایشاں نکنم اما عوام دانشمندان ظاہر داں اند کہ ایشاں از
راہ استدلال و براہیں نظر بمقصود کنند از وحدت بکثرت روند ازیں جہت نظر ایشاں
بر فعل و صفت و موصوف افتد مثلا حظ بینند و آں را از قلم تصور کنند پس در انامل نظر
کنند پس در دست پس در قدرت پس در ارادت پس در مرید پس در ذات مرید اینچنیں
قوم بضرورت گویند لیس فی الوجود الا اللہ و صفاتہ و افعالہ۔ عزیز من باحصرہ بصیرت
ایں طائفہ بغایت قلیل و ضعیف است ایشاں را بظاہر اگرچہ مومن گویند اما بحقیقت
کامل نباشند و قرآن از حال ایشاں خبر می کند و یَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَۃٌ انتہوا خیرًا لکم۔ و ایں
قوم بیشتر اند عزیز من نزدیک اہل ظاہر شریعت صفت عین ذات نہ و فعل غیر ذات است
و نظر در عین کفر است **قسم سیوم** خواص و ایں ائمہ طریقت اند و دیدۂ ایشاں بینا
بود لیکن بسبب غباری و بخاری بغایت روشن و صافی نباشد و بنسبت طائفۂ اول

اندک تر باشند و نظر از فعل بردارند و در وجود جز صفت و موصوف تصور نکنند یعنی بر صفت و ذات
وآن را بر طریق مادہ و صورت لازم و ملزوم دانند و گویند لیس فی الوجود الا اللہ و صفاتہ جواہر را
ہر دو قسم بظاہر میبینند و بباطن نہ و در شریعت مسلمانانند و در حقیقت نہ از قرآن بشنو۔ و
قال اللہ تعالی اَتَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ای برادر نزدیک علما صفت اگرچہ
غیر بود عین نیز نمی توانند بود و چوں عین نبود نظر در و شرک بود و چوں در حقیقت نظر کنی یکی
کافر است دوم مشرک وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ۔ مگر آنکہ ازیں دریائی
پُر آفات بدست صدق و یقین عبور کند و ازیں عقبات پر نکبات بپارہ توحید و تمکین بر حکم
وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ منفی ماسوا گذرند آنگاہ شاید در سلک اہل ایمان منسلک
گردند **قسم چہارم** خواص خواص است و این قوم اہل حقیقت اند و نظر ایشاں بغایت
بینا و بصیرت در غایت صفا و چشم ایشاں جز بر ذات پاک نیفتد و ہر چہ جز حق است از نظر
ایشاں محو شدہ باشد و خود را نیز گم کردہ باشند بزبان ایشاں جز لیس فی الوجود الا اللہ
نرود و اینچنیں شخص در اعصار و امصار نادر بود چنانکہ در ربع مسکوں امروز شیخ ماست
ذکرہ اللہ بالخیر از قرآن بشنو قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ عزیز من قرآن ازیں گونہ ازاں
سہ طائفہ خبر میدہد فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرٰتِ
در لغاتر ازیں سابق چہ خبر شدہ است وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ
جواں مردانے فرمانید و در جہ قرب لو چہ دانی و چہ معلوم کنی کہ قریب الشئ۔ باخذ حکمہ
چہ باشد۔ واللہ اینجا علمہا بر ہم زنم اگر ذرہ بیروں دہم بسجادۂ شیخ الشیوخ قطب العالم
نصیر الحق والدین کہ می شوریدم تا چیزی از قریب الشئ یا خذ حکمہ بروں دہم خدمت شیخ
را حاضر دیدم کہ انگشت مبارک بدہان پاک گرفتہ بود گفتم منع میفرماید و ہم انشاء اللہ تعالی
از بعضے کلمات در آخر مکتوب ترا چیزی روشن گردد و زیرا کہ **بیت** سر لست دریں جا ہی کہ
کہ جز مردنداند۔ کایں سر نہ آنست کہ ہر کس بخواند۔ رسول علیہ السلام رمزی از مقام

این طائفہ بیروں دادہ است کہ ان من امتی رجالا منزلتہم منزلتی یوم القیمۃ۔ عزیز من تو از کجا دانی کہ منزلت رسول نزدیک حق چیست تا معلوم کنی کہ منزلت ایشاں چیست لیغبطہم الانبیاء یوم القیمۃ جوانمرد ارسول می گوید انا من اللہ در یغا دانی کہ چہ گفتہ است آدم و من دونہ تحت لوائی یوم القیمۃ چیست و ایں چہ مقام و کدام منزلت است ازیں گشادہ تر نتواں بنشت جوانمرد شرح مقامات سلوک از رسول بشنو اول نظر چوں در فعل کرد فرمود اعوذ بعفوک من عقابک یعنی از فعلی بفعلی التجا کرد پس نقصان وقت تصور کرد واز اینجا ترقی فرمود نظر بصفت افتاد گفت اعوذ برضاک من سخطک یعنی از وصفی بوصفی پناہ خواست وآں را نیز کمال نقص دانست پس ترقی کرد و نظر بر ذات افتاد فرمود اعوذ بک منک اینجا ہمہ منقطع شد واز ذات بذات گریخت پس اینجا فانی شد گفت لا احصی ثناء علیک پس در ذات محو شد گفت انت کما اثنیت علی نفسک عزیز من نہ بینی کہ چگونہ ترقی می نمود و ترقی میکرد تا ہر چہ خبر ذات بود نظر ازاں ہمہ برگرفت ما زاغ البصر وما طغی جوانمرد ایں مقام مقام سلوک بود اما از مقام جذبہ در حالۂ مجذوبی بر بخیلہ اشارت میفرماید یا نور دیا نور النور یا منور یعنی اینجا اول نظر در ذات کرد ہیچ وجودی را جز او موجود تصور نکرد زیرا کہ ہر چہ جز اوست موجد است نہ موجود پس آنچہ دیگر دید از وی دید واز اوست چوں نظر دوم در انچہ ازاں بود کرد وآں صفت وی بود نور النور گفت و نظر سیوم در انچہ از و بود کرد یعنی در افعال صادر از و گفت منور النور پس ہر سہ مقام ہمو را دید نہ غیر را دراں دید خود خیال جمال غیر را چہ محل **بیت** ہر دیدہ کہ ای جان جہاں دید ترا ٭ در ہر دو جہاں در نظرش ہیچ نیاید واز دیدن اغیار دلش چشم بدوزد ٭ زیرا کہ شود سوختہ گر چشم گشاید ٭ جوانمرد ابزرگی سوگند بر زباں می راند کہ چہل سال است تا جز خدای چیزے ندیدہ ام ہیچ میدانی کہ ایں کدام نظر است چشم دلست کہ جز خدای کسی را موجود ندانست اینجا حکایت دلست و مقامات روح کہ چشم سر تو اعتباری ندارد چوں حضرت نبوت را در ہر سہ مقام

نظر اتحاد بود و وجود ہماں یک وجود نظر ہماں یک نظر باشد دریں مقام فنا و محو التماس نمود و گفت رب اجعلنی نورا پس محو شد و نور محض گشت قرآن ازاں خبر داد قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین ازینجاست کہ سایہ او بر زمین نیفتادی خود دانی کہ نور را سایہ نبود جوانمرد اخدای نور و قرآن نور و رسول نور و نور ہماں یک نور اللہ نور السموات والارض اینجا عاشق و معشوق یکے بود و عاقل و معقول و عقل یکی شود و لیس فی الوجود الا اللہ تجلی فرماید **بیت** گفتم کہ پیامبری تو یا پیر؟ گفتا کہ دوئی زراہ برگیر؟ چوں نیک بدیدم آں نکو بود؟ او و من و پیر ہر سہ او بود؟

در ینبغا جوانمرد اسنریھم ایتنا فی الآفاق بر عوام است و فی انفسھم بر خواص است اولم یکف بربک انہ بکل شیء محیط خود متوانم کہ بیان کنم کہ احاطت او باہمہ چیز ہا بذاتست و او بذات باہمہ چیز است وھو معکم اینما کنتم - وما تکون من نجوی ثلثۃ الا ھو رابعھم و بودن او باہمہ النشاء اللہ ترا بحضور بگویم کہ بچہ طریق است **شعر** وما کل سر الغیب مبا حتہ؟ الی الکنت ولکن تلتقی و نقول؟ در ینبغا و ہزار در یغ عقلم نمیگذارد کہ در وفی انفسکم افلا تبصرون چیزے نویسم و یا ننشئکم فیما لا تعلمون را بیان کنم باللہ رب العزۃ کہ دریں دو آیہ چنداں لطائف و عجائب است کہ اگر رمزے بیان کنم کس طاقت آں ندارد اسرار بوالعجب است و کتمان آں فرض رسول می فرماید استر ذہبک و ذہابک و مذہبک جان من فدا او باد کہ چہ رموز در طی ایں حروف بیروں دادہ است او چیز دیگر فرمود خلق چیز دیگر فہم کرد **بیت** صیاد ہمو صید ہمو دانہ ہمو؟ ساقی و حریف و مے و پیمانہ ہمو؟ روزہا بود کہ دریں بیت ورد من شدہ بود النشاء اللہ عشق بر عقل غالب آید و ندا رسد جاء الحق و زھق الباطل در دہد انگاہ شاید کہ جمال ایں معانی از پردہ تقریر نقاب بکشاید و شاید ایں رموز جلباب رخ نماید **شعر** العقل عقلیۃ الرجال و العشق محلل العقال العقل یقول لا تخاطر؟ و العشق یقول لا تبال؟ النشاء اللہ چنیں بود یعنی مبر صلے اللہ علیہ وسلم ہر روز ہفتاد مقام ترقی فرمودے و ہر آئینہ ادنی را بمقابلہ اعلی نقصان و گناہ تصور فرمودے

که ضرورت مستغفر گشتی چنانکه می فرماید انه لیغان علی قلبی فاستغفر الله فی الیوم سبعین مرة والا او معصوم بود و بخطاب لیغفر الله لک ما تقدم من ذنبک و ما تاخر مخاطب درین صورت اگر نه آنست که من بنشستم پس تحصیل حاصل آید جوانمرد ابمیشه در طلب مزیدی بود و بر مزید میشد وچون بدرجات کمال ترقی میکرد از مقامات ناقصه مستغفری شد قرآن از ترقی خلیل الله بهین گونه خبر می دهد وکذلک نری ابراهیم ملکوت السموات والارض در بغداد او الوهیت و ربوبیت بپرده نمودند مع ذلک هذا ربی گفت اما شاید خلیل الله در ابتدا رخلت این گفته بود زیرا چه دوست در آغاز دوستی اگر بر مثال دوست در عالم تمثل چیزی بیند از غلبه حال وشدت اشتیاق دوست تصور کند **بیت** از غایت شوق واشتیاق رویت ؛ در هر چه نظر کنم بدانم که توئی ؛ چنانکه ملائک چون سویته ونفخت فیه من روحی در آدم دیدند بی توقف سجده کردند استاد را واسطه حجاب شد ونظر در صورت کرد گفت ءاسجد لمن خلقت طینا - جوانمرد ا فاذا سویته ونفخت فیه من روحی فقعوا له ساجدین در بغداد اذا جاء القضی عمی البصر - وچنین بود زیرا چه حقیقت معنی آنست فقعوا لروحی هذا اساجدین وایجا سجده مراد را بود نه آدم را ظاهر وجود آدم او را در بلا داشت وازلیس فی الوجود الا الله غافل گشت وچون حکم بنفاذ رسیده بود آنجا ندانست که همو ست وهمه اوست وآن نظر او را از سجده مانع گشت وازان سعادت محروم گردانید وآن بلا او را از تصرف خود در سید زیرا چه انیت او در هیئت او باقی بود تا گفت انا خیر منه غیر من عاشق کامل آنست که در وجود جز معشوق نداند از مجنون پرسیدند کجا بودی گفت لیلی گفتند چه کردی گفت لیلی بدین نمط هر چه پرسیدند گفتی لیلی آری او چون همه لیلی گشته بود بضرورت لیلی گفتی انشاء الله آنجا که بیان آن مقام کنیم اسرار همه آنجا بنویسیم - جوانمرد ا درین مقام استاد شاگرد آید و شاگرد استاد والله یؤتی ملکه من یشاء - فمحونا ایة اللیل وجعلنا ایة النهار مبصرة اینجا معلوم شد تا بدانی که سعادت نفخ الهی که ونفخت فیه من روحی در جمیع البشر موجود است لا والله زیرا

چہ ایں نفخہ بعد التسویہ حاصل آید عزیز من مراد ازیں تسویہ تسویہ اعضا نیست بل کہ تسویہ اخلاقست
وہنا سر لا یحتمل الحال کشف و نیز آیۃ فلما بلغ اشدہ واستوی آتیناہ حکما وعلما ایں سر
بر صحرا نہد ولیکن ایں سر جز محرم نداند سبحان اللہ از غرض کجا رفتم۔ جوانمرد فلما جن علیہ
اللیل رای کوکبا نہ آں شب بود کہ تو میدانی تو آں ستارہ کہ تو می شناسی عزیز من ترقی
بود از ادنی سوی اعلی وظہور نورے بعد نورے اما دریں مقام محو نبود بضرورت وجہت وجہی
گفت عزیز من در مقام محو وجہی کجا اندر زیرا کہ دریں مقام جز الذی ندیدی آنجا ہمہ او بود
نہ ایں بیت تا مرد ز خود فنا رمطلق نہ شود ؛ اثبات ونفی او محقق نشود۔ توحید حلول نیست
نابودن لست ؛ وزنی بگزاف آدمی حق نشود ؛ نگاہ کن کہ از مقام محبت تا منزل خلت چند است
کہ عرش تا ثرے۔

ستان بین محمد ومحمد۔ عزیز من سالک صادق را ہمیں حال است ہر لحظہ کارش در ترقی
روزگارش ہر دمے مترقی جوانمرد آنا فانا ہر روز از مقامی بمقامے شتیب تر یم ودانیم کہ بالاتریم
ویحسبون انہم یحسنون صنعا بیت شاگرد رسن تاب مگر بود کسم ؛ ہر چند کہ پیشتر روم
باز پسم ؛ آرے چوں ندارد فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید در وے
معلوم گردد مسلمانی یا کافر واللہ مسلمانے نہ کافر واز کافری خود چہ خبر داری بخدائی سالک صادق
را چندیں مقام باید گذشت تا بکافری رسد۔ انگاہ از پس ظلمات کفر صبح صادق ایمان بدمد واز
جلباب کافری عروس اسلام رخ نماید جوانمرد فلما جن علیہ اللیل رای کوکبا ازیں حال خبر
میکند دو تو چہ دانی کہ بعد حجاباں در ارالعرش چہ باشد واز نور سیاہ وسپید چہ فہم خواہی کرد
نخون جگر سالک دریں مقام رسد انگاہ شاید نفخہ از اشہب فنا بمشام جانش اورسد کفر و
اسلام صفت البشرند در مقامی کہ بشریت نماند ہر دو با موصوف محو شوند ویمحوا اللہ الباطل۔
ویحق الحق بکلماتہ دریں مقام روشن گردد و تا ترا از کفر وایمان خبر باشد ازیں عالم بیخبری
بہ بینی کہ آں بزرگ بر اں بزرگ چہ بنشتہ است کہ الدخول فی الکفر الحقیقی والخروج

موسسۂ مطالعات اسلامی کے مخطوطات میں اس مقام عبارت کا اضافہ کیا گیا ہے جو نسخہ ہائے مطبوعہ میں نہیں ہے۔ درست فرمائیں۔

عن الاسلام المجازی دان لا تلتفت الا بما کان وراء الشخوص الثلثة حتی تکون مسلما و کافرا و ان کنت وراء ہذا فلست مومنا و لا کافرا و ان کنت تحت ہذا فانت مشرک مسلم و ان کنت جاہلا من ہذا فلا فاتحة لک شئی **بیت** ترا آنجا نہ آگاہی نہ از خویش ۔ کہ آخر آگاہی بر خیز از خویش ۔ چنان مستغرق آں نور گردی ۔ کزاں لذت ز ہستی دور گردی ۔ در آنجا کفر و ایماں سہو گردد ۔ بجز حق ہر چہ باشد محو گردد ۔ آذا تم الفقر فہو اللہ ترا اینجا رخ نماید و لیکن نماید تا نماید لا الہ الا اللہ نقاب عزت نکشاید و اللہ کہ نکشاید تا عروس لاہوت حجال بی مثال نماید و ہرگز نماید تا در مقام سبحانی ما اعظم شانی نزول نکنی و در خانہ نوائی اعظم من لوائی محمد ساکن نشوی و انا الحق نگفتہ و قت لو نگردد کرات از زبان خواجہ خود شنیدہ ام کہ می گفت اللہ و لا سواہ ہیچ دانی کہ در کدام مقام است و کس خود ازاں مقام چہ خبر تواں کرد و کدام عقل در تواں یافت لا یعرفہم غیری دیدۂ اغیار را ازیں جمال محروم گردانیدہ است ۔ عزیز من در اینجا گفت لا یعرف اللہ غیر اللہ و در اینجا گفت لا یعرفہم غیری ہر دو یک معنی دارد تفاوتی نیست ۔ جوانمرد از قرآن نشنوی اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ محقق است کہ باری عز اسمہ از استنصار بغیر منزہ است و مستغنی و ما النصر الا من عند اللہ اما چوں رسول از کسوت بشریت بیروں آمدہ بود و محو گشتہ ہر آئینہ او ایں شدہ بود و ایں او خود را در محل او یاد کرد یعنی نہ اوست کہ ہمہ منم **بیت** اینجا ہمہ وحدت است ای دوست ۔ در عالم ما دوئی مباش ۔ گوش دار کہ چہ گفتہ است من رانی فقد رای اللہ قرآن بدیں گواہی داد کہ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ دازیں کشادہ تر ہم از قرآن نشنوی ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ در اینجا چہ اسرار است کہ ایں آیت بر صحرا نہادہ است **بیت** آنہا کہ بودہ است ہمہ گشت ہوئی ۔ ما را میاں ہیچ نماندہ است دوئی ۔ نمیدانم کہ چہ فہم خواہی کرد زیرا چہ آں معانی کہ در کسوت حروف است جز بر دل پاک تجلی نکند کہ المطہرون شطر الایمان و دل جز بترک ماسوی اللہ پاک نشود ۔ جواں مرد ابتدا ایں کار طہارت است چنانکہ ظاہر نماز بی وضو

درست نیست بی طہارت قلب ذکر روا نیست جنب را چوں یکموی ناشستہ باشد جنابت باقی
بود ہم چنیں چوں در دل جز حق بود خبیث باشد ہرگز فلاح نیابد قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی۔ چوں
تزکیہ یافت انجا ذکر اسم ربہ فصلّٰی۔ شود عزیز من میدانی فصلّٰی چہ باشد یعنی چوں طہارت
حاصل شد انگاہ مرا یاد کن چنانکہ جز من در دلش نبود فصلّٰی یعنی بسوزد و محو گردد تا جز ناکور
نبود رحمت ابیت بر بندد و صحبت تو جد نزول فرماید جوانمردا چگونہ در دل غیر را و بود اِنَّ
الْمَسَاجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا غیر من می فرماید وَاذْکُرْ اِذَا نَسِیْتَ
ہیچ دانی چہ فرمودہ است یعنی اذکرنی اذا نسیت غیری تا انگاہ غیر او را و خود را نیز کہ تو
از روی ظاہر غیرے فراموش نکنی یاد او حرام و شرک محض بود **بیت** بایاد خود م یاد خدا
شرک بود ؛ تا من نشوم ز خود جدا شرک بود ؛ جوانمردا قلب المومن عرش اللہ و الرحمٰن
عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی دانی چہ باشد و از کجا دانی کہ تو کجا دل از کجا بَلْ ہُمَا بَرْزَخٌ لَا یَبْغِیَانِ
آری توجہ کہ عرش چیست و الرحمن علی العرش استوی کیست ولکن یعنی قلب عبدے
المومن مراۃ المومن چہ باشد جوانمردا کشادہ تر بنشین ازیں ممنوع چہ کنم اما اگر کسے در مقام
المومن مراۃ المومن رسد۔ المومن ینظر بنور اللہ شود انگاہ داند کہ المومن مراۃ المومن
چہ باشد و بی سمع و بی بصر و بی بطش و بی نطق چیست پس ہر چہ از و در وجود آید نہ
از و بود بل ہمہ حق بود و ہم از حق بود وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔
۵ خواہی کہ سخن ز جان آگہ شنوی ؛ و اسرار در و لی شہنشہ شنوی ؛ گم گرد ز خویش تا تو
از ہستی خود ؛ بی خود ہمہ انی انا اللہ شنوی ؛ بداں ایدک اللہ چوں شخصے فانی شود یعنی
از انیت بیروں آید و در وصف ذات باری محو گردد اتحاد صفت حاصل آید ند اند کہ ایں
اتحاد ہمچو میاں دو چیز بود کہ چوں ہر دو یکجا فراہم آیند گویند اتحاد است چنانکہ اگر قدرے
خاک در آب اندازی اگرچہ از روی ظاہر ہر دو یکی شدہ باشند اما مناسبت بینہما
ظاہر بود و در عین آں اتحاد آنست کہ در اصل آں ہر دو یکے اند بینہما مغائرتے نہ مغائر

ہمیں اینت بود چوں آں محو شد آں خود ہمان یکی است در یغا این اسرار حضرت الٰہی خود کشف کرد
است کہ الانسان سری والسر صفتی والصفۃ لاینفک عنی دریں مقام لاالہ الا اللہ درست
آید یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت در ہمیں مقام **بیت** جانم بستم زتن ازاں بگریزد تا با تو یکی
شود و دوئی برخیزد بہ دریں بیت سری عجیب فہم من فہم کل من علیہا فان ویبقی
وجہ ربک ذو الجلال والاکرام ہمیں معنی دارد جوانمرد فلما تجلی ربہ للجبل
جعلہ دکا وخر موسی صعقا عزیز من تجلی اگرچہ انواع است ولیکن ازیں سہ اصل
بیروں نیست یا تجلی ذات یا تجلی وجہ وہر آئینہ بر ہر کہ متجلی گردد محو گردد جعلہ دکا وخر موسی
صعقا وانجا چوں متجلی علیہ محو شود بے شک جز متجلی نبود۔ جوانمردا انی آنست نارا دانی
چہ بود فلما جاءہا نودی من شاطی الوادی الایمن فی البقعۃ المبارکۃ من الشجرۃ ان یا موسی انی انا اللہ چہ معنی دارد اگرچہ کشف ایں اسرار مباح
نیست ہم از برای تو رمزے بگویم عزیز من ان شاطی الوادی الایمن سیئۃ او بود وآں بقعۃ دل
مبارکش وآں شجرہ جان عزیزش وانی انا اللہ سر آں شجرہ است پس بحقیقت ہمہ او بود نہ
ایں اذا تم الفقر فہو اللہ انجا بدانی چہ باشد ونیز ای برادر تا ندانی کہ آں جبل کوہ سنگی
بود وتجلی بر سنگ بود وبیہوشی ازاں جہت بود در یغا کہ چشم دل بیشتر خلق از جمال
عروس معانی قرآن محجوب است کہ ان للقرآن لبطنا ولبطنہ لبطنا الی سبعۃ البطن۔ عزیز
من شخصے کہ کلام پاک حق بی واسطہ شنود وطاقت داشت چگونہ وکاکت سنگی او را بیہوش
گرداند لیکن چنانکہ کلام با او بود تجلی ہم بر دل او بود وذکر جبل باطنی از قرآن بشنو وترے
الجبال تحسبہا جامدۃ وہی تمر مر السحاب اما ہیچ دانی کہ بعد افاقت توبہ از چہ
بود عزیز من فرمان یافت کہ سوی دل نگاہ کن کہ از غایت شوق عجلت کرد ودر دل نظر کرد
وچوں محو گشت واز خود فانی شد ودر عالم اتحاد رفت بعد از افاقت دانستہ کہ نظر بر غیر او
کرد خطا بود توبہ کرد یعنے دانستہ افاقت موجب فرقت شد وآں از جہت یک نظر شد کہ

درغیر کردلپس توبه میکرد و مسلمان میشد که مگر باز در عالم شر میبرند۔ **بیت** حیف است قوی حیف
تو آنجا و من اینجا ؛ زنار است قوی زار دل آنجا و تن اینجا ؛ واز کجا برند که آن نصیب باز اغ
البصر و ماطغی آمده بود **بیت** از دولت وصالش دانی که بخش یافت ؛ آن کش بخبر خیالش
در دیده نور نیست جوانمرد آن کلام نه بگوش ظاهر شنید بل همه گوش و چشم و تمام دل شده
بود عزیز من اینجا چندان درد و اندوه دارم که هیچ نمیدانم که چگویم و چه نویسم اگر بام زده
گم شده یابم شاید شمه با او بگویم و بشنویم و با تو خود نتوان گفت **بیت** غم دل با تو چه گویم
که نداری غم دل ؛ غم دل با که تواں گفت که دروی دارد ؛ جوانمرد اِنَّ اللّٰهَ یَحُوْلُ
بَیْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ تیغ دورویه می زند این آیت همه اسرار الٰهی کشف کرده است و کمتر
کسیے معلوم کرده باشد و من خود کشاده تر ازیں بنشتن نتوانم که هیبت وَلَوْشِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ
بِالَّذِیْ اَوْحَیْنَا اِلَیْكَ و ما راز نهاد رسل برآورده است من خود کیستم و چیستم **بیت**
آن ذره که در شمار ناید مائیم ؛ مائیم که در هیچ حساب ناییم ؛ القصه بطولها **مصراع** قصه
چه کنم دراز کوتاهی به ؛ عزیز من آن همه که بشنیدی شمه از بوستان معرفت و قطره از بحر محیط
عرفانست ازاں بزرگ شنیده که عرفت ربی بربی و آں دیگری فرماید عرفت الله بالله
و اللہ تفاوت در مقام دو بزرگوار همچنین است از عرش تا ثری عرفت ربی بربی دگر است
و عرفت الله بالله دگر۔ اما هر دو سر و نفخت فیه من روحی بیرون داده اند لیکن او از درجه
خود و این از محل خویش نظر آں در صفت است و نظر او در ذات شتان بینهما۔ عزیز من
اگر و نفخت فیه من روحی نبودی او را که شناختی و خود اندازه که بود که سلطان لا یعرف
غیره اینجا بسیاست ایستاده است در لیغا رسول چگونه رمزے ازاں سر بیرون داده است
که من عرف نفسه فقد عرف ربه۔ عزیز من رسول صلی الله علیه وسلم در حق غیر فرمود که مَنْ رَاٰنِیْ
فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ۔ دریں مقام فقد عرف ربه می فرماید زیرا چه الوهیت دیگر است و ربوبیت
دیگر اینجا سرے بوالعجبست و چه دانی که چه فرموده است و نفس یعنے روح حقیقی را

بار بوبیت چه مناسبت است تا از معرفت آں معرفت رب حاصل می آید واللہ اعلم
نمی رود کہ پیش ازیں بنویسیم و نیز فقد عرف ربہ بسبب قصور ماجرہ بصیرت تو فرمودہ است والا
دریں جا بر اہل کمال می فرماید من رانی فقد رای الحق واللہ در تحت ایں کلمات چنداں اسرار است اگر
یکے از صد بنویسیم از ائمۂ ظاہر کس طاقت آں ندارد و نیز کمتر کسے معلوم کند مصراع خرد
اینجا شود مجنون مطلق ؛ و خود من ازیں مقام پیش ازیں نتوانم نبشت و سالک را خود ہمیں قدر
کافیست و اگر سلوک کنی واز مزاحمت انیت خلاص یابی جمال شاہدان بسطور خود بباصرہ
بصیرت بینی از گفت و شنید غیرے فارغ گردی عزیز من می گوید کہ دع نفسک وتعال تا
باخودی وچوں بیخودی اوی واللہ ولاسواہ دریں مقام است اکنوں عزیز من رمزے از
عالم توحید وحرفی از دفتر اتحاد بنویسیم و باتو گویم کہ الفنا فی الفنا چگونہ بود واذا تم الفقر
فہو اللہ وسبحانی ما اعظم شانی ولوای اعظم من لوا محمد وانا الحق ومن عرف نفسہ فقد
عرف ربہ ومن رانی فقد رای اللہ چہ باشد و ترا بمثالہا عقلی برہانی باز نمائیم تا شاید
آں را فہم توانی کردن ولیضرب اللہ الامثال للناس لعلہم یتذکرون - اگرچہ ہمیں معنی دریں
مکتوب ومکتوبات دیگر پیشیں نبشتہ ام ولیکن دانم فہم نکردہ باشی حالے کشادہ تر نویسیم
بداں نور اللہ قلبک روغنی کہ در چراغ است وآتشے کہ در سر پلیتہ ہمیما مغائرت ظاہر
است اما از جہت باطن ومن وجہ دون وجہ مناسبت تمام است اینجا چوں آتش سر
پلیتہ در روغن عمل کند وآں را سوی خود جذب فرماید در روغن چوں بدور سید ہر آئینہ
حکم او گرفتہ چہ گوئی آں آتش بود یا روغن جوانمرد اجذبۃ من جذبات الرحمن توازی
عمل الثقلین اینجا ترا سیاست کند پس بدانی کہ انی لاجد نفس الرحمن من جانب الیمن
چہ باشد جوانمرد فارسلنا الیہا روحنا ذکر است ونفخت فیہ من روحی دگر در لغا
خواستم تا رمزے از ونحن اقرب الیہ منکم ولکن لا تبصرون بگویم و باسر
ونفخت فیہ من روحی چیزے بیروں دہم حدیث ان الاسرار صونوا عن الاغیار انگشت

منع در دہانِ غیرت می کند کہ نا اہل بسیار است در بغا شنیدہ کہ مریدان گویند پیر پرستی خدای پرستی است
دانی کہ چہ باشد ہرگز ندانی و از بنجاست کہ مریدانِ صادق محبت از سبب مشتعل ظواہر
در خلوت گاہِ خود سوی پیر نماز کنند و در بلا اگرچہ بظاہر روی سوی کعبہ کنند لیکن روئے
باطن الشان جز طرفِ پیر نبود **بیت** موضع شادی توئی و معدنِ جود و کرم ٭ قبلہ ما روئے
تست و قبلہ ہر کس حرم ٭ در بغا این بیت چہ خوش گفتہ است **بیت** کعبہ و بتخانہ حجاب اند
ولیں ٭ خیز بگو ابروی آں یار کو ٭ ہم بریں معنی خواجہ حسن کہ یکے از پیوستگان حضرت شیخ
شیوخ شیخ نظام الدین است گفتہ **بیت** ہر قوم راست راہی دینی و قبلہ گاہے ٭ من قبلہ
راست کردم بر سمت کج کلاہی ٭ زیرا چہ آں مفقود و مطلوب الشانست جز در پیر نمی گنجد۔
فخر و الہ سجدہ است۔ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَۃُ کُلُّھُمْ اجمعون دانی کہ او بود نہ این و سوئی او
بود نہ جانب این۔ جوانمرد شاید ترا ایجاد در خاطر گذرد مگر این اتحاد ذاتی باشد تعالی اللہ
عَنْ ذٰلِکَ عزیز من تو از حکمت خبر نداری وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا
کَثِیْرًا این مثل آنست کہ ممکن است زمین آتش شود و آتش زمین گردد و ہوا آب شود و آب ہوا
گردد آں اتحاد ذاتی نبود بل اتحاد صفت است۔ و حکما این را تبدل و استحالت خوانند و این
ہر دو در صفت بود نہ در ذات و من اتحاد ذاتی در اجسام و جواہر منع کردہ ام خصوصًا
باذات واجب الوجود جل ذکرہ و اگر گوئی اذا تم الفقر فہو اللہ راچہ معنی تواند بود بداں
ایدک اللہ اذا تم الفقر فہو اللہ گفتہ و نگفتہ است اذا تم الفقیر زیرا چہ فقیر ذاتست و
فقر صفت و اتحاد ذات بہ آنکہ آں صفت بجز ترک ماسوی اللہ تمام نبود چوں ماسوی از میان
خواست جرعہ نبشت پس از نہال او ندارائی انا اللہ بر آید۔ جوانمرد البشریت جز بصفت
الوہیت محو نگردد لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ آرے چوں لاہوت در ناسوت تجلی فرماید
بیچارہ روی بعدم نہد فَاَصْبَحَ ھَشِیْمًا تَذْرُوْہُ الرِّیَاحُ۔ وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
مُّقْتَدِرًا ہ چہ دانم ازیں آیہ چہ فہم کردہ۔ نہ بینی چوں آفتاب سر از افق بر گیرد

کواکب ہمہ ناپدید گردد لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارُ دریں حالت ہمہ آفتاب بود نہ ستارہ عزیز من اگر حجاب زمین در میان نبودے ہرگز ہیچ ستارہ در عالم ظہور نیافتی اگرچہ میان تو واو حجاب بسیار است اما حجاب بزرگ ہمیں انیت تست وانیجا سری عظیم است **بلیت** در بلیٰ ایں را از نیجا گفتنی نیست ؛ دُرِ اسرار شاہاں ناسفتنی نیست ؛ جو المرد او ترا می فرماید وَقَاتِلُوْھُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰہِ وایں قتال ترا بالنفس خود واو صاف بشری بلیا ید کرد تا فتنہ توئی تو منقمع ومنقطع گردد وہمہ للہ بود وچوں للہ بود ہمہ اللہ بود فحسب عزیز من دریں مقام اتحاد صفت ثابت گردد زیرا چہ فارق بینجا جز وجوب خاص ذاتی نیست اِنَّمَا جَعَلَ اللّٰہُ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ ای فی کل نیست الیہ من الاسماء والصفات ماعدا الوجوب الذاتی ولذلک جعلہ خلیفۃ فان لم یکن لصورۃ من استخلفہ لما صحت الخلافۃ لہ ولا بد لہ ان یقوم بجمیع ما یحتاج الیہ من استخلفہ علیہ والا فلیس بخلیفۃ علیہ فانشاء صورتہ الظاہرۃ من حقائق العالم وصورتہ الباطنۃ علی صورتہ الحق تعالی فہو الحق الحق ومن ذلک اذا شہدنا اذا شہدنا انفسنا واذا شہدنا نفوسنا شہدناہ **مصراع** انا من اہوی ومن اہوی انا ؛ ولذلک قال من عرف نفسہ فقد عرف ربہ واللہ دریں چند سطور چنداں جواہر اسرار است کہ ما یعلمہا الا العارف باللہ من الراسخین فی العلم **مصراع** گر عقل تو آں فہم کند مرد توئی ؛ اے برادر اگر ما دو چراغ مجازی یکدیگر بداریم نور ہر دو چراغ یکے بود زیرا چہ بحقیقت ہماں یک نور است کہ در دو چراغ است وانیجا عجب سری بود العجب درنیست ۔ جو المرد او صفات باری عز اسمہ ازلی است وچوں نظر بر اصل کنیم جملہ یکے بود وآں یکے از جہت ظہور آثار مختلف ترا متعدد نماید ولتعدد دریں حضرت مجال است ۔ لانہ تعالی احدیۃ الذات والصفۃ یعنی بالحیوۃ لعلم ولقدر ویرید ویتکلم ولسمیع ویبصر بالعلم ولقدر وکذلک فی سائر الصفات یعنی یحصل بکل واحد من صفاتہ ما یحصل بجمیع

لان ذاته کلها حیوة و کلها علم و کلها قدرة و کلها ارادة عزیز من این کلمات نه آنست که کس شرح
تواند کرد آری لایفی بشرحه المداد ولا الاقلام و تعجز عن ادراکها عقول الخواص والعوام الامن
اطلعه الله علیه و اظهره علی ذلک کمال فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول و لا یحصل
ذلک الا بعد ما جاوزت مراتب العقول والمعقول والمنقول جوامرد ابدیں زبان و قلم چه تقریر
و تحریر تواند کرد **بیت** شده بیکار در وصف جمالش ۔ زبان در کام در دست انامل ۔
بدان ارشدک الله هر چه خبر و صفت اوست و اثر آن صفت محدث است و محدث در غایت
عجز و ضعف بود و چون قوی بر حسب قبول و قابلیت در ضعیف اثر کند هر آئینه او را محو گرداند ان
الملوک اذا دخلوا قریة افسدوها و جعلوا اعزة اهلها اذلة ۔ عزیز من آفتاب همه وقت
تابانست اما هر سنگی لعل و عقیق تواند گشت عزیز من تو آئینه را صیقل کن تا خود آفتاب در وے
متجلی شود آنگاه بدانی که چگویم و چه مینویسم ۔ جواں مرد اچوں اثر صفت اولی در محدث
اثر گردد قوت گرفت هر آئینه مضمحل گردانید پس اتحاد ازلی با ازلی حاصل گشت چنانکه
میاں این و آں تعریفے نتواں کرد که آں کفر بود از قرآن بشنو ان الذین یکفرون
بالله و رسله و یریدون ان یفرقوا بین الله و رسله ای دوست دریں مقام
جدائی نبود که همه خدائی است **بیت** در عالم وصل تو جدائی نبود ۔ سوز دل عاشقان رائی
نبود ۔ چوں رفت ز تو توئی و تو محوشدی ۔ بے شک شبه من بحر خدائی نبود ۔ توحید
دریں مقام است و کلمه توحید اینجا درست بود و چوں مرد تخلقوا باخلاق الله کامل گشت
هر آئینه جذبه من جذبات الرحمن او را در گرفت فلما بلغ اشده و استوی اتیناه
حکما و علما پس حال او آں باشد که روغن چراغ را آتش سرلیته جذب کند و یا اثر
از اثیر در قطره آبی موثر آید و کذلک الحدید حمی مع بقاء وجوده الحدیدی یسمی نارا ۔
عزیز من حکم مر غلبه را است تو هم دانی که غالب کدام است و من غلب سلب دانی که
چه باشد و اینجا سری عظیم است و هر آئینه سبحانی ما اعظم شانی و لوائی اعظم من لواء محمد

وانا الحق بدانی دریں مقام بود است عزیز من فرمان ہم بریں جملہ است وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا وایں درست نبود تا از کل ماسوی اللہ منقطع نگردد وچوں شد ہر آئینہ ہمہ او بود نہ ایں جوالمرد امجنون دگر است ومجذوب دگر مجنون آنست کہ دماغ او سبب اختلاط سوختہ وبآسیب دیوی دیا پری خلل پذیرد وعقل او پوشیدہ گردد وچوں آں را بعلاجی دفع کند باز بعقل خود باز گردد وسخن آں شخص ہرگز مرتبط نبود مگر نادر وشاید از وی سخنی بیروں افتد کہ موافق مطلوب سامع بود وآں از انجاست کہ حواس بشری او گم شدہ است بداں مقدار ہر آئینہ روحانی صفا یافتہ بود ونیز شاید کہ از القاء آں دیو پری باشد کہ بروے مسلط است اما مجذوب بر دو نوع است یکے مجذوب مطلق دوم مجذوب مقید مجذوب مقید نبی نود یا ولی صاحب دعوت زیرا چہ نبی وولی ہر دو مجذوب اند لیکن بقید بعضی از بشریت مقید اند تا مقام دعوت وہدایت معمور ماند والا الشیاں را بدنیا واہل آں چہ کار بودی چنانکہ رسول ما صلے اللہ علیہ وسلم راچوں جذبہ غلبہ کردی خواستے کہ ببرد حق تعالی حکم کردے تا دست مبارک بر سینہ پاک ام المومنین سنہادی وفرمودے کُلِّمْنِیْ یا حمیرا وحدیث حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ ثَلٰثٌ معروف است جوالمرد امہیں حدیث دلیل است کہ ایں معنی بر تہ وجہ بود تا روز وفات او را عذابے سخت می نمود تا گفت من لبشر فی بخروج الصفر لبشرتہ بدخول الجنۃ در لیتا چہ حد مرگ را آرزو میکرد اما مجذوب مطلق ولی صاحب سکر است ظاہرا وہمہ بمجانین ماند وباطن او بنور علم منور باشد وایں شخص را بل عجب احوال بود کہ عقول از ادراک آں عاجز وقاصر بود مثال لہ الامر من قبل ومن بعد بدست او دھند وَلِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ او را بود از غرض کجا رفتم نور اللہ قلبک کہ ماہیچ نوری ندارد ومعلوم است کہ اندازہ قبول وقابلیت چگونہ آفتاب خود را در وی می نماید پس المومن مراۃ اللہ چہ دانی دانا قلب المومن عرش اللہ چہ خبر داری وانا الرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی چہ معلوم کردہ باشی

عزیزمن عرش معنوی قلب مومن است ولکن لیسعنی قلب عبدی المومن واللہ اگر الرحمن علی العرش استوی نبودے ہرگز دل را دریں عالم استوی نبودی لوچہ دانی کہ توچہ چیزے وخود را چہ شناسی **بیت** ای آئینہ جمال شاہی کہ توئی ؛ ای نسخہ نامہ الٰہی کہ توئی ؛ خلق آدم علی صورتہ اینجا تجلی فرماید **بیت** دل عرش خدائی بے نیاز است ؛ کانجا نہ سجود نی نماز است ؛ دل آئینہ جمال شاہی ست ؛ دل معدن جوہر الٰہی است ؛ جوانمرد آں بزرگ در مناجات گفت یارب ما الحکمۃ فی خلقی فقال رویتی فی مراۃ روحک عزیزمن کل شیٔ ہالک الا وجہہ اینجا چہ غمزہ ہا رسینہ دوزاں باشد انی لاجد نفس الرحمن من جانب الیمن چگونہ درست آید ودریں محل ترا درخاطر آید کہ میان لاہوت وناسوت چہ مناسبت جوانمرد دریں ہیچ شبہہ نیست لیکن اگر ناسوت باشد ناسوت موجودی درمیان دو عدم است ہمچو طہری میان دو دم یعنی اگر عورتی دو روز دم دید دو روز نہ دید باز دو روز دم دیگر دید ایں دو میاں را اعتباری نبود ہم چناں ناسوت ہیچ اعتباری ندارد والا محال کہ دراں حضرت کارے بے نسبت تصور تواں کرد ای عزیز تو درون پردہ انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض محروم نشدۂ وعروس ونفخت فیہ من روحی ترا جمال ننمودہ ونور خلق آدم علی صورتہ بر تو تجلی نہ فرمودہ وسر من عرف نفسہ فقد عرف ربہ بر تو کشف نگشتہ۔ جوانمرد اخفاش مسکین از ضعف بصر وضیق حدقہ طاقت نور آفتاب ندارد بضرورت روز را شب انگارد **بیت** تو از کوری ار آفتابی نہ بینی ؛ مگنہ بر تو باشد نہ بر آفتاب ؛ عزیزمن تو دانی کہ عیسے را از کجا روح اللہ گفتہ اند وبعضے خود را از چہ جہت اللہ خواندہ اے دریغ مثل ما درین معانی مثل آں کوران است کہ در شہر الیشاں پیلے در آمد والیشاں برائی معرفت او بیروں آمدند وہر یکے از الیشاں عضوے ازاں پیل بگرفتہ ومساسی کرد پس ہر یکے آنچ بحس معلوم کردہ آں را اسمے وصفتے وضع کرد وبحقیقت ذات واحد بود اما بینایاں دگرند وآں چشمے دگر است روزے کہ آں چشم درمن کشاید ہرگز از من

سخنی نشنوی و نہ آوازی برآید امید دارم کہ چنیں بود **بیت** روزی کہ مرا دل برمن
درگیرد ؛ ازمن ہمہ من بکرم برگیرد ؛ او من شوم و من او مے خواہم من ؛ ایں خواست اگر
نخبت بود برگیرد ؛ جواں مرد اسلطان المحققین مولانا حجۃ الاسلام مے فرماید الفانی
فی التوحید الذی یکون مستغرقا بالواحد الحق حتی لا یلتفت الی غیرہ ولا الی نفسہ لانہ من
حیث انہ ہو غیر اللہ وان لم یتحققالہ معنی الغیریۃ و اینجا عجب سرلیست از ورای پردۂ غیب
بیروں دادہ است اما توچہ دانی واز کجا فہم تو اینجا رسد عزیز من گفتم کہ قوی در ضعیف
برحسب تناسب وتشاکل اثر کند وضعیف برانداز ۂ استعداد وقابلیت قبول فیض قوی کند
ہر آئینہ موصوف بصفت او گردد ومسمی ہم باسم او شود لا بل ہمو گردد نہ بینی کہ روح حیوانی
کہ در دل است آں بحقیقت روح نیست بل بخاریست لطیف از اخلاط متولد شود وحیات
وقوام ایں بخار کہ موجب حیات وقوام بدن است بواسطہ روح محض است کہ از خزانہ
وحدت است ودر تن مکانی معین ندارد بل نہ دروں تست ونہ بیروں وچگونگی وی
بر عقلہا پوشیدہ است من عرف نفسہ فقد عرف ربہ اینجا محقق گردد ولیکن چوں آں
حقیقت دریں مجاز اثر کرد وایں صفت او گرفتہ ہر آئینہ ازیں در اسم و وصف مباینت
ومغائرۃ ہر خاست ایں ہمہ او گشت ونام ونشان ایں نحوشد **بیت** بی نام بُدم
زدر وتن ؛ گشتم زغم تو بی نشاں ہم ؛ عزیز من دانی کہ روح کدام است قُلِ الرُّوحُ
مِنْ اَمْرِ رَبِّی ۔ وایں امر چیست اِلَّا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ازیجاد استم کہ از عالم خلق نیست ۔
جوانمرد اپس جزا ثری خاص صفت ذات الٰہی نبود ومحل تجلی او ست زیرا چہ طاقت
تجلی الٰہی جز صفت الٰہی را نتواند بود وایں محاو اضمحلال بشریۃ جز بدیں صفت نباشد
آذا تم الفقر فہو اللہ دریں مقام است جوانمرد اہل ظاہر گویند معرفت روح محال است
چہ حق از وی بیانی نفرمودہ است وایں جز بسبب قصور عقل بعضے نبودہ است والا
واللہ اینجا کسی است کہ اورا در بدایت سلوک عالم ارواح کشف شدہ در روح خود

ودیگر ارواح را معائنہ ومشاہدہ کردہ است وتوجہ دانی کہ ایں چہ مقام است ونہا عند اہل السلوک من ادنی المقامات وفی الجملہ ازیں کشادہ تر نتوانم بنشت فہم من فہم عزیز من مولانا حجۃ الاسلام می فرماید کہ سالک راہیچ از انک منازل راہ سلوک قطع کند باید کہ نبود ونہ نام باری عزاسمہ نام او واوصاف او شود ودریں آسامی واوصاف سالک محو شود پس ہمہ او باشد نہ ایں تخلقوا باخلاق اللہ ظاہر گردد ومن رانی فقد رای اللہ اینجا رخ نماید سر سبحانی ما اعظم شانی منکشف گردد۔ جوانمرد اگر رمزی ایں سر انا خلقنکم من نفس واحدۃ بیروں دہم واللہ عالمہا برہم زند **بیت** نہ ہر کس بود لائق سر شاہ ۔ بگو برکہ گویم من ایں راز آہ ۔ وجاہل داند کہ مراد من ازیں دانست اتحاد است ذالک مبلغہم من العلم آری بیچارہ از اتحاد تا اتصاف خبری ندارد واین عالم اتصاف والاخدای را تنہا خود اتحاد نیست وبحقیقت ذات اورا باصفت خاص خود وصفت مختص را بذات واثر را باصفت وصفت را باثر خود اتحاد حقیقی است واینجا سرہا عظیم است فہم من فہم درلغا ونہار در ریغ کہ ایں مکتوب خود بغایت کشادہ بنشتہ ام ونداند کہ فہم خواہی کرد ومن بخون جگر می نویسم واز ہزار گونہ اسرار کہ در جلباب ہر کلمتے از کلمات منطوی لیست یکی ہم بتمام نگفتہ ام ونتوانم گفت کہ علماء ظاہر طاقت شنیدن ایں ندارند۔ عزیز من بعضے بریں کلمات بخندند وطامات دانند وبعضے کزاف وہذیان خوانند وبعضی کفر تصور کنند جوانمرد اینجا ضرورت کہ عارفان ضحکہ جاہلاں باشد اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا کَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَکُوْنَ۔ وَاِذَا مَرُّوْا بِہِمْ یَتَغَامَزُوْنَ۔ وَاِذَا انْقَلَبُوْا اِلٰی اَہْلِہِمُ انْقَلَبُوْا فَکِہِیْنَ وَاِذَا رَاَوْہُمْ قَالُوْا اِنَّ ہٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ اما ای برادر آں روز را باش فَالْیَوْمَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْکُفَّارِ یَضْحَکُوْنَ عَلَی الْاَرَآئِکِ یَنْظُرُوْنَ جواں مرد شاید آں قوم نامعلوم از غایت قصور فہم وعدم معرفت بر قتل عارفی فتوی دہند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما میفرماید کہ من اگر آیہ تنزل الامر

بنبین را تفسیر کنم صحابہ مرا سنگسار کنند امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ می فرماید اگر من سرایہ آیۃ بیروں دہم صحابہ مرا عابد وثن خوانند جوانمرد اپیغامبر فرمودہ است انا مدینۃ العلم و علی بابہا نہ ہر کس آں علم داشت کہ علی داشت در حدیث است کلموا الناس علی قدر عقولھم زین العابدین چہ خوش فرمود **بیت** انی لاکتم من علمی جوہر ۔ کیلا یری الحق ذو جہل فیفتنا و قد تقدم فی ہذا ابو حسن ۔ الی الحسین و وصی قبلہ الحسنا ۔ یارب جوہر علم لو ابوح بہ ۔ لقیل لی انت ممن یعبد الوثنا ۔ ولاستحل رجال جاہلون دمی ۔ یرون اقبح ما یاتونہ حسنا ۔ عزیز من انگشت سوزان را اگر از تو پرسند چیست ہر آئینہ آتش گوئی اگر چہ بحقیقت آتش نیست بل چیزی صفت او گرفتہ است بضرورت آں نمانده داو گشتہ بود واین بحقیقت اتصاف است نہ اتحاد و بیشتر اسرار خود بشنو راست نمی آید انشاء اللہ تعالی بعد ملاقات بحضور تقریر کنم عزیز من نیکو بدانی مفارق میان خود و حق توئی تست یعنی مفارقت ظاہر خلقت واوصاف لبشریتک ولا الحق لا یستتر شئی اگر خود را از میان برگیری او بود نہ تو یقین داں او بنا شی توادئ مولانا حجۃ الاسلام می فرماید الذاکر اذا الحق فی الذکر و خفی الذکر عنہ حتی لا یحس شیئ من ظاہرہ و باطنہ بل یغیب بالکلیۃ عما سواہ و یفنی عن الفناء ایضا یحصل من ذلک وجودا حقیقیا و بقاء ازلیا قل اللہ ثم ذرہم ۔ درین عالم باشد **بیت** بدل گفتم ہزاراں آہ برگیر ۔ بگو افتادہ کای دل خواہ برگیر ۔ حجاب اعظم در راہ تو من ۔ خداوندا حجاب از راہ برگیر ۔ جوانمرد تو ہم سلوکے کن ان اللہ یحب معالی الہمم ہمتی در کار کن سرمہ من طلب سہر اللیالی در عین طلب کش واز مائدہ تجرع کرانی ۔ غذا گیر واز خلوت وانزوا وتبتل الیہ تبتیلا ۔ لباس ساز و مرکب را نقد وقت تصور کن و بر سجادہ انا جلیس من ذکرنی بنشین واز ماسوی اللہ روی بگرداں تا والذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا ۔ ترا راہ نمائی کند و چشم دل کشادہ گردد تا ہر چہ از مکتوبات من ترا علم الیقین است عین الیقین

گردد و بنشته فهم شود و این معانی جز بعنایت الله دست ندهد که مَا کُنتَ تَدْرِی مَا الْکِتَابُ وَلَا الْاِیمَانُ وَلٰکِن جَعَلْنَاهُ نُورًا نَّهْدِی بِهٖ مَن نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا -
عزیز من این راه عاشقان جان گداز دُبی دلان پاک باز است رهِ من و تو نیست **بیت**
مقلد را دریں رَه جا نگه نیست ؛ رَهِ پاکان سر انداز ان شید است ؛ یکی دیوانه بیدل
و بر افتاده پائی در گل بالستی که معلوم کند چه بنشته ام والا بایں گوش و چشم ظاهر نه
وصف عروس معانی این کلمات تواں شنید و نه جمالِ او تواں دید **نظم** تو گر بر آسمان یا
در زمینی ؛ بدیں چشمی که داری هیچ بینی ؛ وگر در جوهرت چشمی شود باز ؛ دو عالم بر تو فشانند
زاعزاز ؛ دراں ساعت که آں چشم آیدت پیش ؛ دو عالم در تو گم گردد تو در خویش ؛ تو مَی آں
جوهر غیب ار بدانی ؛ که بر تر زیں جهاں و آں جهانی ؛ فرشته گر به بیند جوهرِ تو ؛ همیشه سجده آرد
بر درِ تو ؛ عزیز من از فنا رفنا رمعنی بشریت مراد است نه صورت که چوں تصرف تو در نماند تو مرد
یکسان باشی رسول می فرماید موتوا قبل ان تموتوا نه بینی که در باب امیر المومنین ابو بکر چه فرمود
است که من اراد ان ینظر الی میت یمشی علی وجه الارض فلینظر الی ابن ابی قحافة - جوانمرد
حیات حقیقی جز بدیں ممات نبود و بقاء معنوی جز در یں فنا نباشد برادر عزیز را سر چه در یں
مکتوب مشکل ماند بنویسد تا شافی بر بنشته آید ان شاء الله تعالی و استغفر الله من جمیع ما کره
قولا و فعلا و خاطرا و صلی الله علی نبینا محمد و آله اجمعین -

صحیفه بست و پنجم در بعضی از معانی برادر عزیز دینی را در رضاء ایزدی تقا
با د بر حکم التماس اخوتی نسخی چند در بعضی از معانی کلمهٔ لا اله الا الله خواهم بنشت ان شاء الله
تعالی معلوم کنی و آں را بعمل مقرون گردانی و ایمان جز بدیں کلمه درست نیست - بدان
اسعدک الله رسول می فرماید الایمان بضعة و سبعون شعبة اعلاها کلمة لا اله الا الله و ادناها
اماطة الاذی عن الطریق کلمه گفتن نه اندازهٔ هر کسے است ظاهر لفظے میتواں گفت اما
بر شرطے که آمده است نه در یغا و نهها اماطة الاذی عن الطریق هیچ مے دانی که چه فرموده است

جواں مرد الا یعنی ہر چہ جز خدائی است تا آنکہ خود را نیز از میان راہ برگیرد اذیت غیر اللہ
از طریق حق دور کن تا کلمۂ لا الہ الا اللہ درست آید و الا و اللہ مقلدی نہ محقق ای دوست
اماطۂ اذیت ماسوی اللہ از طریق اللہ فرض راہ است زیرا چہ تا ادنی بدست نیاری
باعلی نتوانی رسید چوں ادنی آنست کہ طریق اللہ را از اذیت غیر اللہ پاک داری بے ایں
بکلمۂ لا الہ الا اللہ کہ اعلی است ہرگز نرسی وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُشْرِکُوْنَ
جواں نور اللہ قلبک اِلٰہ اسمی است عام کہ بر حق و غیر او تو انچہ معبود سازی اطلاق کنند
و اللہ اسمی خاص است کہ جز بذات حق اطلاق نکنند و الا برائی اثبات حقیقی از پس نفی
مطلق بود و نیز الا اینجا بمعنی غیر است نہ بمعنی استثنا یعنی لا الہ الا اللہ و مباحثہ بحجات
در اینجا بسیار است و ہذا اخبار عن نفی الغیر و اثباتہ سبحانہ و تعالی فمن تحقق بہذہ المقامات
لا یسمع الا من اللہ باللہ و لا یشہد الا باللہ و لا یقبل الا علی اللہ و الا باللہ فہو بحق عما سوی اللہ
ثم اِنّ ہذہ المقالت تقتضی التحقق بہا الفناء و البقاء باللہ عزیز من خود بیشتر اسرار
ہمدریں مسطور است ۔ جوانمرد آنکہ گفتم ہر چہ آں را تو معبود سازی الہ تو آں چیز بود یعنے
در حکم و فرمان ہر چہ با تبی معبود تو ہماں تو اند بود از قرآن بشنو اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ
اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ و بر اصنام نیز اطلاق می کنند در قرآن است قالوا لَاَنْ تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ
عزیز من بحقیقت میداں کہ تا توئی تو در تو باقی است خود پرستی نہ خدائی پرست و
شرک نہ اسلام از خلیل اللہ بشنو میگوید وَاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ
و لیکن ایں نہ آں اصنام است کہ تو مے دانی زیرا چہ مسند خلۃ خلیل اللہ خود از اں مبرا
بود یَا قَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ و ایں معنی خود پیش ازاں حاصل داشت و تحصیل
حاصل لغو بود اما ای دوست تبری از اصنام باطنی نہ اندازہ ہر کسی است جواں مرد
و جہت وجہی الگاہ درست آید کہ در آلذی محو شود و چوں محو گشت در وَمَا اَنَا مِنَ
الْمُشْرِکِیْنَ آں گاہ صادق باشد جواں مرد اصنام باطنی زشت تر از اصنام ظاہر است

زیرا چہ قباحت و بطالت اصنام ظاہری روشن است اما قباحت و بطالت آں اصنام از و بیت النملۃ پوشیدہ تر است و کمتر عقلی آں را تصور تواند کرد و جز بعنایت الہیہ و توفیقہ بداں واقف نتواں شد از نیجا کہ توئی غیر اولی و غیر را با او چہ مجال و الجمع بینہما محال بداں کہ او مسجد را خانۂ خود می خواند و مشرک را آنجا روا نمی دارد انما المشرکون نجس فلا تقربوا المسجد الحرام دیگر بہتر ازیں شنوکہ ترا از ذکر غیر خود منع می فرماید اِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا و دل ترا عرش خود گردانیدہ است۔ قلب المومن عرش اللہ۔ غیر خود را در نیجا چگونہ گذارد و در نیغاندانی کہ بیت برای عرش بود و عرش خدا برای بادشاہ نبود ولکن لیسعنی قلب عبدی المومن ما جعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ دانی کہ حیثیت آری بیت اللہ دیگر است عرش اللہ دیگر است **بیت** ای دل تو بجاں بکوشکہ بر خیز ٭ کایں جائی تو نیست جائی جانانست ٭ جاں مردا تا در تو انارادت و اختیار اثرے باقی بود از جمال لا الٰہ الا اللہ محرومی ہمہ خود را در باقی کن تا عروس کلمۂ توحید بہ تو رخ نماید و ہر چہ جز اللہ است از پیش دل تو بر خیزد اُولٰئِکَ ہُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا آری امروز سر کہ ہست خود را مومن میند **مصراع** باش تا فردا شود نیک و بد از بدت پیدا شود **شعر** سوف تری اذا انجلی الغبار ٭ افرس تحتک ام حمار ٭ در نیغا از شرک بیروں آی کہ اِنَّ اللّٰہَ بَرِیْئٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ و از نفاق تبرا نمائی کہ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ عزیز من تا در تو ایمان حقیقی نبود سر کُلُّ شَیْءٍ ہَالِکٌ اِلَّا وَجْہَہٗ بر تو نکشاید۔ تا ندانی کہ ازیں ہا لک ہلاک ظاہر تو نخواہند ہلاک اینیت تو مطلوب است زیرا چہ ایں ہلاک سبب بقاء ابدی تو گردد و دریں ہا لک الا وجہہ تجلی فرماید و سالک چوں دریں مقام رسد اگر بر چہار بالش کہ یلبث فیہن ملک الملک الیوم ندا فرماید چہ گوئی کہ جز للہ الواحد القہار نتواں گفت در نیغا ندانم کہ چہ مے گویم و اگر دریں ہوشیاری بودمی خود ہرگز چنیں گستاخیہا نکردمی **بیت** گر عاقلی

تو گم کنمی ؛ راه سر گفت و گوی محکم کنمی ؛ دل سوخته چند فراهم کنمی ؛ بر گفته بگریمی و ماتم کنمی ؛ آی دریغ هزار دریغ این کلمات اهل معرفت است و عارف کیست مَنْ عَرَفَ رَبَّهُ کل لسانه در کمال معرفت عجز مصطفی بین که لا احصی ثناء علیک و بر حکم لا یعرف سواه میگوید اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ - عزیز من العجز عن درک الادراک ادراکٌ کمال معرفت همین است **مصراع** معلوم شد که هیچ معلوم نشد ؛ جوانمردا هر چند نبی یا ولی یا ملک بشناسد آن شناخت بر اندازهٔ حوصلهٔ او خواهد بود و آن بی شک متناهی است پس معرفت ذات نامتناهی از کجا اینجا در ولیست که هیچ درمان ندارد **بیت** درد لیست مرا در دل درمانش نمی بینم ؛ آن قلزم اندوه را پایانش نمی بینم ؛ چند ازین حکایت نویسی و قصه خوانی کنیم لحظه ماتم عمر ضایع شده نیز باید داشت که استغفر الله العظیم صلے الله علی محمد و آله اجمعین -

صحیفه بیست و ششم بجانب خواجه خیر الدین - بسم الله الرحمن الرحیم الله الغنی اوقات برادر دینی خیر الدین دام تقواه با نواع عبادت معمور باد بحرمت من قال وَاللّٰهُ غَنِیٌّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ مقرر خدمت اخوی گردانیده می آید که غنا بذات پاک باری عز اسمه اصلی است و در آدمی فرع و فقر در آدمی اصل است و بذات پاک او اصلا روا نبود و آنجا است پیغامبر صلی الله علیه وسلم از جهت ظاهر اصل اختیار کرد نه فرع اما آدمی باید بهر دو صفت موصوف بود اگرچه اهل ظاهر را این معنی محال نماید چه هر دو ضد یکدیگر نماند و اجتماع ضدین در یک محل اندر یک زمان محال بود و این چنین نیست زیرا چه آدمی را صورت و معنی است معنی الٰهی است و آن باید بصفت غنا موصوف بود که غنا در وی اصل است و صورت و بے بشریست و این باید با صل خود آراسته بود که آن فقیر است تا حکم کل شیء یرجع الی اصله مقرر باشد جوانمردا غنا ز باطن و فقر ظاهر را فنا نبود و عکس این اعتباری ندارد که الغنی غنی القلب لا غنی المال قال جل ذکره وَوَجَدَکَ عَائِلًا فَاَغْنٰی اَغْنَاهُ بِالْقَنَاعَةِ

والصبر علی الفقر عزیز من فقیر باید صورت باشد نه معنی که آن صفت اهل کفر است مقصود آنکه
مسلمان باید فقیر صوری وغنی معنوی بود وآن معنی جز بترک دنیا دست ندهد پس هر که بدنیا
نیز نزدیکتر از حق دورتر و هر که را محبت مال بیشتر معرفت حق کمتر قال علیه السلام کثرة المال
یورث قساوة القلب والاشتغال به یوجب البعد من الله جوانمرد ترک دنیا بر مسلمان
واجبست عزیز من الدنیا مبغوضة الله پس هر که با دشمن خدای دوستی کند دشمن خدای
بود و دشمن خدای مسلمان نبود نه بینی که دوست دوست دوست - ودوست دشمن دشمن
والجمع بینهما محال است ای دوست بظاهر همه وقت فقیر و مسکین باش الصبر علی الفقر خیر
من الشکر علی الغنی نظر در دعاء رسول کن که چه می خواست اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا
وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنِ عزیز من اگر فرمودی که اُحشر المساکین
فی زمرتی مساکین را چه شرف بودی وخصوص که میگوید واحشرنی فی زمرة المساکین سبحان الله
این چه بندگی وحسن ادب است آرے اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِیْ همیں اقتضاء کند
جوانمرد بر مرارت فقر صبر باید کرد بلکه بر نعمت فقر شکر میباید گفت تا بر مزید گردد لَئِنْ
شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وشکر بدرجه اذا تم الفقر فهو الله رساند اینجا قلب تو سره گردد
واز مرتبهٔ تقلب بمنزلهٔ تمکین رسد باید که ظاهر و باطن تو بهم واصل آراسته شود تا اصیل
حقیقی شوی عزیز من طوبی فقر بغایت بلند است جز بدست نامرادی میوهٔ او نتوان خورد
ومنزل مسکنت سخت دور است جز بپای شکستگی نتوان رسید تا توانی مال جمع مکن که
ترا پریشان کند واسباب دنیاوی را تفرقه کن تا خاطر تو جمع گردد وخدای طلب باش
نه هوا خواه از غیر حق تبرا نمائی خاک طمع در دیدهٔ حرص انداز سر شهوات زیر پای کن و
بر تخت القناعة ملکنه لا تفنی جلوس فرمای ودست در چنگ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ
زن وبر همه اهل دنیا بتوقیع اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ سرفرازی کن وفراغ را غنیمت
شمر ودر وجود جز حق مدان وهمه خود را بخدای تسلیم نمائی این نامه انیت را بشنو تا من

بحق باشی انگاہ جمال شاہد لا الہ الا اللہ را مشاہدہ کنی انشاء اللہ تعالیٰ استغفر اللہ العظیم وصلی اللہ علی محمد وآلہ اجمعین۔

صحیفہ بیست ہفتم۔ عربی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ایدک اللہ یا اخی اعلم بقدر ما تشتغل بالدنیا تغفل عن الاخرۃ وبمقدار ما تنال الدنیا ذہاب اخرتک لانہ قال علیہ السلام ما اصاب عبد من الدنیا شیئا الا نقص من درجاتہ عند اللہ وان کرما علی اللہ عز وجل کالسائر الی المغرب بقدر ما یسیر یبعد عن المشرق فلا تحب الدنیا وان کان یسیرا لان حبہا راس کل خطیئۃ کفر یا اخی مثل الدنیا والاخرۃ کمثل ضرتین تسخط احداہما برضی الاخرۃ فلا تقرب منہا قلیلا وتبعد عنہا کثیرا یا اخی ان اللہ لا ینظر الیہا منذ خلقہا بغضا لہا ومن احب بغیضۃ فہو مبغوضہ وقال بعض العارفین من اصلح وامسی وفی قلبہ مقدار ذرۃ من حب الدنیا لم یکتب مؤمنا یا اخی اعمل فیہا عملا صالحا واختر علیہا الاخرۃ ولا ترکن الیہا البتۃ وکن فی تحصیل طاعۃ اللہ ومرضاتہ واحسن الی عباد اللہ کما احسن اللہ الیک وعلیک بحسن الاخلاق والاتفاق وترک المعاصی بالاتفاق واللہ الموفق والمعین ۵

صحیفہ بیست ششم بجانب محب دینی محب اللہ سلمہ **شعر** کتبت فی فوادی نار شوق ۔ لہا لہب وفی دمعی سحاب ۔ فلولا النار بل مع طرسی ۔ ولولا الماء لاحترق الکتاب **بیت** مسلماں غم دل چوں نویسم کہ می چکد بخون دیدہ مکتوب ۔ ایدک اللہ وایانا بروح منہ بعد تبلیغ سلامی شائستہ وابلاغ دعای بایستہ نمودہ می آید احوال بعد فضل اللہ بمیامن انفاس نفیسہ خدمت خواجہ ذکر اللہ بالخیر

بخیر است سد الحمد والمنار مقرر ضمیر آں بی نظیر یعنے برادر دینی مجیر سلمہ اللہ والبقاء فی رضاہ
گردانیدہ می آید مکتوب اخوی بعد مدتی مدید سبب سلامتی برادر سے شکر حق گفتہ آمدہ واز مضمون
آں معلوم شد کہ آں برادر را تعلقی سوئی ایں برادر است ہر آئینہ ازاں معدن اخلاق ہمیں
متوقع است باید ہم بریں نمط یاد دارد و فراموش نگرداند **بیت** فراموشم مکن مقصود
آنست ؛ فراموشی نہ شرط دوستانست ؛ اما بعد فاعلم یا اخی العمر قصیر والامر عسیر
والمقصد بعید والقاصد قعید والملک مخوف والسالک عکوف فاین النزول وکیف
الوصول عزیز من ہر کاری را شرطی است کہ بی مراعات آں ہرگز بداں نرسد پس ہر کہ ایں
راہ را بے رفیق مجاہدہ و بی زاد ریاضت رود در چاہ افتد و ہر کہ آں قصد را بی اعراض
عما سوی اللہ چشم دارد نابینا بود **بیت** برآمدہ خویشتن می باید ؛ برخاستہ زجان
وتن می باید ؛ در ہر قدمی ہزار بند افزونست ؛ زیں گرم روی بند شکن می باید ؛ جواہر را
زر کم عیار را اول تا نمک نزنند و در بوتہ ننہند و در کورہ نماندازند و چند بارش نگدازند
و در زیر پتک و سندان کوفتش ندہند ہرگز قابل انگشتریں شاہی نشود چوں بعد فضل اللہ
برکت شیخ آں برادر را سعادت اعتزال و انزوا کہ سالہا باز غایت مطلوب ایں ضعیف
است بی خواست میسر شدہ است غنیمت دارد و بجہدے ہر چہ تمام تر دنبال کار باشد
اما من چہ کنم نہ پائی گریزدارم و نہ دست آویز **مَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ ذٰلِکَ** آری تا غایت
روز ہیچ نکردم بضرورت ہیچ نشدم والا دریں راہ کہ رفت کہ نرسید و ایں در کہ زد
کہ نکشادند **بیت** تو راہ نرفتہ ازاں نمودند ؛ ورنے کہ زد ایں در کہ برو نکشودند ؛
قال علیہ السلام **مَنْ طَلَبَ شَیْئًا وَجَدَّ وَجَدَ وَمَنْ قَرَعَ بَابًا وَلَجَّ وَلَجَ** در قرآن
خبر مے دہد **وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا** واما نارسیدن ہم از جہت
نا اہتمامی و کزرفتن ماست **مصراع** معکوس مے رویم بمنزل نمی رسیم ؛ عزیز من
ایں مسکین را خدمت شیخ بمرحمت کاری فرمودہ اند و ہم بحق صحبت الشیاں اگرچہ از

چنانکه شرط است بر آن بوده می آید آثار آن هرچه روشن تر می باشد مشاهده می شود اما
چون مداومت بیست استقامت نمی شود و مداومت دران جز بلطف شیخ میسر نشدنی
نه و لطف خدمت شیخ متعلق الهام است کما قال تعالی وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی و آن دولت
تا کدام وقت بر رقع بکشاید و این سعادت کدام ساعت رخ نماید زیرا چه بی وجود شرائط مشروط
مفقود بود و نیز بعضے اوقات بر حکم الغریق یتعلق بکل حشیش در بیشه ها مردمان نظر
می کنم و ازانجا برای دل محزون مفرحی می سازم و آن چون ترکیب معدل نمی باشد
چندان نفع نمی کند و بخدمت شیخ نمی توانم رسید ناچار عرضه کنم بضرورت این بیت
میگویم **بیت** بکرم تو آفتابی چه کنم اگر نتابی ؛ دل تست ابر رحمت من تشنه در خرابی ؛
و ازینجاست که میان خلق بر نخبت خفته خود می خندم و در خلوت براد بارلی داد مے
گریم جوانمرد اعمر برآمدن گرفت و در اعضا سستی ظاهر شد نمیدانم که کلید آن در کدام
وقت بدست آید و در گنجینه چگونه نکشاید **بیت** الهیات ای در لنج هزاران هزار بار ؛
کاری زما نیامد عمری بباد رفت ؛ برادران این ضعیف هر کسے تعلق همت خود در طلب گاری
بودند و جهدے نمودند و بدان رسیدند این ضعیف از غایت قصور قدرت نه بر اندازه
حوصله تنگ خویش تمنائے دارد و لیکن در شرائط آن کار قاصر و قوانین و اصول آنرا
تارک چگونه محال طلبی بود ؛ **بیت** هر کسی در کعبه وصلش رسید ؛ من بماندم در میان
الیاں رسید ؛ ای برادر بر حکم الضرورات تبیح المحظورات سر در خرابی و خرابه
خواهم نهاد و بیکبارگی بیرون خواهم افتاد و هرچه باداباد **بیت** تا بود مرا طاقت بودم
بشکیبائی ؛ چون کار بجاں آمد اکنون من و رسوائی ؛ سرچه صبرم را پچیده بروں شد
دل ؛ ای صبر همیں بودت بازوی توانائی ؛ زیرا چه گریز نبود فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ
عَلَی اللّٰهِ خواهد بود فَنَسْئَلُ اللّٰهَ الْوُصُوْلَ اِلَیْهِ وَحُصُوْلَ مَا لَدَیْهِ بحرمت محمد
صلے اللہ علیہ وسلم از بهر آنکه عزیز من کاری بر اصل میباید کرد و راه کاری پیش میباید گرفت

ترک ننگ و نامی باید گفت و نظر از رسوم و عادت بر باید گرفت و دست از جان و مال فرزندان و عیال
باید شست و پای در بادیه اثر و اوار مسافت باید نهاد و سر در کوی خرابات دروں باید کرد پس در
گوشه تبتل باید نشست و روی سوی انا جلیس من ذکرنی باید کرد و حکم موتوا قبل ان تموتوا
باید گرفت انگاه بعد فضل امر و عنایت ببرکت خدمت جذبة من جذبات الرحمن چشم باید
داشت عزیز من می فرماید ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما یاتکم مثل الذین
خلوا من قبلکم مستهم البأساء والضراء جوانمرد این مقدار خود برای دخول
جنت می باید و جنته در نظر اصحاب همت صفر است اما چه کنم **بیت** هر چند نه ام لائق درگاه
سلاطین ٭ نا امید نه ام ٭ کاخر بکرم هم بنوازند گدارا ٭ گاهے بنگاهے ٭ هذا باب برحکم
درخواست اخوی چند سخنی در تفسیر دو اسم از اسمار حسنی دریں مکتوب تحریر افتاد یعنی هو الظاهر
والباطن عزیز من هو ظاهر فی کل مفهوم و اینجا فرموده وان من شئ الا یسبح بحمده
شعر و فی کل شئ له آیة ٭ تدل علی انه واحد ٭ جواں مرد اصل جملگی موجودات بارتعالے
است و جملگی موجودات فرع است و قوام فرع جز باصل نباشد تا فرع باصل بهم نبود قائم
نماند و اینجا اصل خود ماده بود و فرع صورت و ے نه آں منجواهم که فلسفه میگوید مراد
من آنست چنانچه قوام صورت بی ماده نیست قوام عالم نیز بی اثر خاص از آفریدگار محال است
عزیز من قوام نقطه بی مرکز هرگز تصور نتواں کرد و وجود بے صفر دائره محال است فانه
قیام و به قوام کل شئ منه بداء و الیه یعود و الیه یرجع الامر کله و کل شئ یرجع الی اصله
و هذا کلام جامع فهم کن پس در هر چه هست او ظاهر بود لان للحق فی کل شئ ظهورا و انه تعالی
یسبح نفسه و بحمده فهذا هو یسبح کل شئ بحمده ولکن لا تفقهون تسبیحهم ای
هو الظاهر فی کل مفهوم ولکن لا تفقهون ظهوره ونحن اقرب الیه منکم ولکن لا تبصرون
دریغا آں بزرگ مگر از نیجا گفته است که ما رایت شیئا قط الا و رایت الله فیه و الباطن عن کل فهم لان الحق شدة ظهوره خفی کالنور فی السواد و الروح فی الاجساد

عزیزمن بوجود ظاہر است وبکیفیت باطن وبحقیقت پیدا است وبحقیقت پنہاں ہوالظاہر
للادراک والباطن عن درک الادراک وسر ایں سخن را ایں حدیث بر صحرا می نہد کہ مَنْ
عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ۔ لان نفسک ظاہر و باطن واول و آخر وازلی وابدی **بیت**
ای آئینہ جمال شاہی کہ توئی ٭ وای نسخہ نامہ الٰہی کہ توئی ٭ بیروں زتو نیست ہر چہ
در عالم ہست ٭ در خود لطلب ہر انچہ خواہی کہ توئی ٭ قال جل ذکرہ سَنُرِیْھِمْ اٰیٰتِنَا
فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْ اَنْفُسِھِمْ اَوَلَمْ یَکْفِ بِرَبِّکَ اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدٌ ای انہ تعالی حاضر مع کل شئی والظاہر فی کل شئی
والشہود ضد الغیبۃ وما ہو غائب عن البصیرۃ اَلَآ اِنَّھُمْ فِیْ مِرْیَۃٍ مِّنْ لِّقَآءِ
رَبِّھِمْ جواں مرد ایں آیت سرو فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ را در صحرا نہاد
است لان ہذا مدل علی رویۃ تعالی فی الدنیا والآخرۃ واگر نہ چنیں بودے ہیچ عارفی
طرفۃ العین در دنیا قرار نبودے **بیت** گر ہست مرا قرار و آرام ٭ در ہر دو جہاں مقام
بے تو ٭ اَلَآ اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ۔ واسمہ محیط وہذہ المبالغۃ فی الاحاطۃ وحقیقت مفہوم
ازیں آیۃ آنست کہ لَاشَیْءَ اِلَّا ہُوَ۔ عزیز من ہر کرا ایں رخ نماید ایں بیت ورد او
گردد۔ **بیت** توئی بہر چہ نظر میکنم نہ جز تو ٭ چوں حقیقت ہر چیز و ہر چہ ہست توئی ٭
پس ہرگز آب خوش نہ در دنیا خورد و نہ در عقبی زیرا چہ در ہر چہ نگرد او را بیند دریں
مقام معرفت تجلی فرماید عروس محبت نقاب کشاید وانجا خود حرام بود محب در نظر
محبوب بغیر او پرواز دسمۂ خود بدود وہد وخودی خود بر باد نہد **بیت** عاشق کسی بود
کہ زخود بیخبر بود ٭ زیرا کہ عشق و بیخبری ہر دو تواماند ٭ زرقنا اللہ واباکم ہذا المقام
بحرمت نبینا محمد علیہ السلام وآلہ الکرام واستغفر اللہ العظیم وصلی اللہ علی محمد وآلہ اجمعین

صحیفه بیست و نهم افادک اللہ یا اخی و رضی عنک و ارضاک ان اللہ وصف
لفظہ تعالی بالرحمۃ و القہر و ہما اثران لاثر صفتہ الاحدیۃ الذاتیۃ الخاصۃ ای ہما وصفان
واسمان لہ فالنار من الرحمۃ النور و من القہر النار یعنی اول ما ظہر فی عالم الجواہر العلویۃ
النور بعد الافلاک و فی العالم الاجسام السفلیۃ النار فخلق من النور محمد صلے اللہ علیہ وسلم
و من النار ابلیس لعنۃ اللہ و النور الذکر و النار الانثی فسبحان الذی خلق الازواج کلہا۔
ولذا قال عز و جل و من کل شئ خلقنا زوجین جوانمرد فرد حقیقی جز ذات پاک
باری نیست و در غیر متصور نہ و چوں نور کہ مذکر است ہر آئینہ عالم ملکوت از وی ہمہ مذکر
آمدہ و نار کہ مؤنث است از وی در عالم جن و شیاطین کہ صفت انوثت دارند ظاہر گشت
انگاہ اے برادر بعضے از قوت رجولیت در وجود آمدند و بعضے از ضعف انوثیت و بعضے
از ہر دو جہت تا ازدواج حاصل آید۔ جوانمرد ذات ناقص عقل یعنی ابلیس بر حکم
اِنَّہُنَّ نَاقِصَاتُ الْعَقْلِ والدین از نجا گفت کہ انا خیر منہ خود را کہ مؤنث بود بر و فضل
نہاد و از خرد للرجال علیہن درجۃ بی خبر بود بضرورت مردود شد **بیت** خویشتن را
بخود نہادن جای ✤ گفتہ اند آنچہ گفتنی باشد ✤ در قرآن مے فرماید یَہَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ
اِنَاثًا وَّ یَہَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّکُوْرَ۔ اَوْ یُزَوِّجُہُمْ ذُکْرَانًا وَّ اِنَاثًا وَّ یَجْعَلُ مَنْ
یَّشَآءُ عَقِیْمًا دانی چہ فرمودہ است یعنی یکی را از عالم جن و شیاطین آفریدم کہ نتیجہ
نار ابلیس است کافر آمد و یکے از عالم ملکوت کہ نتیجہ نور محمد است صلے اللہ علیہ وسلم در
وجود آوردم مومن آمد و یکی ازیں دو عالم پیدا کردم مشرک گشت و ہر چہ عقیم گردانیدم
آں ہمہ معاون و نباتات و باقی حیوانات است یعنے از نہا ہیچ عملی از کفر و ایمان
نزاید و ہیچ دینے و مذہبے در وجود نیاید پس اول چیزے کہ ازاں آثار اثر صفت احدے
در وجود آمد جوہر فرد بود و آں نور محمدی ست صلے اللہ علیہ وسلم کہ اول ما خلق اللہ نورے
و از وی ہمہ جوہر زاد و اول چیزے کہ از اجسام در عالم سفلی ہم از آثار آں ظاہر گشت

نار بود و از وی شیطان است لعنة اللہ علیہ و از آدم ہمہ خر مہرہ خبیث پیدا شد پس ہر کہ از محمد است مومن است و ہر کہ از شیطان است کافر است و ہر کہ از ہر دو جہت است مشرک است و ہر چہ ازیں دو چیز غالب بود حکم مر غالب را راست و بالعاقبۃ ہر کہ ہست باصل خود رجوع کند کل شئی یرجع الی اصلہ فریق فی الجنۃ و فریق فی السعیر و لذا قال للمومنین سیدخلہم اللہ فی رحمتہ و للکافرین ثم ان مرجعہم لالی الجحیم و ایں از تاثیر دو اثر است کہ مخصوص باشد خاص صفت ذات احدیست و دریں مقام عظیم سر لیست فہم من فہم امروز اگرچہ یکی بظاہر مومن است و آں دیگر کافر و آں دیگر مشرک اما اعتبار مر عاقبت را ست۔ بلعم سالہا عبادت کرد آخر کار کافر بود و امیر المومنین ابو بکر سالہا بت را سجدہ کرد و بعاقبت ایمان او بر ایمان ثقلین راجح آمد و ہم ازیں جہت چشم اہل بصیرت گریاں و دل بریاں بود **بیت** ندانم بر چہ گردد آخریں کار ؎ مرا دل و آلہ و معشوق و خود کام ؎ حق تعالی ما و شما و جملہ مسلمانان را بکرم عمیم خویش حسن خاتمت و خیریت عاقبت عطا کند و از زمرہ اہل صلاح گرداند بمنہ و کمال کرمہ۔

صحیفہ سی ام۔ برادر دینی را سلکہ اللہ سلوک طریقت اہل الحق بخیر عمر دراز باد مقرر داند ہمانا چنان معلوم شد کہ آں عزیز را در صحف ایں فقیر مشکلے شدہ است و گمانی فاسد کہ ان بعض الظن اثم در خاطر گذشت و ظننتم ظن السوء و آں آن است مگر از مکتوبات ایں ضعیف بوی حلول و اتحاد می آید عصمنا اللہ عن ذلک و عفا اللہ عنک لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ۔ جوامر دا نظر ناقاصر و بصیرتی سہلست سخنانم فہم نتوانی کرد زیرا کہ ترا عالم دگر و ما را عالم دیگر انت فی شانک و انا فی شان مجاہدہ سخت و ریاضتے بکمال میباید تا در ذوات صفاتی پدید آید انگاہ شاید کہ عرفت الرَّحْمَٰنَ عَلَّمَ الْقُرْآنَ بگشاید بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ و تا ایں معنی نبود ہرگز دولت فہمہا ما سلیمان دست ندہد معلوم آں برادر باد کہ مذہب حلول و اتحاد ہمہ کفر و زندقہ است و من در بطلان آں چندان نبشتہ ام

رسالہ شود و درین صحیفہ برای دفع خلجان باطل تو سخنی چند بتجدید گشادہ تر نویسم لیطمئن
بہ قلبک و شاید ازین تراوامثال ترا شفاعی بود عزیز من پیش ازین نبشتہ ام آن اللہ احدیۃ
الذات والصفۃ وذاتہ تعالی منزہۃ عن الکثرۃ والتعدد واختلاف الاحوال ولکن لصفۃ الاحدیۃ
الذاتیۃ القائمۃ الخاصۃ اثر خاص ولذلک الاثر آثار مختلفۃ لسبب اختلاف المحال لامن جہۃ
اختلاف الزمان کما تقول جبار قہار ستار کریم منتقم محیی ممیت معز مذل وکذلک الباقی
فہذہ یحملہا آثار اثر تلک الصفۃ المخصوصۃ الذاتیۃ وکذلک الاسم عندنا لوصفۃ الخاصۃ
لان الانسان انما یسمی الشئ بعد معرفۃ ایاہ ولا یعرفہ سواہ جواں مردا اگر نہ چنیں بود تعدد
در صفت آید و صفت الخاصۃ تعالت عن التعدد والکثرۃ واختلاف الاحوال التغائر و نیز
شخصے واحد در زمان واحد ہم غضوب وہم حلیم وہم معطی وہم مانع وہم قابض وہم باسط
تصور نتواں کرد چہ گوئی در حق کسے کہ مقہور است یا مغضوب حق تعالی پیش از قہر
کردن وی وغضب فرمودن در باب وے قہار است وجبار است و ہر آئینہ پیش از وجود
کرم و قہر و منع و عطا بداں نتوانی شناخت واز نیجا فی الاصل اختلاف لازم آید وہذا لا یلیق
بذات وجود وہو تعالی عن ذلک جوانمردا چنانچہ قول رایت زیدا راکبا را جلاضاحکا
باکیا شیخا کریما معطیا مانعا فی زمان واحد وحالۃ واحدۃ محال است ایں نیز محال بود
واختلاف آنجا جائز نہ پس آنکہ تو نمود و نہ نام وجز آں میدانی وآں را آسامی ذات میخوانی
بر غلطی زیرا کہ آں آسامی آثار اثر آں صفت است کہ تحریر افتاد و اگر نبدہ بر حکم
تخلقوا باخلاق براں جملگی مخصوص گردد ممکن است وآں ہمہ آثار کہ نتیجہ وَاِذَا سَوَّیْتُہٗ
وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ است اگر از وی ظاہر شود ہمہ حق بود و ہیچ محال بنباشد
چہ او را من حیث المعنی والحقیقۃ با اصل مناسبتی ہست از نیجا بدانی کہ در خمرت طینت
آدم بیدی اربعین صباحا و در اضافت سویت و نفخت فیہ من روحی چہ سرہا ست
فہم من فہم لعمری ایں آیت وَسَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْہُ

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ہمیں معنی را کاشف است فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَۃُ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ ازینجا بودہ است ولکن اکثر الخلق فی عمار ظاہر و اخبر القرآن عنہم بان اَکْثَرُہُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ - لان لہم قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَہُوْنَ بہا ولہم اعین لا یبصرون بہا ولہم اذان لا یسمعون بہا - غرض من اینجا سر لیست **بیت** پردہ از روی شاہد ایں راز بر دور کردن بہا حرام بود ؛ اما ای دوست بنہتک اللہ ایں آثار جملگی را لسبب اختلاف تاثیر و اختلاف تاثیر از جہت اختلاف محل آسامی مختلف شدہ است و ایں ہمہ آسامی آثار آں اثر صفت احدیت کہ مخصوص بذات احدی است ولعالت عما یقولوا الظالمون -

مصراع تو در شب تار ے ندیدہ مہرے ؛ عقول انبیا و اولیا، دریں مقام متحیر است غرض من بحقیقت نظر در ذات احدی کنیم من حیث انہ ہو اختلاف ولغا ئر اینجا کفر است وچوں اینجا بدانستی محقق گردد کہ اتحاد حقیقی ذاتی باآں ذات احدی و صفۃ مخصوصۂ آں ذات باحلول آں بعینہ در ذات دیگری محال بود و من اعتقد ہما فہو کافر باللہ العظیم - ولیکن انچہ بنشتہ ام آنست کہ چوں اثرے خاص ازاں صفت مخصوصہ در تو حاصل گردد ہر آئینہ ترا باآں صفۃ مناسبتی خاص بود و آں صفت بحقیقت مناسب آں ذات است و ہر اثرے دیگر کہ از آثار آں اثر مخصوص بذات احدی از تو در عالم ملک و شہادت در ظہور آید آں ہمہ ثمرۂ نسیم ذات احدی بود نہ ازاں تو و بحق باز خواننداش نہ تو و اینجا بدانی کہ او را عزوجل اتحاد باخود است نہ باتو زیرا کہ بحقیقت آں غالب بود و ایں مغلوب و من غلب سلب پس فارق بینک و بینہ ہماں وجوب خاص ذاتی و صفۃ احدی آمد در لغا مگر خواجہ ابوالحسن خرقانی ازینجا گفت کہ انا اقل من ربی - بسنتین آں دو جہت را عبارت بد وسنہ کردہ است تو خود طفلی عبارت مردان خدای نہ اندازۂ فہم تو بود و ہم بخدای اگر عالمی زیر پای کنی یکی دیگر بیابی کہ ترا چنیں بیانی شافی کند و ہمو دانم معلوم کنی یا نہ **بیت** زبانی دیگر است مر عاشقاں را ؛ نہ ہر عاقل کند ایں حرف معلوم

کلام شان ہمہ مغلوب باشد: کہ ہر کس را نگر دد سر مفہوم ؛ آمی طیب اللہ عیشک بالنسہ آفتاب را ذاتی وصفتی مخصوصہ ہست وآں صفت اثری خاصہ دارد اگر بی بصیرتی آں را سہ انگارد چہ توآں کرد احول اگر یکے را دو و یا سہ یا بیشتر بیند زیانی نیست، لاتقولو ثلثۃ انتہوا خیر لکم وحقیقت ہماں یکی است واینجا اتحاد است نہ افتراق واگر نہ چنیں بودی خود بمعرفۃ باری عزاسمہ چگونہ آدمی مامور گشتی لانہ قال علیہ السلام لایعرف اللہ غیر اللہ والا تکلیف مالایطاق آمدی۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا مَا اٰتٰھَا دریغا آں بزرگ چگونہ شرح ازیں مقام دادہ است کہ عرفت اللہ باللہ ہر آئینہ شناخت او جز بدو امکان ندارد می فرماید لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا دریغا و ہزار دریغ چہ فہم خواہی کرد لایسعنی ارضی ولاسمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن بیغا میبری فرماید من رانی فقد رای اللہ واینجا قلب المومن عرش اللہ نو آمد بود ندانی کہ آلرحمن علی العرش استوی۔ چہ باشد ہاں وہاں **مصراع** تا ندانی کہ بانو میگویم ؛ آیں راز را اشخاصے دیگر اند تو واسطہ عزیز من بدانی کہ حق ہمین است والا چگونہ جائز بود کہ او جل وعلا آلت ادراک بندہ شود کنت لہ سمعا وبصرا ویدا ولسانا واو خود کنہ ذات وعجز ہویت خود را از مفہوم وادراک غیر خود مانع است کما قال وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِہٖ عِلْمًا ایں ہمہ از من نیست آیت اللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ یَّکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ۔ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ۔ یَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ہمہ بر صحرا نہادہ است وہمگی مشارکت ومناسبت واتحاد اثر را با صفت وصفت را بذات بیانی شافی کرد وَمَا یَعْقِلُھَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ وہیچ دانی کہ عالم کیست ہو الذی یحیط بالاشیاء بلا علم ولا درس ولا اکتساب احاطۃ جوہریۃ باستقصائہ کنہ الشیٔ۔ عزیز من خواجہ ابو یزید مے گوید العالم الذی

یاخذ العلم من اسد بلا واسطہ آری الرحمن علم القرآن عالم آں بود کہ از خدائی بیاموزد قال اللہ
وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ ایں علم بشرط تقوی مشروط است وتحصیل آں جز در حق لغانہ تواند بود جواہر
چوں ونفخت فیہ من روحی کہ اثر خاص آں صفت مخصوص است اینجا حاصل بود بضرورت
فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔
درست آید سبحانی ما اعظم شانی وانا الحق وجز آں کہ در عالم شکر از مشائخ بیروں افتادہ
است بجلگی حق بود واگر کسے ایں را حلول واتحاد گوید کافر است وبدیں ایمان دارم چہ
اعتقاد بغیر ایں نزد یک من باطل است وآں اثر خاص را سر الروح ونفخت الا آلہیۃ
وامانت القلب خوانند وایں را بلا شک نامخلوق ازلی وابدی است وازوی ظہور جمیع
آثار حق است ونفس کل وعقل فعال ونور نبوی کہ اول ما خلق اللہ نوری عبارت از ان است
ظہور ازوی یافتہ وبدو قائم وروح انسانی کہ نفس ناطقہ گویند نتیجہ اوست وہر یک نوعے
بانواع دیگر مناسبتے ہست اما نفخ ونفخت فیہ جز بعد تسویۃ الاخلاق تخلقوا باخلاق اللہ
حاصل نبود زیرا کہ فاذا سویتہ مقدمہ آنست فاذا سویتہ فی الاخلاق الرضیۃ والاعمال
المرضیۃ فَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰۤى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وازیں واضح ترنیز

از قرآن استماع کن الَّذِیْۤ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ثُمَّ جَعَلَ
نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ زیرا کہ آں فیہ نہ در بدن است
چہ اورا بابدن ہیچ نسبتے نیست ولا تعلق لہ مع البدن اصلا اللہم الا بوسائط۔ ونیز
آیت اولئک کتب فی قلوبہم الایمان وایدہم بروح منہ۔ واین واو تعقیب است بتفصیل
ای فایدہم بہمیں جملہ گواہی میدہد۔ ای دوست جانی ارشدک اللہ وایاک وجملک منتہی رضاہ
بداں کہ عموم خلق را نہ ازیں نعمت نصیبے است بل ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء
جذبۃ الرحمن دریں مقام است انی لاجد نفس الرحمن من جانب الیمن اینجا معلوم گردد
در لغ وہزار در لغ بعضے عقول قاصرہ از نسیم آں صبا محروم اند ایں را ثمرات الصوفیۃ

ومحالات العارفین خواندند عجب مدار پیغامبر گفتند هذا افک افترٰہ واعانہ علیہ قوم آخرون - جوانمرد
فقد جاؤا ظلما وزورا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون - در ینجا اگر کسی را بر سر سلسلۂ موجودات
وقوف باشد بداند کہ از واجب الوجود لا یصدر منہ الا شیٔ واحد بغیر واسطۃ انما یصدر اشیاء کثیرۃ
علی ترتیب وبوسائط لانہ تعالی احدیۃ الذات والصفۃ والواحد لا یصدر منہ الا واحد وانما یختلف
آثارہ باختلاف المحل آری دوست ہمیں آفتاب کہ ذاتی وصفتی مخصوصہ دارد از اثر خاص او
بعضے ارضیات نرم وبعضے خشن وبعضے سیاہ وبعضے سرخ وبعضے تلخ میشود پس چگویم اورا
صفات متعددہ است اگرچہ آفتاب نزد یک بعضے جسم است وعند البعض جوہر است وہذا
عما ظاہر وجہل محض وقد تخیل بعض اہل الظواہر کثرۃ من طریق تعدد الصفات وکذلک من
قال صفاتہ تعالی لاہو ولا غیرہ وہذا تخیل باطل من وجوہ وبالتحقیقۃ لہ صفۃ احدیۃ غیر منقسمۃ
ولتلک الصفۃ اثر خاص ولہذا الاثر آثار کما قلنا فقد تحقق عند اہل التحقیق المخصوصین
بعلم اللدنی ان ذاتہ وصفتہ لا یتغائران ولا یہما کالصورۃ والمادۃ ولکن ذاتہ کلہ علم قدرۃ
فعرفنا من ذلک ما عرفنا ولا تقدر کشفہ وقد تزلزلت العقول والافہام من قولی ہذا
الا من عصمہ اللہ واطلعہ علی غیبہ - جوانمرد ایں ہمہ کہ بنشتم ازاں عالم کہ منم زمری ومثالے
است ومقصود من دریں مراسلات تعریف وتفہیم نیست وتراوامثال تراجز بمثالے
تفہیم نتواں کرد لانک تحتاج الی الاستعانۃ بالمثال لقصور عقلک ولفتور فہمک ومن خود
اگرچہ نزدیک خود سخت کشادہ قریب الفہم مینویسم یا اخی ہر چہ فہم کنی بمقابلۂ آں دوگانہ
شکر بگزار وہر چہ معلومت نشود بدگمان مباش وبمن بنویس تا شبہہ را از تو دفع
کنم ونیز در تصفیہ باطن جد وجہد نمائی تا لوح دلت از کدورات منقی گردد ومجاری
لوح محفوظ شود تا ہر چہ بر تو مشتبہ شود ہم از انجا باز خوانی کہ ادنی مرتبۂ مالک اینست
وہمت بلند کن ان اللہ یحب معالی الہمم ودریں راہ مردانہ شو تا مکررہ کارت پدید
آید **بیت** تا کدامیں سر رسد بر کنگر ایوان عشق ۔ ایں ہوس دارند در سرہا کجا نبازے

ہر لفظ ترین و لفظ ترین

گفتند واللہ یزرقکم الفہم والہدایۃ ویعصمکم من الضلال والخجل وصلی اللہ علی محمد وآلہ اجمعین

صحیفہ سی ویکم - (شعر) کتبت الیک من قلب فریح ٭ حزین متکن متہتام ٭

بیت بخدائی کہ روز حشر دہد ٭ ہر کسی را جزا باستحقاق ٭ کیں دل مستمند محبت عظیم ٭

بجمال مبارک مشتاق ٭ محب وافر اخلاص احمد فقیر کہ اکثر اوقات بدعا رسلامتی ذات

ملک صفات اخوی مد اللہ عمرہ مشغول است سلام ودعا رسانیدہ ونمودہ **شعر** کفی حزنا

بانی مقیم ببلدۃ ٭ وانت باخری ما الیک وصول ٭ احوال بعد کرم اللہ ذی الجلال ببرکت خدمت

شیخ ذکر ہم اللہ بالخیر بخیر وصلاح مقرون است للہ الحمد والمنۃ مقصود صحیفہ آنکہ **بیت**

ہر شب بدعا می طلبم وصل تو اے دوست ٭ جہد من بیچارہ ازیں بیش چہ باشد ٭ مدتی مدید

است تا ہیچ مراسلہ گرامی اخوی متضمن خبر سلامتی کہ موجب تسلی باشد نرسید مامل

بخیر باد **بیت** از جور یار پیرہن کاغذی کنم ٭ کو کاغذ وسر قلم از من دریغ داشت ٭

وازیں جہت التفاتی ونگرانی بے نہایت روئے نمودہ واین معنی بر قصور محبت و فتور

مودت محتمل است باید بعد ازیں بدیں مثابہ از مہمان دینی فراموش نکنند وہر چند آں

عزیز را در امور انتظامی ودرمرابت ارد یادی است از دوستاں یاد کردن بیشتر متوقع بود

مصراع ان الکرام اذا ما اسہلوا ذکروا ٭ واز اں برادر نہ چنیں متصور است مضے

ما مضی ازیں جانب محبت را مستقیم تصور کنند ومتواتر بمراسلات شریفہ دمفاوضات

لطیفہ طریقہ اتحاد مسلوک دارد اشتیاق اینجانب بملاقات عزیز خویش فوق الحد والوصف

داند ہمہ از دل تفحص کنند کہ القلوب مع القلوب متشاہد دامن آں را ہر چند بیان کنم

ہر آئینہ ذو الطول والعرض خواہد بود **بیت** قصہ عشق چوں سر زلفت ٭ ہر چہ گویم ازاں

دراز تر است ٭ شرح شوقت کجا تواند داد ٭ قلم کز دلم شکستہ تر است ٭ **بیت** غنیمت

دار عمر وقت خود را ٭ کہ ضائع میرود یار روا نیست ٭ وبجہد ہر چہ تمام تر در تحصیل کمالات

دینی مشغول گردد آں را از مہمات ہم تصور کنند در حصول اغراض مسلماناں بوسع طاقت

تقصیر نکند وبجاه ومال ارباب حاجت را مدد ومعونت نماید ودنیا طفیل آخرت داند وسلطانی
که بداں جاند سلام ودعا رساند فرزند ابو محمد طال عمره بدعا مخصوص است والسلام۔

صحیفه سی دوم نخمده بجانب تاج الحق خواجه محمد سعادت دارین اخوی قرین حال
برادر دینی ومحب یقینی تاج الحق والدین خواجه محمد ادام الله تقواه وسلک به سبیل
رضاه ومناه بادکتوب مرغوب برادری رسید مضمون بوقوف پیوست بر سلامتی برادری
شکر حق گفته آمد ازاں سطور خان معلوم گشت که پیش ازیں بجانب برادر اعز خواجه سعید الدین
اسعده الله فی الدارین نبشته شده است مگر بعضی الفاظ بروی مشتبه شده است اگرچه
تقریر بغایت کشادگی است اما اشتباه او جز سبب استغراق قلب باو لشواغل دنیاوی
نیست که الاشتغال بامور الدنیا یورث قساوة القلب وفهم معانی برقاسی قلب
مستحیل است عزیزمن اترک الدنیا قلیلها وکثیرها ولاترکن الیها البتة واجتنب
عن شواغلها لتستفید العلم والفهم من الله یا ایها الذین امنوا ان تتقوا الله یجعل
لکم فرقانا ففهمناها سلیمان وکلا اتینا حکما وعلما جواں مردا ہرچه علما
طریقت نویسند جز بمثلے وتمثلے نباشد امرت ان اکلم الناس علی قدر عقولهم وانزلهم
علی قدر منازلهم پیغامبر فرموده است صلے الله علیه وسلم مرگ را روز حشر بصورت گوسپند
آرند ودر صحرا حشر بسمل کنند در یغا بعضے عقول ازیں عبارت جزایں فهم نکند که چنانچه در
دنیا گوسپند را ذبح می کنند خواهند کرد وما لهم به من علم ان هم الا
یظنون وکما قال علیه السلام المومن فی قبره فی روضة خضراء ویرحب له قبره سبعون
ذراعا ویضی حتی یکون کالقمر لیلة البدر وقال القبر روضة من ریاض الجنة او حفرة
من حفر النیران وداند مگر ازیں ہمیں قبر ظاهر که آں را گور خوانند مراد است ذلک مبلغهم
من العلم جواں مردا الميت بعد الموت لا یحیش جسده بحر ولا بر ولا نور ولا ظلمة
ولا رحمة ولا عذاب وهو یصیر ترا بما کان فما یکون کما زعمت ونیز ایں طائفه را

چہ معلوم عذاب قبر چہ باشد و سوال گور چگونہ بود و منکر و نکیر و مبشر و بشیر کیانند و کجا آنند
و مرا از فضل حق این ہمہ معلوم است و اسرا گر رمزے بیروں دہم عقول اہل ظواہر زیر و زبر
شود و افہام قاصرۂ ایشاں منتشر گردد و از نادانی و قصور علم در تکفیر شروع کنند و خود
کافر شوند و ہر چہ گفتہ ام جز مذہب اہل سنت و جماعت نیست و لیکن پوشیدہ **شعر**
انی لاکتم من علمی جواہرہ ٭ کیلا یری الحق ذو جہل فیفتنا ٭ ورب جوہر علم لو ابوح بہ ٭ لقیل
لی انت ممن یعبد الوثنا ٭ جواں مرد آں شنیدہ کہ فرمودہ است اصحاب الجنۃ جردٌ مردٌ
دانی کہ حدیث یعنی اکثر اہل الجنۃ البلہ آری بشیر نا رسیدگان کودک صفت باشند ایشانرا
اطفال رضیعہ تصور باید کرد و اطفال جز بشیر و خرما خوش نشوند و آنہار من لبن لم
یتغیر طعمہ و آنہار من عسل مصفی آرے بزر و نقرہ و حریر و حور و قصور و میوہ و شراب
جز ایں طائفہ قناعت نکنند اصحاب النفوس فی الدنیا و اصحاب النفوس فی الآخرۃ الی
ان یکون لصاحب النفس الیہ سبیلا۔ اما بالعنان ایں راہ دیگر انداز پیغامبر صلے اللہ علیہ
وسلم بشنو ابوبکر و عمر سیدا کہول اہل الجنۃ۔ عزیز من آں قوم بلاغت رسیدہ بہشتی
دیگر است لا فیہا حورٌ ولا لبن ولا عسل تجلی لہم ربہم ضاحکا **بیت**۔ گرچہ کہ فردوس
مقامی خوش است ٭ ہیچ بہ از نعمت دیدار نیست ٭ لعمری ایں مقام کہلان بود اما مقر
مستقر پیران دیگر است قاب قوسین او ادنی وآں کمال محمدی است کہ پیر
خالقاہ احدی است چنانکہ خود از کمال خود خبر میدہد من رانی فقد رای الحق قران بران
مثال طغرا می کشد کہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ در لیفا کلمۂ الما چہ
پردہ دری میکند و ید اللہ فوق ایدیہم چنداں اسرار بر صحرا نہادہ است و تو در حق
خود ظنی داری کہ مگر قران میدانی ہیہات ہیہات میاں تو د قرآن فوق چوں زمین و آسمان است
وجعلنا من بین ایدیہم سدا و من خلفہم سدا فاغشیناہم فہم لا
یبصرون و شاہد قرآن نازنینی است در غایت استتار کہ ہیچ نامحرمی را بدو راہ نبود

وجز رجال اللہ بر قع از رخسارۂ او بر نتواں گرفت کھدیعصی واللہ در مقطعات تا چہ عشق بازیہاست کہ جز عاشقانِ صادق کہ یحبہم ویحبونہٗ صفتِ آں طائفہ است دراں محرم نباشد

بیت نہ ہر کس داند ایں اسرار عشاق ؛ بر پرد بال مرغ عقل فعال ؛ عزیز من بیشتر انچہ در قرآن است و یاد رحدیث آمدہ جز بمثال نیست یضرب اللہ الامثال للناس زیرا کہ ادراک معنی بر عموم خلق صعب است وانہ لا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول۔ واہل فہم لغایت عزیز اند وقلیل ماہم میخواہیم تا رمزے زاحوال قیامت وکور وسوال وحساب ومیزان وشفاعت وصراط وناصہا وجز آں برتو بیان کنیم ولیکن کودکے بل طفل رضیعی طاقت نداری واز علم معلوم ترا خبر نیست وفہم تو بداں نرسد وبرای درک آں معنی کوشش وجشمے ودلی جز آں میباید کہ تو داری از قرآن بشنوی فرماید لہم قلوب لا یفقہون بہا ولہم اعین لا یبصرون بہا ولہم اذان لا یسمعون بہا نہ ہر عربی دانی قرآن داند ونہ ہر لغۃ شناسے حدیث معلوم کند چہ بعضے فصحاء عرب ازاں ہیچ معلوم نکردند فاذا قرأت القرآن جعلنا بینک وبین الذین لا یؤمنون بالاخرۃ حجابا مستورا ہ بارہا ترا گفتہ ام وباز میگویم کہ ظاہر وباطن از مشغولی ماسوی اللہ پاک دار کہ طہارت شرط راہست فانہ لا یمسہ الا المطہرون انگاہ مشاہدۂ جمالِ معانی راچشم دار وہر چہ فرمودہ است گوش کن ودر مجاہدہ وریاضت جہد نما ونقد ترک المال والآمال وفقد العیال والاطفال راسرمایہ تصور کن ومراقب احوال ومراعی اوقات می باش کہ ایں دولت جز بدیں طریق دست ندہد والسلام۔

صحیفہ سی وسیوم نحمدہ عن اللہ عنکبوتی ای دوست چند بار ترا منع کردم از کارہائے کہ البتہ بے مشورت دراں اقدام نمودی وازاں امروز پشیمانی حاصل آمد وکرات گفتیم باطائفہ کہ ایشاں را در امور شرعی چند آنی نبود بل کہ نیکہ اکثر احوال درمالا یعنی مشغول اند واوقات ایشاں فیما بینہم اللہ مصروف است میا میزد درکارہا

ایشاں وخیل مشو اگرچہ مادر وپدر است فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ
وبر مصاحبت ایشاں برحذر میباش وبا تفاق ایشاں کار مکن زیرا کہ ہوا وشیطان
ونفوس امارۂ ایشاں غالب است وطلب دنیا وجمع اموال وحرص وکثرت اسباب و
شہوات وحُبِّ جاہ بردل آں فرقۂ بطلان کہ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا مستولی است وہر آئینہ ہرچہ کنند وگویند جز از جہت شیطان ونفس نبود
وازاں ہیچ خیر از اندک وبسیار نباشد بل فتنہ و وبال آن درین ودنیا موثر است
اعوذ باللہ منہا از صحبت ایشاں احتراز واجب است واجتناب از موافقت جنیاں
لازم زیرا کہ الصُّحْبَةُ تُؤَثِّرُ **شعر** لاتصحب الکسلان فی حالاتہ ٭ کم صالح بفساد آخر
یفسد ٭ عدوی البلید الی الجلید مریعۃ ٭ کالجمر یوضع فی الرماد فینجمد **بیت** بابدان کم
نشیں کہ صحبتِ بد ٭ گرچہ پاکی ترا پلید کند ٭ آفتابی بدیں بزرگی ہیں ٭ اندکے ابر
ناپدید کند ٭ ونیز ترکرات وصیت کردہ ام ومکنم کہ ہیچ کاری از جزوی کلی بی رخصت
خدمت شیخ نباید کرد ولی علم ایشاں در ہیچ مصلحتے شروع کردن روا نیست وہر
نہ بفرمان شیخ کنی باطل بود مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ فرمان بر فرمان
خدا ایست لا ینہ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ولہ قلب موحی عزیز من یُضلل من یَّشَاءُ ویہدی
مَن یَّشَاءُ صفت خدا ایست۔ اما صفت شیخ جز ہدی نباشد از اینجا است کہ مرید را
پیر پرستی آسان است چہ فضاء عالم الوہیت شاہباز ان ولایت نبوت بر کمند جواں مردا
بفرمان خود بودن محض خطاست وعین بلاء مرید را کار بارادت واختیار کردن حرام است
طریقہ آنست در فرمان پیر باشند وترک اختیار خود کنند مثل المرید بین یدی الشیخ
کمثل المیت بین یدی الغاسل یقلب کیف یشاء زیرا کہ **بیت** بادو قبلہ درہ نوحید
نتواں رفت راست ٭ یار خدا ودوست باید یا ہوائے خویشتن ٭ ونیز در کارہائے
مشورت با دوستانِ دینی ویاران طریقت عین فرض است نہ مبنی قرآن با پیغامبر

میگوید وشاورهم فی الامر اگر علم وعقل نبوی بنسبت جملہ اہل علم وعقل چوں آفتاب درخشانی است مع ہذا بمشورت مامور بود ومنہ آں دوست بر سر حروف خود است این راچہ تدبیر **بیت** نیک خواہان دہند پند ولیک ۔ نیکبختاں بوند پند پذیر ۔ توفقک اللہ بالخیر والعمل الصالح عزیز من سخن در روزہ ودر نماز وعبادت دیگر است کہ مریدان بے اشارت پیر میدان رہ نبرند وہر چہ کنند بحکم واشارت شیخ باشد دراں نفس وشیطاں را مدخل نیست وشرکت ومداخل آں راندانی ومشارکت ایشاں رانشناسی واز خطرہ شیطانی وحیلہ نفسانی فرق کردن نتوانی **بیت** روشن تر از آفتاب باید رائی ۔ تا بشناسد مزاج ہر سودائی ۔ مضی ما مضی ۔ اگر شیخ ترا برائی ہر چہ ہست بگیرد وبادوستاں ما جرا کند پس کار بس دشوار بود ولو یؤاخذ اللہ الناس بظلمہم ما ترک علیہا من دابۃ عزیز من ولکن یعفو عن کثیر بعد ازیں غفلت را بخود راہ ندہی وکار ہا را خود بینی ودنیا دوستی بشیخ باز گذاری زمام مصالح بدلیشاں سپاری وبا اصحاب طریقہ مشورت مسلوک داری وعقل وکفایت واختیار وارادت خود در باقی کنی وازاحوال خود در جمیع اوقات ایں فقیر را اعلام دہی امید بود ایں معنی سبب انتظام امور دینی ودنیاوی او بود واورا ظاہر وباطن بر مزید می بود بخیر اما از جہت قرابت کہ بشتہ بود خاطر جمع دارد برکت شیخ التفاتی نخواہد بود ودر دعوی سید قاسم نیز بخوبی دفع خواہد شد فرزندان خود را طال عمرہم سلام خواند والسلام ۔

صحیفہ سی وچہارم نخمدہ سلام علیک طبتم فادخلوہا خالدین ۔ احمد فقیر سلام او را باوفور اشتیاق رسانید ونمود **بیت** ز حق می خواہد ایں درویش ہر دم ۔ کہ یاد آرد ز ما در دیر دنیا بر مزیدت ۔ احوال برکت خاص آستانہ خدمت شیخ بخیر است مکتوب احوی رسید بر سلامتی ذات ملک صفات شکر حق گفتہ آمد آرے ازاں برادر ہمیں متوقع است کہ مدد ومعین در کار دین باشد چرا کہ دنیا نزد یک اصحاب طریقہ بر پشہ اعتبار ندارد

از رفتن و آمدن او غم و شادی نباشد بل از رفتن او شاد شوند و از آمدن او اندیشمند شوند و اوحی اللہ الی عیسی فقال یا عیسی اذا رایت الفقر مقبلا فقل مرحبا بشعار الصالحین و اذا رایت الغنی مقبلا ذنب عجلت عقوبته - دوست آن بود که ترا از معاصی باز دارد و برادر آن باشد که ترا بخیرات هدایت کند اَخُوْکَ مَنْ حَذَّرَکَ مِنَ الذُّنُوْبِ آن برادر از جملهٔ معتقدان خدمت شیخ است باید در متابعت ایشان جهد نماید و آن بر سه وجه است متابعت اقوال و افعال و احوال متابعت احوال صعوبتے دارد اما در متابعت اقوال و افعال جهد نمائی تا ارادت درست بود و چنین کس را مرید گویند و عمر و فراغت را شمر - اغتنم فراغک فربما تتمنی فلا تنال **بیت** نصیحت همین است بر جان برادر ÷ که اوقات ضائع مکن تا توانی ÷ عزیز من ایجاد جن و انس جز برای عبادت نیست وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ و آن عبادت باید از سر اخلاص باشد اخلاص آنست که از شوائب و اشراک عاری بود وَمَا اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ امروز از ما هر عملی که در وجود می آید ما آن را کار میدانیم اما فردا که ندا فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید در دهند وَيَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ معاینه شود - جز یا حسرتا علی ما فرطت فی جنب الله نباشد دران زمان فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا صحیح سود ندارد اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ تا میتوانی پیش از اینما تکونوا یدرککم الموت - وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ کاری بکن و استعداد سفر اصلے راساخته باش فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ و توشه تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى هم از پیش مقام مرتب کن تا مگر بوقت رحیل بشارت اِرْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً بگوش جانت رسانند و همیشه خدمت شیخ را حاضر و ناظر دان این فقیر و یاران دیگر بر حکم اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ للغائب اسرع اجابت بدعاء سمادری مشغول اند و ملتمس ازان دوست و یارانے

آنجا اند آنست که بدعا یاد آرند و مدام بمقاوضات شریفه مراسلات لطیفه طریقه محبت مسلوک دارند
هرکه از یاران آنجانب است سلام رسانند

صحیفه سی پنجم نخبه نخبة من عند الله مبارکه طیبه بعد مطالع سلام و دعا مقرر خدمت اخوی باد انفاس باقی عمر عزیز خود را مغتنم باشند و انس از غیر حق که رقم فنا بر ناصیه آنست قطع گردد و توکل علی الحی الذی لا یموت رو دل بکسی ده که نمیرد هرگز ؛ تخلیة القلب عما سوی الله واجب است قل هو الله ثم ذرهم و دی فی الجملة بحق آوردن فرض عین را انی وجهت وجهی للذی فطر السموات و الارض بیچاره مردم اگر در خواب غفلت و غرور نباشد او را بمبنهی احتیاج نبود - الناس نیام فاذا ماتوا انتبهوا و انتباه بعد مرگ مفید نبود و یا لیت که پیش از مردن انتباه بودی زیرا که چون منادی اقرأ کتابک بنفسک الیوم علیک حسیبا بر آید حسرت و ندامت هیچ سود نبود فلم یک ینفعهم ایمانهم لما رأوا بأسنا و هر آئینه چون اینجا همه کار کرد خودی دور نکرد بداند که خود کاری نکرده است اولئک الذین حبطت اعمالهم هر عملے که نه خالص برای حق است چنین

شعر سوف تری اذا انجلی الغبار ؛ ائتک فرسک امام حمار ؛ عزیز من دولت دنیا باسعادت عقبی جمع نشود **بیت** کاری بمراد خواهی و دین درست ؛ این هر دو نباشد نه فلک بنده نست جوانمرد اگر میتوانی تجارتی با خدای کن تا سرمایه زیان نکند اتجروا مع الله تربحوا - و ان تجارت دانی کدام است آنکه از دوزخ فراق برهاند چه آن دوزخ بجنب این دوزخ فردوس بود هل ادلکم علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم - تومنون بالله و رسوله و تجاهدون فی سبیل الله باموالکم و انفسکم جوان مردا دریں راه سوز جز انقطاع از خلق نیست و از دیار جز در نقصان جاه و مال و فرزند و عیال نبود ملتمس ازان عزیز آنست که عزلت و انزوا را لازم گیرد و گوشه صبر و قناعت اختیار کند و زبان از گفت و گو بر بندد و ظاهر و باطن بحق مشغول دارد **بیت** قلم بشکن ورق سوز و سیاهی ریز دم در کش

حمید این قصه عشق است در دفتر نمیگنجد ؛ **بیت** تا تو خنجر می کشی بر خنجرت خود زد حمید ؛ من نمی گفتم که عاشق را نباید آزمود ؛ حق تعالی توفیق عمل خیر رفیق گرداند۔

صحیفه سی و ششم خواجه خیر الدوله والدین۔ بیت۔ پیام این دل مسکین کرار رسان ؛ برادر عزیز محرم دینی و دوست مکرم یقینی خیر الدوله والدین ادام الله تقواه والقاه فی رضاه سلام و دعا صدر فقیر با فراوان اشتیاق مطالع نماید و بداند **بیت**۔ حدیث عشق با خبار در نمی گنجد ؛ بیان شوق بگفتار در نمی گنجد ؛ حالے احوال بعد کرم الله برکت خدمت شیخ ذکره بالخیر بخیر است و امور مشکور سد الحمد و المنة مکتوب اخوی متضمن اخبار سلامتی که مطلوب است رسید فرحتی تمام حاصل شد و عرضه داشت بخدمت شیخ با فرزند نظام الدین و قدرے شیرینی بمحل صالح گذرانیده شد و مکتوبے که بجانب کاتب بود کیفیت عرض افتاد در باب برادرے مرحمت و شفقت فراوان می شد و بانواع کرم فرمودند آثار آن هر چه تمام تر مشاهده خواهد شد عرض افتاده بود و جواب نبشته شده بتجدید عرض افتاد فرمان شد که من بیت ذکر داورا در فرموده ام هم بران مواظبت نمایداش الله وقت رسد دیگر هم خواهم فرمود بخاطر جمع در کار حق مشغول باشد دیگر از حال دشواری سفر و راه در قلم آورده بداند که در راه مردان خدائی رفتن نه اندازه هر کسی است و محبت آن طائفه ورزیدن نه کار هر خسی راهے پر خار و کارے دشوار هر دمے خون خوردن است و هر قدمے جان سپردن **بیت** جان عود بود همیشه در مجمر ما ؛ خون ریز بود همیشه در کشور ما ؛ داری سر ما دگر نه دور از بر ما ؛ ما دوست کشیم و تو نداری سر ما ؛ آن برادر را چون هوسے در سر است بضرورت جنبش و بیش ازین چشم باید داشت الٓمٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ۔ ای دوست ترا هنوز خاری بپا نخلیده است و قطره از سحاب عشق بر تو نچکیده است این چه فریاد است و چه شور۔ **بیت** اے ترا خارے بپا نخلیده کی دانی که چیست ؛ حال شیرانی که شمشیر بلا بر سر خورند

روی الصلوٰۃ والسلام علیہ منقول از زبان ؛

ہم در ذکر کردن باب فرمودن ذکر کرده بود اگر چه پیش ازین بخدمت شیخ

اذا احب اللہ عبدًا ابتلاہ واذا ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات فاتمہن قال انی جاعلک للناس امامًا یحقق الولاء فاصدقہم ولاء استدہم بلاء۔ عزیزمن اینجا ہمہ نامراد مراد بود و دل در غمہا شاد دل از جان برداشتہ و از خانمان پرداختہ **بیت** آنکو طلب دوست بسر در گیرد ٭ اول قدم از جان و جہان بر گیرد و بعاشق هر چند مغموم است شاد و هر چند محروم است با بنیاد محروم ماندن از مراد رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ فَقَالَ لَنْ تَرَانِیْ ای دوست جان را در ین راه وفعی نبود عاشقان را اگر بمثل هزار جانستی و هر جانے را هزار بار باز ندے خطرے ندارد **شعر** اذا العلی ما تو علی دین الہوی وجدوا البتہ منہلا معلولا ٭ آرے اینجا دل را چہ خطر باشد و جان را چہ محل اگر مردے همیشہ مشتاق بلاء دوست می باش و منتظر قضاء دوست مدیاش و بزبان تضرع عرضہ داد **شعر** ان فؤاد دعتہ لک حامد ٭ وان دما اجریتہ لک فلصر ٭ **بیت** هزار شربت زہر اردہی بمن بمثل ز عشق لغرۂ ہل من مزید بر خیزد ٭ و هر آئینہ ترک ارادت و مراد او باید گشت زیرا که **بیت** باد و قبلہ در رہ توحید نتوان رفت راست ٭ یار رضاء دوست باید یا ہوا خویشتن ٭ ہان دہان مکراین بشارت بگوش جانت نرسیدہ است کہ انا عند المنکسرۃ القلوب لاجل از ینجا گفت۔ اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ لَانَّ فِی الْمَسْکَنَۃِ اِنْکِسَارًا وَلِلْاِنْکِسَارِ اِعْتِبَارٌ چہ در جہ انکسار را غایت بلند است مقام عبدیت دارد ولیکن ترا آں قوت کجا آری لِکُلِّ عَمَلٍ رِجَالٌ مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَہٗ **شعر** خلق اللہ للحروب رجالا ٭ ورجالا للقصعۃ وثرید باضعیفاں می گوید **شعر** دع المکارم لا تنہض لبغیتہا ٭ واقعد فانک انت الطاعم الکاسی **مصراع** رو بازی کن عاشقی کار تو نیست **بیت** گر تیغ زنی جان خودت پیش کشم ٭ هر چند جفا پیش کنی پیش کشم ٭ جوانمرد را کار مرداں دیگر است دکار فرختان دیگر حالی اگر طلبی صادق داری دعای مسکین و دراوقات مرجوہ از خدای نخواہ تا مگر ترا معرفۃ عارفی بخشد که از برکت وی شاید بوی از گلبن مقصود شام تو رسد بوقت کتابت معنی یک آیت قرآن در خاطر گذشت نخواہم که از تو دریغ دارم شرائط

من اکل وحده در قرآن است وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا اعلم یا اخی ان المومن الحقیقی ہو القلب المعنوی لانہ من عالم الرب انی واخبر عنہ بقولہ قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّی فاہلاکہ بمالا بعینہ وہو الاشتغال بماسوی اللہ فمن سعی فی قتلہ وہلاکہ جَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا واحباؤہ فی معرفتہ سبحانہ وتعالی کما قال جل ذکرہ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ ولاتظن ان تقدر علی ذلک قیل ان تقاتل لنفسک المشومۃ المشرکۃ بالله لانک اُمِرْتَ بقتلہا بقولہ عز من قائل وقاتلوا المشرکین بالله لانک کافرۃ وقال قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ وقال علیہ السلام اَعْدٰى عَدُوِّكَ نَفْسُكَ الَّتِیْ بَيْنَ جَنْبَيْكَ والامر یقتضی الوجوب فالواجب اِحْيَاءُ قَلْبِكَ الرَّبَّانِیِّ وَقَتْلُ نَفْسِكَ الشَّيْطَانِیِّ وَقَتْلُ النَّفْسِ بِالْحَقِيْقَةِ بِالتَّخَلُّقِ بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ تعالی والتنزہ عن اوصافہا ورد دعاویہا الیہا والسلاحہا من اختیاراتہا ومرادا تہا کلہا وانمحاء آثار البشریۃ عنہا فبذلک یتم الایمان والاسلام والاحسان والله الموفق ✤ جوانمرد ہوسی لعابت ضعیف وسست داری زیرا کہ طفل راہی و ببلاغت مردان طریقت نرسیدہ تا کار بحقیقت رسد می فرماید ربا عی مارا خواہی تن بغمان اندردہ ✤ چوں شیفتگاں سر بجہاں اندردہ ✤ دل برخوں گزیدگان اندردہ ✤ وانگہ رزہ دو دیدجاں اندردہ ✤ عزیز من چہ دانی تا بنشتہ ام ہزار ہزار منزل ازیں عالم منقطع باید گشت تا شاید بکرم اللہ وفضلہ چشم دلت کشادہ گردد وعروس معانی جلوہ کند نومید مباش وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۔ وَلَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ کارے کہ فرو بندد دوزخ نماید ✤ نومید مباش کہ عاقبت بکشاید ✤ مَنْ طَلَبَ شَيْئًا وَجَدَّ وَجَدَ جہدی میکن وکوشش می نمائی فَاِنْ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

صحیفہ سی وہفتم بجانب خواجہ خیر الدین ۔ نحمدہ بحمدہ ۔ برادر عزیز جانی ومحب

دو جہانی خیر الدین اسلکہ اللہ سالک طریقی الحق سلام خواند و بداند مبتدی را در وقت سلوک خلوت و عزلت و قطع علائق و منع عوائق شرط است تا قصر دل از خس و خاشاک وہواجس و وساوس پاک گردد و لیکن شرطے کہ بر آں ماند زیرا چہ از انتفار آں شرط بالقطع انتفاء مشروط لازم است۔ جوانمرد الظہور شطر الایمان وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ وچوں بتوفیق اللہ آں دولت روی نماید و قصر دل پاک گردد باید آں را با خلاق حمیدہ عمارت کند و خلعہا را و را بدیں خصائل محمود مرمت نماید انگاہ شاید لائق تختگاہ بادشاہ گردد پس آں را بذکر اللہ بیاراید عزیز من تا در غلط نیفتی اینجا ذکر اللہ دگر است۔ واللہ دگر وچوں در ذکر استقامت شود ذاکر در مذکور محو گردد چنانکہ نہ ذکر ماند و نہ ذاکر اینجا حقیقت جلوس بادشاہ حاصل آید جلوس ذاتی کہ تو آں را چہتے و مکانے تصور می کنی و تو آں را نمی دانی واگر من بگویم جہانے در شور انداختہ باشم و تو جہدے کن تا دراں مقام رسی کہ از شجرۂ دل تو مدار انہ انا اللہ بر آید پس بدانی کہ چہ گفتہ ام اما بدیں طریق کہ تو میباشی نہ ہمانا کہ مسلمانی حقیقی باشی حکم عوام ہم مداری تا کار بخواص رسد و خواص الخواص خود دگر اند اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ جواں مردا من ظن انہ یصل الی محل عظیم بغیر مقاساۃ الشدائد انہ الغفلۃ امانیۃ فی لوادی الہلاک آندریں راہ تا از خود و غیر خود نباشی بوئے از بوستان اوئی بنو نرسد **بیت** تا تو سر خود خاک دریں رہ نکنی ؛ ہرگز سر تو بادبراں در نبرد ؛ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ - وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ - مَّسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ **رباعی** با دل گفتم مرا میسر دارد ؛ کو بادشہ است من ندارم سر او ؛ دل گفت برو حدیث بیہودہ مگو ؛ یا سر دراو کشند یا در بر او ؛ اما ہمہ وقت مددے میخواہی ولیکن ترا در کار خود مددی نیست مدد دوستاں محمد و مدد او بیش نتواند بود و ہیچ وجہ در کار نہ بل در کار ہا را لا یعنی مستغرق است ما چہ کنیم **مصراع** گفتیم شنیدیم ترا سود نداشت ؛ انک لا تہدی من احببت ولکن اللہ

مهدی من لشیار۔ مسول و مامول از حق آنکه آن برادر را بخود هدایه دهد۔

صحیفه سی و هشتم بجانب فخر الائمه برهان الملة والدین ؛

جعلا الله وایانا من الذین لا خوف علیهم ولا هم یحزنون **شعر** ایا ریح الصبا
بلغ سلامی ؛ الی من لنسینی طول الزمان ؛ برادر دینی و محب یقینی افتخار الائمة والعلماء منفخر الاجلة
والفضلاء برهان الملة والدین نور الله قلبه بنور الهدایة ووفقه الله لاعمال الصالحة من البدایة
الی النهایة سلام و دعا داعی حقیر صدر فقیر باد و فور اشتیاق مطالع کند و مقرر داند آنکه دنیا
مع فنها لا تستوی عند الله بعوضة و ما هی عنده الا مبغوضة و تو آن را چیزے میدانی و حاصل
آن را غنیمت می شماری **وما الحیوة الدنیا الا متاع الغرور** **رباعی** حال
دنیا سر بسر پرسیدم از فرزانه ؛ گفت یا بادیست یا خاکیست یا فسانه ؛ باز گفتم حال
آنکس کو که دل در وی ببست ؛ گفت یا غولیست یا دیولیست یا دیوانه ؛ در یغا آن غنیمت
است که غریمت آن فردا بجان درمانی و درمانی ندانی۔ عزیز من ففروا الی الله قبل
ان یفر المرء من اخیه وامه وابیه وصاحبته وبنیه لکل امرء منهم
یومئذ شان یغنیه۔ تصور می کنی که در عیشی والله در طیشی زیرا که لا عیش الا عیش
الآخرة از خواب غفلت درآی پیش از انکه گویند الناس نیام فاذا ماتوا انتبهوا و چشم
بصیرت بکشای پیش از انکه ندای فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید
گوش هوشت رسد درآن حال ربنا ابصرنا وسمعنا فارجعنا نعمل صالحا هیچ سود ندارد آنعاقل
من درع لفسه وعمل لما بعد الموت دریغا جهلی مرکب بود که بسبب حظوظ دنیاوی که بباد
رواں و سایه گزراں ماند از خطوط عقباوی که مالا عین رات ولا اذن سمعت ولا خطر علی
علی قلب بشر محروم کرد ومن کان یرید حرث الدنیا نؤته منها وما له فی
الآخرة من نصیب ؛ آرے دنیا را نقدے انگارد یا معاذ الله عقبی را نسیه بشمارد
ذلک هو الخسران المبین والا این نه عقل است و هیچ عاقلے نه این معنی مستحسن شمرد

ہر چیہ از ضروریات دنیا وی ممتع از ملذذات اخروی ممتنع الویل الویل اذ ہیتم طیبا تکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بہا فالیوم تجزون عذاب الہون آں دوست را بسیار نصیحت کردہ ام ومیکنم ولکن لا تحبون الناصحین بیت نیکخواہاں دہند پند ولیک بد بیکبختاں بوند پند پذیرد من چہ کنم از من جز نصیحتے نبود ولکن اللہ یہدی من یشاء عزیز من بر عمر اعتماد مکن مال وجاہ را اعتباری نیست مرگ بر فقا و دنیا بی وفا ملک الموت چشمہا کشادہ واعوان او منتظر ایستادہ وبیچارہ آدمی مغرور از وے متنفر وگریزان ولمنیذ اندکہ اجل او برابر است ونو خود قرآن نمیخوانی تا بدانی ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملاقیکم جواں مرد از قرآن بشنو می گوید ولقد خلقنا الانسان ونعلم ما توسوس بہ نفسہ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید اما برای آں معنی سمع وبصر معنوی می باید کہ آں سمع وبصر کہ داری چہ کار آید عزیز من فانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور زیرا کہ ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وہو شہید۔ جواں مرد چوں ترک تازی مرگ در رسد از ندامت انتفاعی نبود حتی اذا جاء احدہم الموت قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت بیہات بیہات کلا انہا کلمۃ ہو قائلہا ومن ورائہم برزخ الی یوم یبعثون در بغداد ہزار در بغ وچیوں وما امرنا الا واحدۃ کلمح بالبصر در آید نفس امارہ فریاد برآرد ربنا اخرنا الی اجل قریب نجب دعوتک ونتبع الرسل از عالم غیب ندا می شنود اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون عزیز من اگر بخوشی دنیا خوشی روی ملک الموت بے شک باید دید وشربت زہر آلودہ مرگ بناچار میباید چشید دراں زماں افسوست ہیچ سود ندارد ودر بغ خوردن منفعت نبود یا حسرتا علی ما فرطت فی جنب اللہ وان کنت لمن الساخرین۔ او تقول ان اللہ ہدانی لکنت من المتقین جواں مرد امنت

ہر بار می گویم انی اخاف علیکم عذاب یوم عظیم و دائم کہ در دولت گذرد سواء علینا اوعظت ام لم تکن من الواعظین حق صحبت و محبت این بود کہ اد اگردم اکنون تو دانی تمن شاء فلیؤمن و من شاء فلیکفر۔ انا اعتدنا للظالمین نارا احاط بهم سرادقها و ان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمهل یشوی الوجوه بئس الشراب و ساءت مرتفقا ماہ رمضان سی روزہ در شہر در آمدن و میان مسلمانان بودن و سعادت جماعت تراویح دریافتن و روزہ با مادر و فرزندان و قرابتان و دوستان گشادن خصوصاً گاہ گاہ خاکبوسی خانقاہ حاصل کردن افضل و ادلی است ہاں دہان پای بر نفس امارہ نہ دوست از حرص و ہوا بدار سراز گریبان غفلت برآر **بیت** ہشیار شو ہشیار شو از غیر حق بیزار شو ؛ لبس باشد اکنون ایجواں ترسی بکن در کار شو ؛ عزیز من چوں نجار ستیآت بر کرہ دل مترا کم گردد خوف سوء خاتمت بود معاذ اللہ والعیاذ باللہ منہا فمثلہ کمثل الکلب ان تحمل علیہ یلہث او تترکہ یلہث سخنی چند بی محابا بنشتم و محابا در آداب حقوق جائز نہ قل الحق و ان کان مرا اگر خدای توفیق بخشد بتفکر تمام این را مطالعہ کن و برای چیزے کہ آفریدند بدان مشغول شو تضییع عمر عزیز و اوقات مرجوہ جائز مشمر **بیت** بغفلت می گذاری روزگاری ؛ مگر در گور خواہی کرد کارے ؛ آمر معروف کردم و پندے دوستانہ گفتم والسلام علیکم۔ **بیت** نصیحت کرد بکتوسان اگر آزادہ بستاں ؛ وگر گوئی کہ نستانم غلام لست بکتوسان ؛

صحیفہ سی و نہم بجانب خواجہ خیر الدین مذکور۔ بعد تبلیغ سلام و دعا مقرر برادر دینی ایدہ اللہ بنصرہ و جعلہ فی الصلاح اوحد عصرہ گردانیدہ آید مکتوب مرغوب برادرے بعد مدتے بدید رسید لسلی تمام حاصل آمد بر سلامتی ذات برادری شکر حق گفتہ آمد احوالی کہ بنشتہ بود معلوم گشت و عرضہ داشت بخدمت شیخ مجمل صالح بافرزند نظام الدین خدمتی گذرانیدہ آمد بمرحمت قبول فرمودند بعد باز پرس احوال بفاتحہ و دعا ترتیب ارزانی داشتند آں برادر نیکو بداند اگر کسی از دنیا و اشتغال بدو بکلی منقطع شدہ باشد و میچ میلے سوے آں

نماندہ واللہ ہرگز کس را دنیا پیش نہاید و قطعاً کسی را کار دنیا نہ فرماید اما آں ہمہ بلا ہم تو دانی
از کجاست **بیت** گر کس چونکہ کرد سیر خویش بخود دید ؛ گفتا کہ ز کس ہست ہم از ماست کہ بر ماست
اے عزیز چہ کار است کہ دراں مشغولی اگر آں قدر اہتمام در کار حق بود کارش از عرش بگذرد
در لہ با چنداں مشقت و بناء خسیس ہم ترا نیست و از انت جز رنج و محنت نصیب نہ وجہ
بلا ازیں بالا تر کہ با ایں ہمہ فضیحتی نعمت دنیی ہر لحظہ در زیاں زہی خسران فما ربحت تجارتہم
بدیہات فہمیات خسر الدنیا والآخرۃ اعوذ باللہ من ذلک عزیز من چہ بر دست تو آید اگر
دینار وی نماید و دنیا وی بدست آید وہی مبغوضتہ اللہ تعالی **شعر** زیادۃ المرء فی
دنیاہ نقصان ؛ و ربحہ دوں محض الخیر خسران ؛ وکل وجدان حظ لا ثبات لہ ؛ فان معناہ
فی الحقیقۃ فقدان ؛ ہر بار می گفتی و می گوی ہمچنیں کنم و آں ہم زبانی بود - جواں مرد لِمَ
تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ نشنیدہ - زیادۃ القول علی الفعل منقصتہ و زیادۃ الفعل علی
القول مکرمتہ مردی آنست کہ مردوار در میدان ہمت قدم نہی و جان و مال و فرزند و عیال
طوعاً و رغبۃً در بازی انتباہ طوعاً او کرہاً قالتا اتینا طائعین **بیت** یا بر دہم چوں
زنان رنگے و لوئی پیش گیر ؛ یا بیا چوں شیر مرداں گوئی در میدان بگیر ؛ مثل ہندی
است قُنی یہی دو کی کرہی یہنا **بیت** کارے بمراد عیش خواہی و دیں درست ؛ ایں ہر دو
میاسر نہ فلک بندۂ تست ؛ و اگر قوتی داری بسم اللہ ہذا فرس النکار و ایں میدان
عقل و کفایت و ہوش و گوش و سلامتی اعضا ہمہ داری پائی در رکاب ہمت نہ و آیت
وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ برخواں کہ ایں درگاہ مردان است
نہ کارگاہ مخنثاں - **بیت** ایں کوئی ملامتست و میدان ہلاک ؛ ویں راہ مقامران بازند
پاک ؛ مردے باید قلندری دامن پاک ؛ تا بر گذرد عیار داری باک ؛ پیغامبر فرماید سیاتی
علی امتی زمان لا یسلم لذی دین دینہ الا من فر من شاہق الی شاہق و من قریۃ الی قریۃ
و من حجر الی حجر الا من ادرک ذلک الزمان فعلیہ بامرہ الخاصۃ ہذا لفظ الحدیث او معناہ

اگر ایمانت می باید بضرورت چنین باید بود **مصراع** هم پسته خوری بتا و هم نای زنی ؛ خدائی را باچنین حال طلبیدن محال است اصل ایمان محبت است دوئی نگنجد **بیت** بایار خودم یار خدا شرک بود ؛ تا من نشوم ز خود جدا شرک برد ؛ مجنون وار ترک خویش و خویشیان و خداوندان باید گرفت پس ذکر آن باید کرد زیرا که لیس لله شریک **بیت** اگر بر وصلت لیلی بخاطر عنبی دانی چو مجنون فرد باید شد هم از خویش و هم از خویشان ؛ قل الله ثم ذرهم ای عزیز تو تا عاشق خود و دوست خود و بنده خودی ترا باحدیث مردان چه کار **ع** گفتم صنما شدی که جانرا وطنی ؛ گفتا که حدیث جان مکن گر زمنی ؛ گفتم که به تیغ حجبم چند کشی ؛ گفتا که هنوز عاشق خویشتنی ؛ دیگر نبشته که من ترا در خواب نمی بینم ای دوست من ترا بیشتر حاضر می بینم و شاید در شبانروزی چندبار بینم زیرا که آن نمایش ارواح است در عالم تمثیل روح را از مکاشفات نور صفا نتواند دید و خود تو مرا چگونه بینی که صحبت بطلانت حجابی درمیان آورده است و در باصرهٔ بصیرت سدی افگنده فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ؛ شعر فان الکلب اسرعه علمی ؛ ما کان مسکنه لدی القصاب ؛ عزیز من مرا نگاه بینی که عروس ایمانت روی نموده بود اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ جوان مرد یکبار تجربه کن اندران حال که ترا سعادت قلة الطعام والکلام والمنام روی نموده بود و معصیتی در وجود نیالوده بود شاید که مرا بینی و توانی دید زیرا که وقت بود که بینی و بتوانی دید اید و ست المومن مراة المومن مراة الله است و مراة الله جز بنور الله ادراک ممکن نبود و نیز شاید تو شیخ را بینی و مرا نه بینی زیرا که شیخ نور کامل دارد و نور کامل در ادراک صفائی نیز صفائی ظاهر تواند شد بل شاید شیخ خودرا از راه انوار نور مشکاه خویش بتو نماید ولیکن ناقص جز در کمال صفا ظهور نه پذیرد و جواهر را شنیده ام که برای رضای طائفه معرض عن الله از جهت خوف ایشان از راه حق منحرف شده

اگر چنین است فاعوذ باللہ منک ای دریغ آں نہ مسلمانی است اگر خدائی از تو راضی نبود
دیگراں را از سخط کہ مانع تواند شد رضاء ہزدہ ہزار عالم موصوف رضاء او ست قلب المومن
بین اصبعین من اصابع الرحمن یقلبہا کیف یشاء فاعل بحقیقت و قادر بکمال جز خدائے
نیست ارقرآن شنید فلا تخافوھم وخافون ان کنتم مؤمنین عزیز من امر است بدیں
کہ جز از خدائے نترسی تا مومن باشی و نہی است از خشیت غیر تا ایمانت درست گردد نہی
و امر مع شرط است ہشدار کہ ایں قرآن است قولہ الحق ولہ الملک خاطر جمع دار و از
غیر او باک مدار کہ لا یملکون لانفسہم نفعا ولا ضرا ولا موتا ولا حیوۃ ولا
نشورا نشنیدہ ہر کہ از خدای نترسد از ہمہ بترسد و ہر کہ از خدائے بترسد ہمہ از و بترسند
عزیز من تو قرآن از سر عادت میخوانی و نمیدانی قرا مزا بتدبر و تفکر باید خواند تا معلومت
گردد کہ یا ایہا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من
دون اللہ لن یخلقوا - الا یا ای دریغ از جنیان چہ خوف و از رضاء ایشاں چہ امید
و بحقیقت بدانی من کہ ترا دوست مے دارم بدوستی او دارم والا مصراع فمالی ولا عنیاز و
نحب بحبک الناس و لعادی لعداوتک من خالفک من خلقک من ہرگز بداں حالی کہ داری
راضی نہ ام و از خدای برائے تو صلاح دین تو میخواہم و مبدانم ترا نیز ازیں جہت اندوہے
خواہد بود اما تو منبیاش بوسع و امکان در کار تو تقصیرے نرود و از خدمت شیخ و از ریاضت
مشائخ و از بوطن یاران عزیز استمداد می کنم ترا میباید بقدر امکان قدم از حد شریعت
بیروں ننہی و دائم مراقب حال خود باشی و ہر لحظہ و ہر ساعتے بخدائی گرزی و بوقت پاک
بشیخ التجا نمائی و معوذتین بسیار میخوان و در تلاوت مشغول میباش و کار حق را مقدم
میدار و از کسبی التفات مکن بر عمر اعتماد نیست وقت غنیمت است و انفاس بغایت
عزیز و اللہ یہدیک الی السداد و یسلک سبیل الرشاد من ترا و دین ترا دوست مے دارم
و ترا سلامت بخدائی سپردہ و امید وارم ہمچناں سلامت بمن رسی و ذلک علی اللہ یسیر

صحیفہ چہلم بجانب خواجہ حاجی کفی بالقرآن واعظا قولہ عز من قائل لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ اِنِّیْ لَکُمْ مِنْہُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ۔ وقفک اللہ بالخیر برادر عزیز دینی خواجہ حاجی رزقہ اللہ حجًّا مبرورًا وعیشًا۔ ورّا سلام صدر فقیر مطالع کنند وبدانند العمر قصیر والوقت لسیر والامر عسیر۔ **مصراع** ہیہات ای دریغ کہ عمرت بباد رفت واللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ۔ نفسے چند کہ ماندہ است غنیمت دار فرصتے تمنا ہ فلانکہ ہاں وہاں اگر عاقلی غافل مباش آلدنیا مزرعۃ الاخرۃ۔ اے دوست وَابْتَغِ فِیْمَا اٰتٰکَ اللّٰہُ الدَّارَ الْاٰخِرَۃَ وَلَا تَنْسَ نَصِیْبَکَ مِنَ الدُّنْیَا وَاَحْسِنْ کَمَا اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکَ ہیچ دانی کہ احسان چیست ان تعبد اللہ کانک تراہ ؎ گرش می نہ بینی ہمی بیندت ؎ جواں مرد اکار سے کن وجہد تمامگرت راہ دہند وترا از توئی تو باز خرند **بیت** با دوست گنج فقیر بہشت است وبوستاں ؎ بی دوست خاک بر سر جاہ وتوانگری ؎ توفیق اعمال خیر رفیق باد۔ والسلام۔

صحیفہ چہل ویکم۔ بجانب مجیر الدین اللہ الجامع۔ **بیت** کلہا ہمہ باز آمد وقت است کہ باز آئی ؎ کل بی تو نمی باید چندیں چہ ہمی بائی ؎ برادرم عزیز دینی ملک مجیر الدین ادام اللہ تقواہ وسلک بہ سبیل رضاہ سلام ودعا از دوست حقیر صدر منیر مطالع نماید۔ واحوال من کل الوجوہ مقرون بخیر وصلاح تصور کنند ای دوست اینک باد بہاری بزیدہ وآفتاب بنقطۂ اعتدال ربیعی دوستان روئی بوستان نہادہ وکلہا چمن صلا بر عاشقی دادہ بلبلان مہجور بوصال گل خنداں افواج تماشایان بسوئی باغات خراماں زیر ہر گلبنے گلرخی در سایہ ہر سروے نگاری بی دلاں ودلبراں در چنیں ہوا عام وخاص دریں تماشا حصۂ ما در چنیں فصل در د نصیب ما از چنیں ہوا گرد آری چہ تواں کرد **بیت** آں گل کہ منش خواہم در ہیچ گلستاں نے ؎ واں سرو کہ من جویم در باغ وبستانے ؎ بضرورت در دہر درد افزودہ وغم در غم تداخل نمودہ **بیت** بہاری اینچنیں خرم مرا آوارۂ دل جائے ؎

منم کنجے وغم ہر کس بباغی وتماشائی ٭ جوا مرزا ہوا ربا غ کرا وپروائی بوستاں از کجا زیرا
کہ **بیت** آں دل نماند کش سر بستاں دماغ بود ٭ گوئی ہمیشہ سوختہ درد داغ بود ٭ اگر
بمصاحبت عزیزی یا بنیت زیارتے بباغی گذرم افتد دلم خفقاں گیرد وجانم توقاب پذیرد
از گریہ چشمم چشمہا شود واز غم جگرم رخنہا گردد **بیت** رفتم لبوئی باغ بیادت گریستم ٭
بر ہر گلے وگرنہ گرایا دماغ بود ٭ قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَآ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا چہ باید کرد
المقدر کاپس عمر بسر آمد وکارے بر نیامد آما چوں راہ عشق جز عجز وبیچارگی وحیرت وخونخوارے
نیست چہ کند وتدبیر چیست ہر کس برا ندازہ خود جہدے می کند وکوشش مینماید اما تا کرا راہ
دہد وکرا رخ نماید **بیت** ما می کوشیم ودیگراں می کوشند ٭ تا بخت کرا بود کرا گیرد دست ٭
در یغ وہزار در یغ **بیت** تا گرامی سر رسد بر کنگرِ ایوان عشق ٭ ایں ہوس دارند در سرہا
کہ عیاری کند ٭ مع ذلک چشم امید کشادہ ودل بر عایت دوست نہادہ ام وخود طریق
ایں دیگر چیست زیرا کہ **بیت** امیدواران دست طلب زدامن دوست ٭ گر فروگسلانند
درکہ آویزند ٭ راہ ہما ودرگہ ہماں ومقصد ہیم ومنہاش گوہر چہ بادا باد **بیت** بادل گفتم
مرا مبر بر دراو ٭ کو بادشاہ است من ندارم سراو ٭ دل گفت بر وحدیث بیہودہ مگو ٭
یا بر در او کشند یا در براو ٭ القصہ بطولہا حکایات الصبابۃ لا تحتمل الشرح والبیان
واحسرتا اگر حالے تو اینجا باشی شاید ازیں حال از ہزار یکے واز بسیار اندکے با تو گویم لعل
وعسی تسکینی بود اگرچہ ہرگز نبود اما ہم خالی نبود چہ شنیدہ کہ پیغامبر صلے اللہ علیہ وسلم
در غلبات حاصل فرمودے کلمینی یا حمیرا والا ندانم تا کارم بکجا کشد باری بیشتر وقت
گرفتار نامحرمانم واز صحبت ایشاں بجانم بضرورت در حضور ایشاں خوش میخورم وخوش
می جسپم وخوش می خندم وآں خوردن بحقیقت خون جگر است وخفتن مردن است
وخندہ گریستن است وآں را زہر خندگی می گویند **بیت** بظاہر گرچہ می خندم بباطن
خوں ہمی گریم ٭ برون درخوردن وخفتن نہاں جاں کندن ومردن ٭ عجب حالتے وحالے

پیش آمده است حق تعالی آن دوست را عنقریب علی احسن الوجوه بدین مسکین رساند حدیث از
از آشنایان شنیده می شود که آن برادر دینی از جهت اسباب معلوم یعنی برای رضاء اشخاص
معدومه یا از جهت آن احبابی چند متوهمه از حد شرع متجاوز شده وراه نامرضی پیش گرفته
اگر چنین است فتاب الله علیک آن چه حالت است و کدام روزگار است و شیخ حاضر و
ناظر اند و دوستان از تو جز بصورت غائب نه اند باز گرد فان ترا کم السیئات یورث
الرین والرین یورث الطبع والطبع یوجب الکفر نمیدانی که از تو اندکے بسیار گیرند و
برای سهلت سخت بگیرند عهد با حق را یاد آر و خدای را در کار های خود غافل نه شمار
وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اینک ترا می گویم اگر میدانی که سبب صحبت آن طائفه ضعیف
باطن خود ترا در شرائع خدای می باشد باید از سر جان و مال برخیزی و فرزند و عیال را
در راه نهی و بخدائے بگریزی فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ - برای
خدا زیان دینی برای نفع دنیاوی روا مدار دنیا را چه اعتبار کار دنیا معمور داری پس
این همه برای چه و بهر که افسوس افسوس آن همه آن شکستگیهات چه بود نمیدانی بے حکم خدا
هیچ نشود و کسی بی تقدیر چیزے نتواند کرد کم از نوا لیمانان سحره موسی مباش که با فرعون
گفتند فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا گوا گر
زیان جانے و مالی شود زهے دولت و زهے سعادت اگر تراسوی کشتی بود بدانی که
هر چه از و بود کرمست رنج او راحت و محنت او استراحت و غم از و شادمانی و اندوه از و مسرت
دوست بلا را دوست را بدعا خواهد و بدل و جان استقبال نماید گوید بیت یک تیر بنام
من ز ترکش برکش ۔ وانگه بکمال سخت اندر کش ۔ گر هیچ نشانه خواهی اینک دل و جان
از تو زدنی سخت ز من رفتنی خوش ۔ پس اے جوان چند سستی و بزدلی خواهی کرد اجل بر سد
جز حسرت و ندامت نماند مرا آن معنی ناشنیده ام دلم دردی کند و از دو روزگار رستن دریغ
می آید اگر ترا دعوی طلب در سر نباشد من هرگز ترا چیزے نگویم و بر تو چیزے ننویسم

در یغاد عوت آن و مدعات این شرمت باد از خدای شرمت باد از تو ام امید آن بود مراد کار دین محمد خواهی بود و مددے خواهی نمود فاستغفر الله فاستغفر الله باالله دلم میسوزد و خواستم سخت تر نویسم ولیکن وقت وفا نکرد اکنون من کردنی خود کردم و گفتنی خود گفتم و خدای میفرماید اعملوا ما شئتم انه بما تعملون بصیر خدای توفیق اعمال خیریت دهاد و از مناهی مکاره اجتناب بخشاد ایدوست برائے تو از خدای همه چیز میخواهم لیکن چون ترا هنوز چند روزے در کارهاء دنیاوی مشغول و مشتغل است باحکم خدای چه توان کرد اما باید کارهائی بر جاده شرع کنی و سر سوزنی خلاف شرع روا نداری زنهار زنهار نباید معصیتے چنان در وجود آید که در ماندگی ظاهر و باطن پیش آید نعوذ بالله منها فرزندم نظام الدین و قطب الدین و همشیرگان الیشان طال عمرهم بصحت و سلامت اندوالسلام مزید تقوی و صلاحت باد۔ آمین۔

صحیفه چهل و دوم که نام او عجائب الاسرار است۔ در انکه برادر و فقه الله بالخیر والسعادة و رزقه الحسنی والزیادة در شهر رسید کرات ازین ضعیف هر چیزے سوال میکرد و من بعضے را جواب میگفتم و بعضے را فرصت نیافتم اکنون که توفیق نبشتن یافتم چندے را ازان مقدار فهم تو جواب نبشتم اگرت معلوم گردد فذلک فضل الله و اگر جز از راه مجاهده و ریاضت رسیدن محال است و این سطور را عجائب الاسرار گویند بدان ارشدک الله یا اخی پیغامبر میفرماید خلق الله آدم علی صورته یعنی حق خواست تا هویت ذات و صورت و صفات خود در عالم مثل بنماید و عروس جمال کمالی خویش را هم بر خویش جلوه فرماید از خویش در خویش نگرد و بر عالمیان بران منت نهد آنگاه آدم را مجمع جمیع صفات و اسمار خود گردانید پس بحقیقت ذات خود در حقیقت صفت خاصه ذات که بحقیقت همان حقیقت ذات نازل گشته و ازان حقیقت صفت بحقیقت اثر صفت مخصوص و از حقیقت اثر صفت بحقیقت جان آدم نزول فرمود کما قال علیه السلام ان الله ینزل الی سماء الدنیا پس بحقیقت آدم که آن نه آدم بود بحقیقت حقیقت حق حق آمد نه غیر فانه لو لم یکن کذلک لما استوجب الخلافة والخلیفة ان لم یکن

بصورت من استخلفه فلا یجوز الخلافة له وهذا سر قوله فاذا سویته ونفخت فیه من روحی ای سویته بجمیع صفاتی واسمائی وتجلیت فیه بسر ذاتی وهذه النفخة الالهیة هی سر الاثر الخاص للصفة المخصوصة التی هی حقیقة الذات فما کان آدم بالحقیقة الا هو ومنها سجد له الملائکة وکذلک سجد المرید للشیخ **بیت** گفتم که پیمبری تو یا پیر ٭ گفتا که دوئی زراه برگیر ٭ چون نیک بدیدم آن نکو بود ٭ او و من و پیر هر سه او بود لیس فی الوجود الا الله رخ نماید هو لا کشئ فی شئ ولا من شئ وتاندانی که این نزول مانند نزول وانتقال اجسام است ای برادر اگر هو نسیم فهم نکنی اما ان شاء الله بحضور خواهم گفت وآنکه بایزید گفت حق بمن گفته است همه بنده اند مگر تو یعنی تو دوستی ودوستداری در رباط ربطهٔ عشقی هر کسی در طلب است وتو مطلوب و ایشان مریدانند وتو مراد وآن مقام حیرت است والحریة السلاخ الحر عن رسوم العبودیة الی شرائط الربوبیة حتی یقوم فرد متحد بالمحبوب فی مقام الاتحاد ومن بلغ هذا المقام یسمی حرا خارجا عن درک الافهام لا یشهد فی مشهد العبودیة ولا یری نفسه ولا هو وان فی الرسوم هو وان عبد اتوحید راه وطریق است الفناء وطریق البقاء چون از راه فنا در آید از خود بحق پیوند وچون از سبیل بقا آید از حق بحق رسد کفر اثبات توئی است در تو چون ازان سفر کردی بایمان فمن یکفر بالطاغوت ویومن بالله واز اینجا الفنا رسی ودر فنا فانی شود پس فنا نیز در فنا فانی شود اینجا اشارت وعبارت برخیزد وکفر واسلام محو شود چه کفر وایمان هر دو صفت ذات تو بود وچون ذات در اضمحلال رفت صفت خود در انجا افتاد زیرا که **مصراع** چون نیست مر ذات صفت چون باشد المعرفة معرفتان معرفة الحق ومعرفة الحقیقة یعنی حقیقة الحق فمعرفة الحق ممکن الحق ومعرفة حقیقة الحق لغیر محال ولهذا قال لا یحیطون به علما چون حق خواهد که از عین حقیقت جمع بر جان عارف تجلی فرماید داند که محدث است تحمل جمله قدم نتواند مگر ادنا تاییدی وایدهم بروح منه مؤید گردد پس از عین حقیقت جمع ذات در حقیقت صفت واز حقیقت صفت بحقیقت اثر واز حقیقت

بحقیقت آثار و از حقیقت آثار بجان عارف متجلی گردد تا عارف از عین الله مشارب صفات و ذات
بیاشامد چون بحر قدم امواج عدم بر انداز د لجه بحار عظمت بجوش در آید بتک لطمهٔ عدم
زادگان را در بحر از لیت بقعر فاموس ابد متلاشی گرداند انجا کس خود را از خود بار ندا ند زیرا
که بحر واحد شد چنانکه بود **شعر** فالبحر بحر علی ما کان فی القدم ؛ ان الحوادث امواج و
انهار ؛ لا تعجبنک اشکال تشاکلها ؛ عمن تشکل فیها فهی استار ؛ **بیت** امروز بری
دی و فردا ؛ هر چار یکے بود تو فردا ؛ دریا بجنبد موجش خوانند نفس زند نجار گویند مرا کم
گردد ابر بود ببارد باران و مطر باشد بر زمین رود جوی و لبا خوانند بدریا پیوندد و همان دریا
بود که بود - **بیت** دریائی کهن چو بر زند موجے نو ؛ موجش خوانند و در حقیقت دریاست ؛
شعر نفس الوجود هو الوجود بعینه ؛ والموج عین البحر فی حقیقة ؛ و این سر لیست چه کثرت اختلاف
صور امواج بحر را متکثر نگرداند و بعدد اسمار مسمی را متعدد نکند مناک اجتمع الفرق
دار تتق و استتر النور فی النور و بطن الظهور فی الظهور و نودی و برز و الله الواحد القهار
شعر وما الوجه الا واحد غیر انه ؛ اذا انت اعددت المرایا لتعدد ؛ **بیت** تو وطن بنری که
هست این رشته دو تو ؛ یک تو ست خود اصل فرع بنگر تو نکو ؛ عجب کار تو عجبا منزل تو
شعر شهدت لنفسک فینا وهی واحدة ؛ کثیرة ذات اوصاف و اسمار ؛ و نحن فیک
شهدنا بعد کثرتنا عینا ؛ به اتحدی الترائی ؛ و اینجا کارے و مقامے شگرف جوانمردا
بعضے کالانعام که از معراج جد رسول صلی الله علیه وسلم در عجبند آن طائفه بحقیقت از
نعمت عقل بی بهره اند زیرا که مے گوید نحن معاشر الانبیاء احیاء و نا ارواحنا یعنی دوئی
در عالم ما بر نتابد ظاهر ما با باطن ما متحد است هر حکمے که روح ما را در عالم علوی است
اجساد ما را همان حکم است و لذلک قال عز من قائل ما کان محمد ابا احد و قال علیه السلام
انی لست کاحدکم - آید دست اینجا راه ظاهر عقل زده است مرکب افهام پی کرده
مصراع اینجا نرسد زورق هر سودائے ؛ چه این عالم وحدت است و محض توحید

اسمع وہل فی الدارین غیری الفقر لاحتیاج الی اللہ ولا الی غیرہ - آی دوست در فقر مقامی است
کہ فقر دراں مقام ہیچ افتقار بہیچ کس ندارد زیراکہ احتیاج صفت وجود است -
فاین الوجود ثبت الجدار ثم النقش وچوں اینجا فقیر از وجود خود بیروں شد احتیاجش
نماند فقرش تمام شد آذا اتم الفقر فہو اللہ درست آید واللہ تعالی منزہ عن الاحتیاج
جنید از نیجا گفت الفقیر لا یفتقر الی نفسہ ولا الی نفسہ ولا الی ربہ الفقر سواد الوجہ فی الدارین
یعنی فقیر نہ در سرای وجود خود را نوری باید ونہ در سرای وجود خود را نورے باید ونہ در
سرائی عدم خویشتن را نمودے شناسد - خواجہ جنید گوید المحدث اذا قورن بالقدیم لم
یبق لہ اثر حرقانی گفت انا اقل من ربی بسنتین - یعنی ذات وصفت مخصوص ذات
کما قال عز من قائل فکان قاب قوسین او ادنی ای دوست او ادنی سرے بزرگ است
وآں مخصوص محمد است وایں بیان حال است فہم من فہم اما ابو طالب نیز جوابی گفتہ
است کہ - انہ خالق الوجود والعدم اہل توحید معدوم الوجود اند خوف ورجا صباح ومسا
ندارد وکعبہ وبتخانہ وشہر وویرانہ شان برابر بود از بہشت ودوزخ خبر ندارند انّ للہ عبادًا
لو تبرقوا علی جہنم لاطفوہا دوزخ وبہشت را طاقت شہود ایشاں نباشد وہر دوسرای
در نظر ایشاں معدوم بود بیت نیست را کعبہ وکنشت یکیست ÷ سایہ را دوزخ
وبہشت یکیست ÷ شیخ ابو یزید را گفتند کیف اصبحت گفت لا صباح عندی ولا مسا
بیت اینجا کہ منم نہ بامداد است ونہ شام ÷ نہ بیم نہ امید نہ سیر ونہ مقام ÷ انما الصباح
والمساء والخوف والرجاء من یقید بالصفۃ فقد اضمحلت الصفۃ مع الذات لا یعرف
اللہ غیر اللہ - آے دوست او را جز بدو نتواں دید ونتواں شناخت لاجل عطایاہم الامطایا
زیراچہ بار رستم جز رخش رستم نکشد بی یسمع وبی یبصر وبی یبطش نطق اللہ علی لسان
عمر تو دانی اینجا مگر عمر است لا واللہ ذات او را جز صفت او وصفت او را جز ذات او ندانند
وایں گوہر در صدف علم نہ گنجد علم را جز تا بساحل ایں بحر راہ نیست اگر خود غرقہ شود

لیس چہ گوید ولیکن نہ ہر کس بدیں مقام رسد **بیت** ہر گدائی مرد سلطاں کے شود ۔ پس آخر سلیماں کے شود ۔ ما قدر اللہ حق قدرہ ذات اورا حجاب اسما وصفات اوست وحجبت الذات بالاسماء والصفات وخود نشاید کہ ہیچ چیز اورا حجاب آید وخود آں ہرگز نتواند بود چہ حجاب محدود را بود واو ازاں منزہ وچوں خواہد یکے را بلطف خودی خود راہ حجب از میان برگیرد تا لاحرفت سبحات وجہہ اورا دریابد ناہر چہ جز حق بود بسوزد ونیست گردد وَكُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اینجا بود ہیچ نیست کہ او دراں نیست وفی انفسکم افلا تبصرون ۔ ونحن اقرب الیہ منکم ولکن لا تبصرون ۔ ای عزیز من وکیف یبصرون فاغشیناہم فہم لا یبصرون **بیت** چشمہ کہ خضر یافت از و آب زلال ۔ در منزل تست لیک اینہا نشتہ ۔ **رباعی** ایدوست ترا بہر مکاں می جستم ۔ ہر دم خبرت زاہل وآں می جستم ۔ دیدم تو خویش را تو خود من بودی ۔ خجلت زدہ ام کز تو نشاں می جستم ۔ مقصود از شہود طلب فناست از وجود تا ہموشاہد بود وہمو مشہود واورا غیر نیست ووجود غیر او اصلا نیست ونتواند بود ومحالست کہ باشد واین سخن رموزے دارد اثبات وجود غیر کفراست وازعمار اقلب باشد وآں غلط زانجاست کہ کس خود را وجودے تصور نکند فانہ لا موجود سوی اللہ ای دوست آنت النعمۃ علی نفسک فاعرف حقیقۃ نفسک اگر ایں عمامہ مرتفع گردد بدانی کہ در وجود جز او ممتنع الوجود است **بیت** روزت کہ بسودم ونمی دانستم ۔ شب با تو غنودم ونمی دانستم ۔ ظن بردہ بدم بخود کہ من بودم من ۔ من جملہ تو بودم ونمی دانستم ۔ یعنی مبر بما من رانی فقد رای اللہ قرآن بدیں دعوی گواہی میدہد اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۔ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ بیانی شافی می کند **بیت** دریں نگر بترک خود بگوی ۔ یقین گردد ترا گو تو تو اوی ۔ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى دو چراغ اگرچہ بظاہر جدا گانہ بینی ولیکن بحقیقت نور ہر دو یکیست ومعنی ہر دو متحد است ای دوست قد جاءکم من اللہ نور ۔ واللہ نور السموات والارض عظیم سرہاست عجائب

فہم من فہمیجارہ کہ فہم کند **مصراع** محجوب راز صحیح چراغی نصیب نیست ؛ واحسرتا و ندامتا
بیت تو گنج رحمتی بیچارہ محروم ؛ تو شمع عالمی بیچارہ محجوب ؛ بکو شش علم ظاہر بکنہ ایں
معانی رسیدن محال است بی بصیرت باطن بمباصرہ ظاہر جمال ایں شاہد نتواں دید فَاِنَّہَا
لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ وَلٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ کحلی از مکحلہ صاحب
دلی در چشم بصیرت خود نہ تا مگر بینا گردی و ذلک فضل اللہ نُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ۔ آبدوست
ہر کس از مقام خود دریں راہ سخنی گفتہ است و بیشتر ترا متفاوت می نماید و چناں نیست
چہ باز گشت ہمہ چیز بیک مقصود بود **شعر** اشارات اُناسٍ شتی وحسنک واحد ؛ وکل
الی ذاک الجمال یشیر ؛ **قطعہ** نظارگیاں روی خوب ؛ چوں در نگرند از کراہتہا ؛ در روی
تو روی خویش بینند ؛ زینجاست تفاوت نشاہتہا ؛ المومن مرآۃ المومن **شعر** والامر
الا واحد غیر انہ ؛ اذا انت عددت المرایا تعددا ؛ جواں مرد ایں آئینہ دوست او آئینہ
ایں۔ ایں خود را در وبیند و او را در خود بحقیقت ہمو بود نہ ایں۔ کَانَ اللہ وَلَا شَیْءَ مَعَہ
وَیَکُوْن وَلَا شَیْءَ مَعَہ کُلُّ شَیْءٍ ہَالِکٌ اِلَّا وَجْہَہ لہ الحکم والیہ ترجعون **شعر** فاذا البصر تنی البصرۃ
اذا البصرۃ البصرتنی ؛ میگوید کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف وکیف یعرف لانہ
قال لا یعرفنی غیری عجب کاری پس صورتے بآفرید و معنی خود در وے نہاد و او را محاذی
داشت تا ہم خود را بیند و خود را خود را شناسد و ہم با خود گوید و از خود خود شنود ولمن الملک
الیوم للہ الواحد القہار۔ المومن مراۃ اللہ یکے گفت یارب ما الحکمۃ فی خلقی فقال رؤیتی
فی مراۃ روحک۔ آے دوست عشق از جمال حق آمد ازاں بی نہایت آمد چہ جمال او حدے
ندارد و لا بدایۃ لازلیتہ ولا نہایۃ لابدیتہ تا ندانی کہ عاشق جزو اوست نہ بل عاشق خود است
و معشوق خود است و مرید و مراد خود است **بیت** بر نقش خود است فتنہ نقاش ؛
کس نیست دریں میان تو خوش باش ؛ لا یحب اللہ غیر اللہ اگر از باطن مباشرت افعال
انقطاع پذیرد و دعوی صنعت از نفس برخیزد توحید دریں مقام خود قیام نماید آن گاہ

نه نفس در نفس ماند نه دل در دل و نه روح در روح نه عقل در عقل نه هوش اینجا توئی تو آیت کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فان برخواند و کسی آن معلوم نکند و خود این مقام نه معلوم است مرغ علم در فضا پرواز نتواند کرد و هر که در مقام معلوم بود از مقام محمود و منزل دنو بی خبر است مقام معلوم در عالم ملکوت است وَمَا مِنَّا اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ و منزل سید عالم دَنیٰ او ادنیٰ و اینجا سرّے بزرگ است فکان هو فی هذا المقام بلا هو فما هو الا هو - جوالمرداتا چه گمان است مگر این طائفه حلول و اتحاد است و یا این را فراق و وصال خوانند ای دوست علم تو بدانجا نرسد لان الحلول یکون مابین الشیئین و الاتحاد یکون مابین جزئین و الفراق و الوصال یکون مابین اثنین وهنا لا یتصور من ذلک شیٔ دوی و دوگانگی و تجزی و تبعیض در بن عالم نبود **شعر** الوتر فی احدٍ احدٍ واحدٌ ٭ وکذلک المفصل داخل فی مجمل ٭ فانظر الیک ومنک وفیک تر اهما ٭ حتی یکون علیک حل المشکل ٭ من کان فی جنح الظلام وعینه ٭ عمیاء لا یضوء لضوء المشعل ٭ ترک وسائط در تجرید توحید است فما کان آدم الا هو ابلیس لعین اینجا رهٔ نبرد زیرا چه آدم را غیر تصور کرد و بحقیقت حق متجلی بود بحقیقت اثر نه بر سبیل حلول و اتحاد چه هو هو بود لا غیر قل جاء الحق و زهق الباطل و ما یبدئ الباطل و ما یعید هو ظاهر و باطن و اول و آخر و غیب و شهادة و عالم و معلوم و مرید و مراد و شاهد و مشهود و متکلم و مستمع و باصر و بصیر لا کثرة فی ذاته ولا تعدد بصفاته قل الله ثم ذرهم - **مصراع** رو جهار وحی و روحی روحها ٭ منصور گوید **شعر** یا موضع النظر من الناظری ٭ یا مکان الرب من خاطری ٭ یا جملة الکل التی کلها ٭ کل من بعضی و من سایری ٭ سبحانی وانا الحق ولیس فی جبتی سوی الله وما رأیت شیئا قط الا ورأیت الله فیه - ولوائی اعظم من لوائی محمد وانی لاجد نفس الرحمن من جانب الیمن ومن رانی فقد رای الله و مثل و مانند این کلمات که از پیغامبر و از مشائخ هر ولیست ازین عالم بود است و این را عالم الله گویند و کلمات الله خوانند و درین عالم جز الله و کلمات الله نبود **شعر** عجبت منک

ومنی افننی بک عنی ؛ اذ تبینی منک حتی ظننت انک انی ؛ فاعلم انه لا الہ الا اللہ واستغفر لذنبک ای لعلمک بک ومعرفتک ایاک **بیت** باما یاد خودم یاد خدا شرک بود ؛ تا من نشوم زخود جدا شرک بود ؛ وہم ازینجاش گفتند لئن اشرکت لیحبطن عملک ودر ہمیں مقام بود کہ می گفت انی لاستغفر اللہ فی الیوم سبعین مرۃ ہر بار کہ نظرش بر خود افتادے مستغفر گشتے وہفتاد بار ازجہت یکبار استغفار کردے وکان قاب قوسین او ادنی ای دوست بدانکہ قاب قوسین عبارت وصفت خاصۂ ذات است یعنے تا بداں مقام برسد کہ جز ایں دیگر نبود پس او ادنی شد یعنی صفتِ مخصوصہ کہ ہست نیز پیوست ودر میان ہیچ نماند جز ذات اگرچہ آں صفت مخصوصہ از ذات امتیاز وانفکاک ندارد وانجا پیش ازیں کشف نتواں کرد الانسان سری والسر صفتی والصفۃ لا تنفک عنی وہذا سر ابد وست دوئی از روئی ظاہر بود ولیکن بحقیقت ایں خود ہماں اثر خاصہ صفت مخصوصہ بود وآں صفت خود حقیقت ہماں ذات است پس اگر بعین بصیرت نگاہ کنی بدانی کہ آن اثر وآں صفت بحقیقت خود ہماں ذات است وآں ذات بحقیقت ہماں صفت وآں اسامی از جہت نسبت اضافت است نہ از روی حقیقت زیرا کہ حقیقت جز احدیت مطلق نیست واز ینجا سر الانسان سری تا آخر معانی چہ بود **مصراع** انا من اہوی ومن اہوی انا ؛ ودریں عالم حسین منصور بدوستی نامہ نبشت من الرحمن الرحیم الی فلان بن فلان وامیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ گوید ہو داخل فی الاشیاء لا کاشیاء ؛ وایں سرے بزرگ است قبض فنائی سر است در رویت قدم ونیز سبب فقدان وقت بود لسبط بقاء سر است در شہود وادراک مفقود واللہ یقبض ویبسط والیہ ترجعون ۔ غیبت تولد وحشت در معرض حضور حال التقاء انوار شہود است والمخار آثار بشریت کافری ایمان است وایمان کافری است بدون وی فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ مومن بحقیقت کیست الذین امنوا وہاجروا وجاہدوا ای آمنوا باللہ وہاجروا عن انفسہم

وانتهتهم وجاهد وامنع ماکل ماسوی اللہ فی سبیلہ اولئک ہم المومنون حقا مقام آنکہ بمراتب بدو رسد
چوں صبر و شکر وغیرہما چوں سالک دراں تمام گردد و مستقیم شود او را صاحب مقام گویند
و مقام اہل کمال را بود کہ سالک را آنجا صاحب تمکین خوانند و در اینجا عاشق را کامل خوانند
عشق افراط محبت بود و آخر عن ذلک بقولہ والذین آمنوا اشد حبا للہ و قال علیہ السلام
حکایۃ عن اللہ عشقنی و عشقہ ای در لغ اینجا قبلہ عشق است و کرشمہ معشوقی زیرا کہ بحقیقت
بجہم و بجنونہ است اینجا لیلی مرمجنوں را پیش از مجنوں مر لیلی را درخواستہ است و عشق ایں
پیش از عاشقی او معشوقی آراستہ پس ہم بسلسلہ عشق خویش او را در جنبش آورد عشق و
معشوقی و عاشقی پیدا کرد **شعر** انا فی ہوا ما قبل ان اعرف الہوی ؛ فصادف قلبی
فارغا فتمکنا ؛ آنجا او ہم عاشق و معشوق آمد ہم خواست و در خواست چہ خواست او بر در خواست
ایں سابق است وَمَا تَشَاؤُنَ اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ اللّٰہُ وچوں در نگری جز خود را نخواست
و جز با خود عشق نباخت **ف** درخواست خودم نشاختہ ؛ در عشق خودم بہانہ ساختہ ؛
از خواست خودی و عاشقی خویشتنی ؛ دامی از خویش دانہ ساختی ؛ القصۃ بطولہا۔
مصراع حدیث العشق ذو طول و عرض **بیت** قلم لشکن و رق سوز و سیاہی ریز م
دہم در کش ؛ حمید ایں قصۂ عشق است در دفتر نمی گنجد ؛ ایدوست پس از روے
ضرورت و اضطرار نہ از جہت ارادت و اختیار ایں بیچارہ عاجز عاشق آمد و او معشوق
گفت عشقنی و عشقتہ عجبا عجب بوالعجب کاری و ازیں جہت بود کہ ایں بیچارہ مجہول و
مسکین مجہول جز از نامۂ عشق او قوت نتواند گرفت و جراحت دل ناجز از شفاخانہ محبت
او مرہم نتواند ساخت اَلَّذِیْ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ زیرا
کہ تسلیہ اغیر ممکن نیست اما شاید در ابتدا رحال از امثال معشوق دیا از متعلقان او تفرج
یابد اگرچہ ان از نقصان بود ولیکن الضرورات تبیح المحظورات دریں حال از پیش
چارہ **شعر** اذا ما طمعت الی ریقہا ؛ جعلت الدامۃ منہ بدیرا ؛ و ابن المدامۃ

من ریقتها ؛ ولکن اعلل قلبا علیلا ؛ وچون بجای رسد وشعلهٔ بالا گیرد تسلی وتسکین از غیر برخیزد
جز مدهوش قرار وآرام حرام گردد **شعر** ولو دواک کلی طبیب آنس ؛ بغیر کلام لیلی ما شفاکا ؛
ومنوز این ومانند این همه در عالم تلوین عشق باشد وچون عشق ملک گیرد وورا قالیم دل متمکن گردد
ولایت ظاهره باطنه در ضبط آرد وبدانی وبدانی که ان کار است نجا ورافتد آتش عشق در
خرمن انیت عاشق گیرد وهمه اورا پاک بسوزد وهنیت گرداند فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ بانگ برآرد
وبحیونه در اضمحلال ورد وعشق ممحی گردد زیرا که عشق رابط بینونیة بود چون بینونیة از میان خاست
واثنیت وداع کرد از عالم معشوق ندا رلمن الملک الیوم للّٰه الواحد القهار برآید اینجا **مصراع**
خود گوید خود شنود وخود داند راز ؛ وازینجا خود معلوم شد که معشوق جز عاشق خود نبود وچون عشق
خود با خود تمام کرده ورابط از میان خاست مامویٰ الی انا الله شد دریغا چه دانی پیغامبر
از کجا گفت جاء الله من سیناء واستقر لبساعر واشرق من جبال فاران جانم فدایش باد چه
سرهاست که این حدیث بر صحرا نهاده است ولیکن این سر که جز کسی که علم از خدای آموزد
نداند الرحمن علم القرآن لعلکم مالم تکونوا تعلمون جوانمردا انی لاجد نفس الرحمن من جانب الیمن
ازین عالم مست سُئِلَ مجنونٌ مَنْ اَنْتَ - فقال اَنَا - اَی دوست سخنی چند در محبت وعشق پیش
نبشته ام واز عالم عشق بیشتر ازان نتوان نبشت در عالم عاشقی باید شد وهم از عشق قصه
حال باید پرسید تا بدانی که چه عالم است وچه بو قلمونیها دارد **محبت** شدت خلت است **خلت**
کثرت مودت **مودت** فرط الفت است **الفت** کثرة صحبت موافق است **وقت** تصفیه
زمان حال است - **ترقب** تشعشع انوار است در دل سالک یا دل حال بود که در انتظار
در آید وقرار ندارد **وارد** آن باشد که بدل در آید وقرار باید **تحریک** جنبش خاطر است
از حرکات سر بتوفیق غیبی **خاطر** حرکت علم است شاید که حرکت نفس وشیطان نیز بود
واقعه واردی بود در وقت سکون نفس وثابت ودرست بود **قادح** مشتق از قدح الماء
من العین است هم چون خاطر است در معنی لکن بغیبت تعلق دارد تا غائب را بحضور خوانند

عارض القا نفس شیطان است **صحو** توطن باطن است در تمکن بصفت بقا **هجوم** تراکم احوال است و نیز تداخل ارواح بود در انوار **غلبات** مسافرت روح بود در عالم ملکوت و سر عالم جبروت **صولت** جذبه تجلی الهی است **فنا** اضمحلال صفاتست در شهود **فنا ذهاب** کلیات سالک بود در عین جمع **بقا** تمکن احوال است - در حضور **بقا بقا** ثباتست در عالم لاهوتی **سلب** آنکه سر در سر متجلی شود و او را از وخطف کند اخذ جذبه الهی است **دهشت** صدمه عشق است **سکر** استغراق حالست در شهود و نزول موارد در روح **وله** همیان روحست همان غلبات شوقست **حیرت** بدیهه عشق است در جمال و اضطراب در فکر **ذوق** لذت نوازل غیبی است **طوالع** اشراق انوار و توحید است **طوارق** نظر از التفات بود از طریق تسامح روحی **طارق** مخبر الهامات **کشف** ظهور غیوبست بر دل عارف **مشاهده** عیان شدن حق است در سر روح **وجد** ادراک لذت انوار است در دل **لوامع** ظهور شیوع انوار است در دل **لوایح** آنکه در دل از عالم ملکوت پیدا شود **تحقق** استقرار شواهد معارف است **حقیقت** خاصه هر چیزی را گویند که آن چیز همان بود **حقائق** صوادق معارف است **خواص** اهل معرفت اند **خواص الخواص** اهل عشق اند - **خصوص الخصوص** کاملان عشق را گویند **رموز** اشارت دقائق هر علمی بود **صفا** تصفیه شواهد غیبی است و مباینت از غیر **صفار صفا** انخلاع است از خودی خود و تبتل است از کل ماسواه و صیرورت در اوی او **شاهد** آنکه در حضور رسد **مشهود** آنکه حاضر است و عیان **تفرقه** اصل پریشانی صفت بود اگر در عالم شهود عین جمع بود و اگر در عالم شهادت بود نقصان است **جمع** اتصال بمقصود است بی بیم انفصال **انس** سکون سر است در شهود **توحش** اضطراب با غیر ذهاب اسقاط نظر است از رویت **فنا بنفس** استراحت روحست با ذکار در صحو توحید ابرار عام است از غیر **تجرید** تنزیه سر است از اغیار **تفرید** مثل تجرید است و از عالم الهی است

و نیز وارد ات والہامات را سر گویند الہام مکاشفہ اسرار است در سر روح لغت و صفت صفتست و آں را اثر صفت ذاتی نیز خوانند صفت خاصۂ حقیقت ذاتست چنانکہ ذات حقیقت صفت است و آنکہ علماء صفت دانند و گویند لا عین و لا غیر آں جملہ اوصاف و اسماء اہل لغت صفت مخصوص است آسامی و اوصاف اثر خاص صفت مخصوصہ ذات و ایں اسامی و اوصاف اورا اضافی و اعتباریست لسبب اختلاف محل لان الصفۃ فی الحقیقۃ حقیقۃ ذاتہ و ذاتہ حقیقۃ صفتہ و الاثر حقیقۃ الصفۃ ہی ہی ہی لا تغایرۃ بین احدیتہا و ہذا سترٌ لا یجوز کشفہ ای دوست از ینجاست کہ اورا جز او نداند و نتواند دانست و اورا جز او کس نام و صفت نشناسد العجز عن درک الادراک ادراک **مصراع** معلوم شد کہ ہیچ معلوم نشد ؛ لا احصی ثناءً علیک انت کما اثنیت علی نفسک لا یعرف اللہ غیر اللہ و آنکہ اورا داند بود داند نہ بخود چہ خبر اشارتے بالا مسطور است کلامنا اشارات و کتابنا رموز **معارف** ارتقاست در مقامات محو المحار لبشریت است در شہود محقق ہمین معنی دارد و ازیں بیشتر است **قرب** آنست کہ عارف از خودی خود بعد یابد و قرب ہر کس بر اندازۂ بعد اوست از خویش **و بعد** آنکہ از خودی خود نزدیک بود آید و ست اترک نفسک و تعال اخلع نعلیک انک بالواد المقدس طوی یعنی اُخرج عن الدارین و اترک کل ما فیہما و لا تر کن الی ظاہرک و باطنک قط فانک بالواد المقدس طوی ای فی فضاء التوحید و منزل الاتحاد و صدق راستی سراست **تلوین** تبدل احوال بود از حالی بحالے **تمکین** استقامت سراست **انزعاج** اضطراب دلست در طلب مطلوب۔ **غنیم** حجب نفس و طبع است **طمانیت** سکون و استراحت نفس است **ہویت** وجود ذاتست **مراقبہ** انتظار نفحات الٰہی است **مرابطہ** رابط قلبست بممکنات عینی تصفیق نشاط روحست بمشاہدہ شفقۃ ندارد دوست است مرد دوست را **ہیجان** توفان دلست بعالم قرب **تالف** حاجب الہام است **سماع** سفیر حق است

وفا ندانست از میان عاشق و معشوق سلسلهٔ وصل بجنباند و دوست را بدوست رساند
کرامت اتصاف است بقدرت حق **تصوف** تقدیس سراست **فقر** ترک ماسوی الله
است **غنا** تتمهٔ فقر است در فقر **توحید** فنا در فنا است در فنا و اتصال بقا ببقا در بقا
خواجه بایزید گوید چند سال در هوا نیستی می پریدم تا در هستی نیست شدم انگاه بالغ
شدم و در ضیا لیعی شدم پس در توحید رسیدم پس از انکه از خود و هر دو کون نیست شد
بودم و آن خود در بدایت سلوک بود و انک گفت اَلزُّهْدُ بَعْلٌ وَاَلْوَرَعُ کُفْرٌ۔
آنست که زاهد را نظر در زهد است و آن را چیزے میداند و هر که نزدیک او جز دوست
را مقداری بود بخیل باشد و متورع را در ورع خود منظور است و نظر در غیر کفر است
اما ذکر جلی نه آنست که خلوتخانه را بازار سازد لیکن در ابتدا رکوش نیز حظ خود طلبد
شعر الا یا فاسقینی خمرا ؛ و قولی لی هذه خمر ؛ و حقیقت ذکر آنست که از زبان بدل
رسد و دل و زبان موافق شوند تا یقولون با فواههم۔ مالیس فی قلوبهم بناشد و از دل
بعقل رسد و از عقل بروح پس بسر روح و از سر بسر سر و از بخا بالغیب غیب و از بخا بکمال
رسد ذاکر و ذکر محو کرد ند هیچ نه مذکور بود نه غیر و لا الٰه الا الله اینجا درست آید و در بن مقام اذا الله
کلمهٔ الٰه بما خلق جلوه کند و لا هو الا هو نقاب عزت بکبت بدر رجع العدم الی العدم و القدم
العلم هو الحجاب الاکبر۔ یعنے سالک چون در بدایت بعلم مشغول شود باید که بعد تحصیل
علم ضروری آن را بالعمل مقرون گرداند و ترک علم گیرد از علم بفکر گراید چند انکه فکر
او را از و بستاند بجای رسد مکلفات از و بیفتد یعنی اعمالش بتکلیف نبود والا در حجاب
علم و عمل مانده بود زیرا که علم بمنزلهٔ وضو است و عمل بمثابهٔ غسل مرنماز تلاوت را پس اگر
کسی عمر در وضو و غسل صرف کند و نماز نگزارد در حجابی در شت ظلمانی مانده بود و خسرانے
حاصل کرده و لذا قال لا یصل السالک بالمقصود الا بترک العلم و العمل و الخلق بعد
الممارسة اللهم المراد من ترک العمل ههنا بالنوافل لا الفرائض و الاشتغال بالفکر

تصوف تقدیس سراست۔

افضل من الاشتغال بالنوافل فاذا بلغ الفکر الی ان یاخذ منک کلیتک وصرف کالملغی علیہ
فحینئذ لیسقط الفرائض وایجا در دلت آید کہ پیغامبر علیہ السلام را ایں مقام بود یا نہ زیرا کہ
فرائض وغیرآں از روی ساقط شدای واما ایں مقام وپیش ازیں داشت وبیشتر
از انکہ در تصور کسی آید اما چوں در مقام دعوت وہدایت بود باآں جملگی احوال کامل وکمال
توحید واتحاد در عالم می داشتند وایں خود کمال کمال باشد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکایت
ابوبکر معروف است کثرت صوم وصلوات نداشت از اول شب تا صبح سر در زانو کردہ مشغول
بودے وقت صبح سر برآوردے وآہے برزدے بوی کباب سوختہ از جگر پدید آمدے
پیغامبر فرمود ما فاق ابوبکر علی احدٍ منکم بکثرۃ الصوم والصلوۃ ولکن
بشیءٍ وقر فی صدرہ وبیشتر اصحاب اقتدا ودعوت را ہمیں مقامست رزقنا اللہ
ہذا المقام بحرمۃ محمدٍ علیہ السلام۔ الصحبۃ مع اللہ شہود السر قال ذوالنون من لم یذق مرارۃ
الفکر لم یجد حلاوۃ الایمان۔ یعنی ہر کہ در بحر فکرت غرق نگردد گوہر حقیقت معرفت بدست
نیارد وقال کن فی الصلوۃ بلا صلوۃٍ وفی الصوم بلا صومٍ یعنے در صوم وصلوۃ چناں
باش کہ از انش ہیچ خبر نباشد آن لعبد رتبک کانک تراہ مقرر خاطر سرادرے باد آریخ
سوالہا رتویا دم آمد جواب بنشتم اگر ترا معلوم شود فذلک فضل اللہ والا بضرورت
در تصفیہ باطن باقصی الغایت کوشش باید کرد واز راہ مجاہدہ وریاضت در باید آمد
تا مگر برقع عنایت بگشاید وشاہد معانی رخ نماید آید دست غایت مطلوب ونہایت
مقصود ایں کار ہمہ عشق است زیرا کہ ہمہ اصحاں عاشق لعشق است واتحاد معشوق
بمعشوق بر تو باد اکہ در کار باشی وجان ومال وفرزند وعیال در بازی واز کل ماسوی اللہ
بتبتل گیری وچنگ در دامن عاشقی محکم کنی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا لان
العشق بالحقیقۃ حبل اللہ المتین زیرا کہ یک سر العاشق است ویکے بمعشوق
ایں را بدو داورا بدیں کشد وجز ایں راہ خود رسیدن محال است آے دوست نظر از رسیدن

وار سیدن بہ بند و منتظر وصال مباش و فرقت و ہجران از خاطر دور کن و بزبان تضرع و ابتہال گوی **بیت** خواہی بفراق کش خواہی بوصال ٭ من فارغم از ہر دو و مر اعشق تو بس ہمہ ادر اباش ہمہ اور اشو تا او چکند و چہ خواہد او داند **بیت** خواہ بکش خواہ بزن خواہ ببال تک رویہ ث است مر مرا با تو کار ٭ قلم اینجا رسید و از نشستن سر در کشید ندانم چہ نبشتم انشاء اللہ تعالی مقرون رضا و حق بود۔ **ومن فوائدہ** اعلم یا اخی ان اللہ تعالی واحد بالحقیقۃ احدیۃ الذات والصفۃ وصدر عنہ واحد بلا واسطۃ وہو العقل الاول لان الواحد لا یصدر عنہ الا واحد وقد حصل لہ کثرۃ بحسب الاعتبارات والاضافات فبالنظر الی انہ عقل وبالنظر الی علۃ وبالنظر الی شرائط التی بین العلۃ والمعلول والا بالحقیقۃ العقل والعاقل والمعقول واحد وہذا سر فبہذہ الاعتبارات الثلثۃ یصدر عن کل اعتبار من العقل الاول شیٔ واحد عقل ونفس وفلک فیکون غیر العقل الاول تسعۃ عقول وتسعۃ النفس وتسعۃ افلاک فی کل فلک منہا عقل مؤثر مدبرۃ قال عز من قائل وَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا واعلی الافلاک التاسع وہو العرش قولہ عز ذکرہ وتحمل عرش ربک فوقہم یومئذ ثمانیۃ والعقل الفعال ہو الحادی لقوی العقول التسعۃ التی فوقہ تحت فلک القمر کرات العناصر الاربعۃ وبین کرۃ الہواء والارض مرکز الحیوانات والنباتات والمعادن فکل شیٔ من المبدا والیہ یعود وہو تبارک وتعالی اصل الجمیع ولابد ان یرجع کل شیٔ الی اصلہ وہو بالمثال کالنقطۃ للخط والواحد للاعداد والعقل الاول جوہر واحد مجرد وقال اول ما خلق اللہ العقل وہو نور نبینا محمد علیہ السلام کما اخبر عنہ بقولہ اول ما خلق اللہ نوری سال النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن جبرئیل علیہ السلام وقال یا اخی جبرئیل عمر فقال یا محمد لا ادری ولکن خلق اللہ کوکبا نورانیا شعشعا یطلع فی کل ثلث مائۃ الف وستۃ وستین مائۃ الف مرۃ واحدۃ وانی رایتہا قد طلع ثلث مائۃ الف وستین مائۃ الف مرۃ فقال رسول اللہ اما ہذا الکوکب الذی رایت فہذا ہو العقل والمراد من الخلق ہنا ظہورہ ای اول ما اظہر اللہ

نوری ولہذا العقل اسماً واوصافاً اعتباریۃ فباعتبار انہ مدرک ویکون بہ الادراک العقلی وباعتبار انہ مدرک حی وبہ الحیوۃ روح وباعتبار انہ ظاہر مظہر لغیرہ نور وباعتبار انہ نقاش العلوم قلم وباعتبار انہ فیہ کل شئی کان ویکون لوح وعلی ہذا **ومن فوائدہ** اعلم ان الدنیا ما لتسہ بمقدار ما لتضر وسرورہا کاحلام النائم وسرورہا یوم تام لم یخلق وقال لقد خلقنا الانسان فی کبد فمن طرح فرح ومن رضی بالقضا ربحا **ومن فوائدہ** الوجود اما اصل واما عکس واما عکس عکسہ وینتہی فی الصعود الی اصل لیس لہ عکس وہی ذات الذات وفی النزول الی عکس لیس اصلا وہو عرض الذات وبینہما اصول لما تحتہا وعکوس لما فوقہا وہی الذات والحقائق والاعراض **ومن فوائدہ** الدنیا مزرعۃ الآخرۃ لان من حصل لہ فیہا علم الیقین حصل لہ فی العقبی عین الیقین ومن حصل لہ ہناک عین الیقین حصل لہ فی الآخرۃ حق الیقین ومن حصل لہ حق الیقین حصل لہ الجمع ومن حصل لہ الجمع حصل لہ جمع الجمع ومن کان فی ہذہ اعمی فہو فی الآخرۃ اعمی واضل سبیلا۔ **ومن فوائدہ** یا اخی ان تطلب الفراغ فمت عن اشتغالک وان طلبت الحق فمت عن نفسک کما قال النبی علیہ السلام موتوا قبل ان تموتوا وما تیسیر ذلک لاحد الا فی صحبۃ شیخ کامل مکمل ناسوتی الظاہر ولاہوتی الباطن **شعر** ولابد من شیخ یریک طریقۃ ٭ لسالک سبل السعادۃ بالوصال ٭ وامرنا بذلک عز من قائل یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین وقال واتبع سبیل من اناب الی **ومن فوائدہ** اصل الطہارۃ قلۃ الشرب والاکل وترک التمنی والامل ورفع النظر من العلم والعمل والاجتناب عما لا یعنی فی العاجل والآجل واصل الاصل نفی ما سوی اللہ قتل اللہ تعالی ذریعہم المجاہدات والریاضات الدائمۃ ایضا فی ہذا اثر یحصل منہا لذات جوہریۃ مجردۃ عن المادۃ فاعلۃ تامۃ غیر مقطوعۃ ولا ممنوعۃ **ومن فوائدہ** جوالمزدا خدای با تحی منگدید من حیث خرجت فول وجہک شطر المسجد الحرام وما زبا مت می فرماید وحیث ما کنتم فولوا وجوہکم شطرہ ایدوست

هیچدانی چه فرموده است یعنی ای محمد بکلیت روی بمن آر که مسجد حرام بحقیقت آنست زیرا که مسجد حرام آن بود که اینجا جز خدای نبود و وجود غیر الله اینجا حرام است و چون او را تو چه حقیقی بحق حاصل آمد امت را تو چه بدو فرمودند گفتند حیث ما کنتم فولوا وجوهکم شطره ای شطر محمد علیه السلام یعنی چون قبلهٔ او بحقیقت حق شد امت او را واجب شد که او را قبلهٔ خود سازند جوانمرد این خود ظاهر است اما در معنی محمد قبلهٔ حق آمده است و حق قبلهٔ محمد باز در اتحاد صفت هر دو قبله یکی شده و دوئی روے بعدم نهاده لیکانگی در اصل بود پیدا گشت نصرت هر که دون آن منزلت بود او را قبله گشت و هم ازینجاست که قبلهٔ مریدان صادق جز پیر نبود سجده گاه دل شان پیر است اگرچه بظاهر سوی کعبه بود در اینجا سرے عظیم است **بیت** عشق آمد و خاصه کرد و خاصه ÷ من رخصت کشیدم از میانه ÷ که ۵ اینجا منی و توئی نباشد ÷ در مذهب ما دوئی نباشد ÷ چون من توام این دو بنگری چیست ÷ چون هر دو یکے است داوری چیست ÷ اے در بیچ این باکه تو این گفت که نه هر مریدی اینجا راه برد برد نه و این راه هر مریدی برد **شعر** اکل امر بتحسین مرء ÷ و نار لو قد باللیل نارا ÷ این راه را بے کور کرده اند هر گدائی را در وے راه ندهند **مصراع** و فاتم الاعماق حاوٍ الحرقن ÷ از وی حکایت می کند سیب و فراز در وی بسیار است **مصراع** بل بلدة ذی صعد و اسباب ÷ از صد هزار رونده راست رود و تیز رو اگر یکی بمقصد رسد بسیار بود و دلیل فضل الله یوتیه من یشاء **بیت** باریک و دراز و تنگ و تاریک ÷ پر خار و فراز و شیب بسیار افتاده رهے خراب بر درد ÷ کس چو نه رسد بی یاری یار ـ

صحیفه چهل و سیوم اے دوست سالک رونده راه خدائے را گوئید یعنی مسافر حضرت خداوندی و آن مسافر بر دو درجه باشد مسافر بهشت و مسافر حق و مسافر حق نیز بر دو وجه است مسافر حق و مسافر حقیقت باز مسافر حقیقت بر دو امت مسافر صفات و مسافر ذات و مسافر ذات نیز مختلف بود مسافر توحید و مسافر احدیت و مسافر وحدت

ومسافر اتحاد ومیان ہر مسافری ازیں اہل سفر طریق طریقت چند است کہ از عرش تا ثری وچند ان
ہزار مقامات ودرجات است میان ہر یک کہ جز کسی کہ ازیں گذشتہ ودانستہ بود نداند وسفر نہ بمشی
اقدام و نہ بشہود واعوام تعلق دارد عزیز من ہر مسافری البتہ خانہ وشہرے ومقصدے ومقصودے
دارد تا از انجا بدانجا شود برای غرض خود پس اگر کسی خواہد کہ از دہلی ببغداد رود اول تا از خانہ
بیروں نیاید واز شہرے یا دیہی کہ اندر انست خروج نکند ودر راہ متوکلا علی اللہ قدم نزند و
قطع منازل ومراحل نکند ہرگز ببغداد نرسد واز غرض ماند۔ فاعلم یا اخی خانہ سہ اینست
اوست وانانیت او جان ومال وفرزند وعیال وہر چہ او بداں پائے بند است وشہر او دنیاست
ازیں سبب بر و واجب است ترک ایں شہر وخانہ گرفتن وقدم از ہر دو بیروں نہادن و
روبسوے آخرت نہادن وبخاطر جمع ودل فارغ منازل ومراحل آں راہ قطع کردن وتا مقصود
او ازیں مقصد چہ باشد امید باشد کہ چوں طلب صادق ومتفق بود ہر آئینہ مطلوبش برسانند
واز نجاست کہ قرآن بر اختلاف اجور ایں طائفہ ناطق است کہ انا لا نضیع اجر المومنین وانا اجر
الآخرۃ خیر للذین آمنوا وکانوا یتقون وان اللہ یجزی المتصدقین وانا لا نضیع اجر المصلحین
وانا لا نضیع اجر المحسنین۔ عزیز من مومن ومتقی ہفتاد ہزار مقام است ومیان متقی
ومصدق نیز ہفتاد ہزار مقام است ومیان متصدق ومصلح ہفتاد ہزار مقام است و
میان مصلح ومحسن ہفتاد ہزار مقام است ومیان ہر مقامے ازیں مقامات ہفتاد گان
ہزار حجابست ومیان ہر حجابے ہفتاد گان ہزار ملک است ومیان ہر ملکے ہفتاد گان ہزار
ملکوتست ومیان ہر ملکوتے نوریست وہر نورے علم وصفیست وتا سالک دریں مقام
است ہنوز مالک است وناقص وبعد ازیں ہمہ مقام احیان است واین انتہاے مقامات
واورادو حجابست بس باعظمت وجلال یکی الوہیت دوم کبریا واز انجا مقام توحید است
پس منزل وحدت است بعدہ محل اتحاد بلیت اینجا چو رسی تو خود بدانی ؎ کانجا نشاں بے نشانے ؎ رزقنا اللہ ہذا المحل بلطفہ الاوسع وکرمہ الاجل وصلی اللہ علی محمد الافضل

صحیفه چهل چهارم نخمده سلام قولا من رب الرحیم علی اخی ومجبی سیف الدولة والدین حاجی ادام الله تقواه وسلکه سبیل رضاه **شعر** احبابنا فی قلبنا ماوکم ÷ لکن عینی تشتهی رؤیاکم **بیت** مرا امید وست گرچه در ولست جائی ÷ ولیکن چشم من خواهد لقائی ÷ محب حقیر صدر فقیر سلامی مصون از ریاد نفاق باو فور اشتیاق رسانیده ونمود **بیت** حدیث شوق در گیر نامه ÷ بیان آرزومندی بتقریر ÷ احوال بعد کرم الله الکریم لمبیا من نفس نفیس خدمت خواجه وضیع ورئیس ذکره الله بالخیر بخیر وصلاح مقرون است لله الواحد والمنة **بیت** بقا باد اش چون خضر پیا سبر ÷ مقامش هر زمان از عرش برتر ÷ بعد مدتے مدید مکاتبه لطیف از عنصر شریف که از فرط محبت حکایت میکرد واز فور مودت قصه میگفت رسید مرا راحت بدل رسانید **بیت** چو مهرش بر گشادم بے توقف ÷ هر آن مهری که بر جان بود بگشاید ÷ فرحتی هر چه چهانتر بجا صل گشت امثال این وداد از آن پاک اعتقاد غریب وعجیب نبود مثل لا عزو ان الملک ان یفوح ولا من البدر ان یلوح **بیت** روشنی ز آفتاب نیست عجب کار ما هست نور بخشیدن ÷ همچنین طریق علی التواتر والتوالی طریقه محبت مسلوک داشت وآن طریق را متروک نگذاشت والله الموفق - بداں نور الله قلبک یا عزیز که راه نهایت پر خطر است وجهنک بلا ها بر گذر شیب وفراز هر سو کمین دشمنان در هر کو نهنگ اجل آماده وسر مرگ دهن کشاده این منتظر وآن مترصد هاں وهاں تو در چه کاری وکدام حساب هی شماری صاحب دیوانت کیست وحاصل دفترت چیست ندانم تا چون مدار افزار کتابک کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا بر آید حالت چه بود وکارت چگونه شود دریں زمان رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت هیچ سود نکند **مصراع** کاری نکونکردم عمری بباد رفته ÷ **بیت** غافل مشین تو اندریں راه ÷ پر خار چهی است بر گذرگاه ÷ تو آمد پای ورا ه باریک ÷ تو دیده ضعیف وچاه تاریک ÷ مشغول مشو بخود پرستی ÷ هشدار که نادر و نیستی جوانمرد وقت استعداد است توشه بکن وتزودوا فان خیر الزاد التقوی چون فرصتے

داری سرمایہ بدست آر من کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ایدوست دوستی
جاہ ومال وفرزند وعیال خشت وخبلیت زین للناس حب الشہوات من النساء
الآیہ۔ ابی والحرث تاچنیں حالتے مجولہ فاحت وفضاحت آں را بیان می فرماید ذلک متاع
الحیوۃ الدنیا۔ والدنیا مبغوضۃ اللہ لم ینظر منذ خلقہا لیبغضہا پس
برترک آں اشارت میکند ودر تحصیل بہتر وفاضلتر وباقی تر ازاں تحریضت می نماید کہ واللہ
عندہ حسن المآب۔ الغیاث ایں چہ ابتلااست بیت میبارد م گرسنہ ومی آرد م طعام ٭
پس گویدم مخور کہ بدیں یابی آں مقام ٭ خفتن وخوردن زن وفرزند پروردن نہ کار لیست
تنے کہ دردمی بریزد از پرورش آں چہ خیزد ہر انچہ یک لحظہ با تو لعبد الموت موافقت نماید
از تربیت آنہا چہ گشاید باجنبی چہ جای ہم پوستی وباجانی چہ دعوی دوستی آں غافل من
وان نفسہ وعمل لما بعد الموت مصراع چیزے بکن کہ با تو بگور اندروں رود ٭ گوئے
کہ چہ کنم وچگونہ کنم اہل واتباع وخیل ومتاع دارم بے قوت چارہ نیست ونفقہ الیشاں فرضست
جواب مرد ایں ہمہ علامات شرک خفی است وان الشرک لظلم عظیم با تو وعدہ شدہ
است کہ نحن نرزقکم وایاہم اگر مومن بحق بریں وعدہ کہ ان اللہ لا یخلف
المیعاد مستوثق باش بی اندیشہ از بساط خودی وخویشی بخیر ومہرہ مہر خویشاوندان
بر خاک ریز بحبت ایمی وآنی از تو نخواہند شنید انفروا خفافا وثقالا وجاہدوا
باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ ای در ریخ آں اعضا کہ بخون جگر پرورد ۂ بعمل
تو گواہی خواہند داد شہد علیہم سمعہم وابصارہم وجلودہم بما کانوا یعملون وآں زن وفرزند وخویشاوندان کہ باب دیدہ برآوردہ از تو فرار کنند
یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ وبنیہ لکل امرئ منہم یومئذ
باجبان الیتاوہ ودین خود بر باد دہندہ الناس نیام فاذا ماتوا انتبہوا۔
شعر سوف تری اذا انجلی الغبار ٭ افرس تحتک ام حمار ٭ فلسفنا عن

عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ **بیت** چوں پردہ کشانید پس از مرگ رجعت ۔
دانی چہ کردی و چہ کردی دانی ۔ آہی در ریغ و ہزار در ریغ بر عمر دو دولتی کہ لبا یہ رواں ماند چہ اعتماد
و اسباب دنیاوی کہ بآب رواں مشابہت دارد چہ اعتقاد آں بر دو دو ایں بگذرد و کیس آنکس است
کہ زیادت آنرا نقصان و سود ایں را زیان محض داند چہ وجود ایں عین عدم است و سرور آں
بعینہ غم الوجود الذی بین العدمین کالظہر بین الدمین **شعر** زیادۃ المرء فی دنیاہ نقصان ۔
و ربحہ دون محض الخیر خسران ۔ و کل وجدان حظ لاثبات لہ ۔ فان معناہ بالحقیقۃ فقدان ۔
اندوست دوستی با غیر نشاید و خود از محبت اغیار منع می فرماید قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ
الی بامرہ عزیز من جہاد اصغر است و اکبر جہاد اصغر با کافر و جہود و ترسا و ہنود است و
ہر کس ایں تواند کرد بلکہ عورت نیز ایں را بجا تواند آورد لیکن جہاد اکبر می باید کہ آں با نفس
و شیطان است و آں نہ اندازۂ ہر مردے تواند بود نہ ہر مردے مردانۂ ایں کار بود **شعر**
اَكُلُّ اُمْرِئٍ تحسبین امرءا ۔ و نار تو قد باللیل نارا ۔ لکل عمل رجال ۔ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ
شعر خلق امد للحروب رجالا ۔ و رجالا لقصعۃ و ثرید ۔ **ع** اندراں حالت کہ خود را
زندہ سوزد اہل عشق ۔ ای لبسا مرد خدا کو کمتر از ہندو زنیست ۔ لیتہ اے دوست ازیں
غولاں غوال و ازیں دیو صفتان ضال پرحذر باش و لی خطر مباش تا حذر و ہم را در گوش کن
و عدوّ لکم را فراموش مکن از کار دنیا مکار غدار و جہان و جہانیاں ناپائدار بیخبر و غافل
مباش کہ ہر یک در کمین اند و در بند غارت دین اند **بیت** از کار جہان تو باخبر باش ۔
سیلاب رسید پر حذر باش ۔ دیو لیست جہاں فرشتہ منظر ۔ صوفی صفتے کشید خنجر ۔ نگذشت
کسے دریں گذرگاہ ۔ کایں دیو نگشت بر سر راہ ۔ بشتاب کہ رخت ہر کسی بست ۔ آہستہ
مرو کہ کاروان رفت ۔ پیغامبر می فرماید حب الوطن من الایمان و دوستی مگر با ایں وطن
خرابت دوستی می فرماید لا و اللہ یعنی ایں دوست وطنت نہ ایں است و مسکنت نہ چنیں ۔ زیرا کہ
کوکب حقیقت از آسمانے دگر است ۔ و گوہر معنیت از جہانے دگر و بالقطع طوعاً و کرہاً

باز بہمان نجات میباید شد و ہم بداں مرکزیت قرار باید گرفت کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ دریں آیت سرے عظیم است فہم من و بیغامبر از بنجا
فرماید فی الدنیا کانک غریب اَوْ لعابر سبیل فعلیک ما یاخی چناں ساختہ رحیل و پرداختہ
رجوع باش کہ بجز و سماع قول اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ بی درنگ سازی و بی توقف پروانہ
نمائی مشتاقانہ لبیک اللہم لبیک برآری و جانی دوستان زحمت ملک الموت بدوست
سپارے **بیت** جانے کہ فلک ستم بخواہد بستن ٭ آں بہ کہ بدست خود بجانانش دہی ٭ ٭
خواہ مرد ملک الموت را باچنیں جانی چہ محل و چہ مایا ای کہ گرد او بر آید و با ازوی نشانی یابد
بیت مارا غم تو فلک نہ بسنجد ہرگز ٭ واز حور تو ہیچ دل نرنجد ہرگز ٭ از شوق تو عاشقاں
چناں جاں بدہند ٭ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ٭ آی عزیز تحقیق بداں ہر چند دلت را
بدہنا میلے بود در وقت ہجرت دشوار تر شود و چوں کسے را با این و آں کار است
ہر آئینہ ہماں قدر ہنگام رحیل آزار است اکنوں تو دانی و ایں کار مَنْ لَمْ یَنْصَحْ
بِالْقُرْاٰنِ لَمْ یُنْصَحْ اَبَدًا **بیت** کاریں جائی کسی کہ پائی بنفشرد ٭ در وقت رحیل
سخت تر مرد ٭ در منزل خط سہ پنجی ٭ دل سادہ تری تو یا تر پنجی ٭ جاں خواہ تو بس شگرف
بار لیست ٭ جاں دادن تو شگرف کار لیست ٭ شرطست جریدہ ایستادن ٭ زو جاں طلبیدن
از تو دادن ٭ و نانہ پنداری کہ جاں دادن آسان است و اسرد شوار است و تلخی جاں
کندن سخت کار است آنگاہ آسان بود کہ کس را ازاں سوئی کششی باشد و محبت آنجا نیش
بکشد ہر آئینہ آں زمان مرگ الصد جانش خواہد و الصد ہزار خانمانش بطلبد و آن
خود کجا یابد **بیت** جانا طلبان زجاں نترسند ٭ واز رفتن خانماں نترسند ٭ خوش جاں
بدہند در رہ دوست ٭ وانرحمت این و آں نترسند ٭ قَالَ اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ
الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ آہ آن مردن بود دل جویۂ ابدی و لقاء سرمدیست لَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّہِمْ یُرْزَقُوْنَ اے

یُرْزَقُونَ لِکَاسِ الْمَعْرِفَۃِ رَاحَ الْمَحَبَّۃِ فَرِحِینَ بِمَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنَ الشَّھُودِ **بیت** زندہ کدام است بلی ہوشیار ؛ آنکہ بمیرد بسبر دلبر کوی یار ؛ واگر مردن چنین است پس آں حیات لاثبات چہ کار آید ؛ **مصراع** الموت احلی من حیوۃ کذلک **بیت** بے دوست زندگانی ہر لحظہ مردنست ؛ با دوست یکزماں کہ بود عمر جاودان است ؛ جواں مردا لامحالہ گردن اعتبار بزن وخاک در چشم غیر افگن مردانہ دست از دو عالم افشاں وپای ہمت بیرون دو کون نہ انگاہ بگو **بیت** کجا ست لشکر آفات وموج بحر بلا ؛ کہ من گرستہ ایمان وتشنہ ام عشق سخت کارلیست عاشقی مرد آزار لیست **بیت** نہ ہر ترد امنی را عشق زیباست ؛ نشان عاشقاں از دو پیداست ؛ اگرت مردی ومردمی ہست بسم اللہ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ کُنْتَ مِنَ الْکَاذِبِیْنَ **بیت** ای حسن عاشق مشو ورمی شوی مردانہ شو ؛ دام مستی ہرہ ومرغ بلا را دانہ شو ؛ والا علیک بدین العجائز **بیت** تو نہ مرد عشق بازی ما بہ بردا خواجہ کار دیگر کن ؛ در تو اسباب وصل نخواہی ؛ ہمہ تدبیر خویش ابتر کن ؛ بعضے منعی گمان برند کہ جمع میان این وآں ممکن است ذٰلِکَ مَبْلَغُھُمْ مِنَ الْعِلْمِ جواں مردا ضدان لایجتمعان ما جعل اللّٰہ لرجل من قلبین فی جوفہ ایں ہرگز نبود و امکان ندارد و بالیقین محالست لَوْ کَانَ فِیْھِمَا اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا یَصِفُوْنَ زنہار زنہار **بیت** یک دوست بسندہ کن چو یکدل داری ؛ گر مذہب مردماں عاقل داری ؛ از آئندگان شنیدہ میشود آں برادر دینی محب لقینی نیک در کار دین بر جادۂ شرع مشغول می باشد شکر حق گفتہ می آید حال ایں ضعیف را نیز ازاں برادر مدد ے در کار دیں خواہد بود الحمد للہ علی ذلک حق تعالیٰ ہر لحظہ تو تو فیقی بخیرات ومزید ے در طاعات کرامت فرماید اما ایدوست تو ہم نیکو میدانی کہ نزد یک ارباب بصیرت واصحاب طریقت عبادات ظاہر را چندانے اعتبار نیست ونیز پیر زناں جای ماندہ بجامی تواند آورد ولیکن مقصود ایں طائفہ تخلیۃ القلب عما

سوی اللہ است و این معنی صعوبتی دارد بهوسی و یا تمنای بجلقه زلف لیلی نتوان رسید مگر مجنوں وار در عالم تجرید روند و در دار الملک تفرید نزول کنند و در خانهٔ توحید سکونت گیرند.

بیت اگر بر وصلت لیلی برغبت خاطری داری ؛ چو مجنوں فرد باید شد هم از خویش و هم از خویشاں ؛ بمن ظن انه یصل الی محل عظیم بغیر مقاسات الشدائد الفقه امنیة فی بوادی الهلاک

رباعی ابدل بهوس بر سر کاری نرسی ؛ تا غم نخوری بغم گساری نرسی ؛ چوں شمانه بسر آره تا تن نه نهی ؛ هرگز بسر زلف نگاری نرسی ؛ هر چه جز دوست است وداع باید کرد و تبتل الیه تبتیلا و از خود نیز انخلاع باید کرد تا حکم قل الله ثم ذرهم بنفاذ رسد می فرماید فاذا فرغت فانصب و الی ربک فارغب ای اذا فرغت عما سوی الله و ترکت غیره فانصب و الواو فی والی للتفصیل ای ثم الی ربک فارغب لانک لا تقدر علی النصب والرغبة الا بالعزل الکلی عن کل سوی الله فانه قال واذا اعتزلتموهم و ما یعبدون من دون الله فاووا الی الکهف و اینجا ترا مومن و مسلم خوانند در بن مقام شاهد ایمان برقعه کشاید و جمال اسلام رخ نماید **نظم** تا با خودی ای نگار مستی ؛ هرگز نتوان بدوست پیوست ؛ بیخود چو شوی ز خود برائی ؛ بوئی رسدت ز آشنائی ؛ بر پای طمع چو بر نهی بند ؛ دست تو رسد بزلف دلبند ؛ کین جان تکی اگر هزار است ؛ در عشق هیچ در شمار است ؛ اینجات شود مسلم ایمان ؛ و اینجا چو رسی شوی مسلمان ؛ جوان مرد ترا بدین راهی آسان اشارتے کنم و آن محبت شیخست زیرا که بیشک این مقام و عالی تر ازان دارد لا یعرف عبد الله و چوں شیخ را چنانچه میباید دوست گیری هر آئینه ترا بطفیلی بدان مقام رساند که المرء مع من احب و هیچ عمل صریدا بهتر و فاضلتر ازین نتواند بود و الله یرزقنا و ایاکم الفضیلة بطولها ازین معنی چند لوان بنشت و چند تقریر لوان کرد لب تو قیمت شکر بشکست ؛ رخ تو رونق قمر بشکست ؛ قصهای بنشت خاقانی ؛ قلم اینجا رسید سر بشکست ؛ حق تعالی ما را و ترا بوی از بوستان معرفت و محبت خویش

عطا فرماید بمنہ وکمال کرمہ وصلی اللہ علی محمد وآلہ اجمعین ۵۔

صحیفہ چہل و پنجم بجانب شیخ خود نویسند بکتابۃ خواہرزادہ ایشاں بسم اللہ الرحمن الرحیم

شعر ہل من اخ ثقۃ لیساعدنی ٭ علی ما لقیت من الہوی والاقی ٭ قل اصطبارے واستطالت عبرتی ٭ ونضاعفۃ لعبادہم اشواقی ٭ ماحیلتی قد صفت درعا بالہوی ٭ وکوا لنوی کبدی وطال فراقی ٭ لسعۃ فوادی حیۃ الہجران ٭ ولا اسفی علی تلفی وعندی الترا قی ٭ لاتحسبوا دمعی دموعا انہا ٭ روحی تسیل ودمار من الآماقی ٭ **ابیات** پیام وصل تو بر من کسی رساند کس ٭ مرا ز دست فراقت نمی رہاند کس ٭ برفت صبر و قرارم نماند طاقت وہوش ٭ فزود اند ودرد فراق وعشق وہوش ٭ کجا روم چہ کنم چوں نماند حیلہ مرا کہ سوخت آتش ہجرت دلم چو خرمن خس ٭ گزیدہ مار فراقت مرا بسینہ ودل ٭ درینغ نیست حضورم مسیح خوب نفس ٭ برحم نگریہ لبیار آب دیدہ نماند ٭ کنوں ز چشم مگر خوں بیارم بس ٭ بندۂ مخزول فراق وخدمت گار مشحون اشتیاق صدر سہتاب کہ صدر سینۂ او مسکن اجناس درد اندوہ شدہ بارگہ دلش بکمین انواع فتن ہجر باشکوہ گشتہ است ممالک قوی وارواحش از دست سلطان فراق خراب واقالیم عقل وحواس از نہب قہرمان اشتیاق بے آب قصہ ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوہا دریں خرابہ دل بمعاندۂ حب وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّۃَ اَھْلِھَآ اَذِلَّۃً دریں خرابہ چہ ساں مشاہدہ میشود درینغ کمیت درد فراق نہ در حیز امکان وکیفیت ہجر واشتیاق نہ تحت قدرۃ بیان متصور بود ملت حدیث عشق باخبار درنمی گنجد ٭ بیان شوق بگفتار درنمی گنجد ٭ چہ ایں تصورات کیست کہ تصدیق کند کہ از حال ایں سبب اولا بیجا بے روئے نمودہ باشد ہر آئینہ چوں موجبۂ کلی عشق سالب کلی کلیۂ عین عاشق است بضرورت قضایاش ہمگیں بریں نمط منعکس تواند بود وتنا بحش جملگی بریں گونہ متضاد جزویات ضروری اوحالی از دل بندۂ کہ محمول اشکال ہر غمے است واز جان ایں خدمتگار کہ موضوع برائی ہر اندوہے است قیاس تواں کرد

اینک وجودی کالعدم جز از نیجا مثال نیابد و جوہر و اعراض این کار جز از ین جسم مبرہن نگردد لیکن لایعرف
بالمقایس والمقادیر ولا یفہم بصروف الزمان وطروق التقادیر لا تدخل تحت الکم والکیف ولا یحصی
بالاعداد والتصنیف گفتن بزبان مستحیل ونبشتن بقلم محالست وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ
اَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ یَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ کَلِمَاتُ اللّٰهِ بندہ وار سر
نیاز بر زمین افتقار میدارد بیچارہ و لرزجین ابتہال بر خاک اضطرار می مالد واز حال صبابت خود
وصلابت آرزومندی باز می نماید **شعر** الشوق اعظم من ان نحیص جارحة ÷ کلی الیک مع
الساعات مشتاق ÷ **بیت** شرح شوق نوچہ گویم کز برای دیدنت ÷ ہر زمانے از زمان دیگرم
مشتاق تر ÷ آرے من بندۂ نہ بلبیت مرا جعت جز بموافقت رکاب سعادت عزیمت کردہ بودم
بابدیں عزیمت عزم لاوبحیاتک واللہ اعلم نہ خود را زندہ می شمارم ونہ بدیں حال خرسندی دارم
بیت زندگانی نتواں گفت حیاتی کہ مراست ÷ زندہ آنست کہ باد وست وصالے دارد ÷ بندہ
را از جہت تربیت ظاہر و باطن آنجا چہ کم بود در حسرت آں روزگار روز و شب دست در یغ
بر سر دارم و پای فسوس در گل **شعر** سقیا لا منا ما کان اطیبها ÷ دل دلم لقیض من ساعاتها
وطرا ÷ ہر وقتی چشم پیش می کنم کہ مگر خیالے از انچہ داشتم بر باصرۂ بصیرت من گذر کند تا چیزے
ازاں مرادات در خواب بینم ای آہ ہزار آہ ای در یغ ہزار در یغ **شعر** اہوی المنام لعل
عینی ان تری ÷ منکم خیالا طار فاطیب الکری ÷ ولیسرنی ذکر المنازل والحمی ÷ لابد للمشتاق
ان یتذکری ÷ قد کنت اضحک لؤلؤ بوصالکم ÷ فالیوم الکانی عقیقا احمرا ÷ مہیہات ای
مخدوم زادہ اینک در خانہ آمدم چہ کردم خاطری چوں زلف معشوق درہم ولی چوں خاطر عاشق
پر غم دارم آں حال بکہ گویم و درماں از کہ چہ گویم **بیت** عشق را دوکاں کہ داند ÷ بجز معشوق
ازیں درماں کہ داند **شعر** قد لسعت حیة الہوی کبدی ÷ فلا طبیب لہا ولا راق ÷ الی الحبیب
الذی شغفت بہ ÷ فعندہ رقیتی وتریاقی ÷ آہ آں چہ اقبال بود وای در یغ اینچہ ادبار روے
نمود کاش اسپم پای لنگ شدی و پایم در سنگ آمدی میگویند کہ فصل بہار است ولیکن

گل در چشم خار است و هم ازاں خار خار در دیدۂ گل آری **بیت** بہار بی گل رنگ تو ام چہ کار آید ؛ مرا مک آمدنت بہ کہ صد بہار آید ؛ آی مخدوم زادہ آں دل کو کہ باغ جوید و آں خاطر کجا کہ سوی بوستاں پوید **بیت** آں دل نماند کش سر بستاں و باغ بود ؛ گوئی ہمیشہ سوختۂ درد و داغ بود ؛ باللہ یا زائر الحرمین و وافقا بین العالمین اشرف حجاج بیت ربہ و اکرم زوار قبر نبیہ کلما تذکرت حال ما بیکم و احوالی ہذا من بینکم مثلا ذبت ذوب الملح فی الماء شہری چنیں معمور نزدم خرابست مقامی چنیں مسرور بحباب من آبست **شعر** وکنت الذ العیش حین اوالکم ؛ ولو کنت فی الفردوس اوجنۃ الخلد **دوہرہ** سُیسَن لَسے سود نکر اوہی باہنہ نمای ؛ جیں ہوں لوروں نہ لہوں اوجر میری بہائی ؛ مدتی شد از راہ شفقت قدیم و مکرمت مستقیم ایں بندہ را ہیچ بد و سطری و سلامی یاد نیاوردہ و پرسشے و باز پرسی تفقد خدمت گار خود نکردہ و ایں معنی از عادت آں کریم الاخلاق و کثیر الاشفاق نبود **شعر** ومن عادت الملک ان یتفقدوا ؛ مما لیکہم والمکرمات فوائد ؛ کذلک سلیمان تفقد ہدہدا ؛ واحضر مافی الطائرات الہدہد ؛ بیچارہ کہ از جان سعادت درچنیں مباعدت افتاد شکر آں نعمت بر چہرۂ امید واری او نہند و گاہ گاہے بر قمے چند صحیفۂ دل او را مرقوم تربیت گردانند **ع** ای ہم نفساں کہ پیش بارید ؛ آں شکر چرا نمی گزارید ؛ گر یاد نیا ورم خداوند ؛ آخر کم از انکہ یاد آرید ؛ ایں مسکیں ہمہ وقت بذکر محامد و نشر مناقب بندگی مخدوم در خلاد ملا ربط اللسان می باشد **شعر** واللہ ما طلعت شمس ولا غربت الا وذکرک مقرون بانفاسی ؛ ہمہ روز منتظر آنکہ از نجانب شریف کسی خواہد رسید ؛ و ہمہ شب مترصد آنکہ ازاں طرف نسیمی خواہد وزید ؛ **بیت** مرا زدر سفر من خبر کہ می آرد ؛ دو دیدہ در قدم اوست ہر کہ می آرد ؛ القصۃ لطولہا **مصراع** قصہ چہ کنم دراز کوتاہی بہ ؛ **بیت** قصہ ہجر چوں سر زلفش ؛ ہر چہ گویم ازاں دراز تراست ؛ برای مصداق ایں دل صدوق بر صدق احوال اگر مصدقی باید بر حکم استفت قلبک جز از خاطر صادق و دل صدق خود روشن توان کرد

القلب مع القلب تشاهدا ملتمس آنکه چنانکه حضور قبول فرموده بودند و یوعده که العدة دین موجود گردانیده بنده را هر بار بر خاطر مبارک خدمت شیخ یاد دهند و مددے درخواست کنند و این بیت از جهت من بنده پیش بندگی مخدوم خوانند **شعر** انت الحیوة و انت السمع و البصر ٭ فکیف احیاتی و مالی عنک مصیطر ٭ و عرضه دارند بارادت مخدوم تا غایت روزا زدر خانقاه متبرکه آمدن مقدور ندارم اما چون اشتیاق پابوس بندگان آنحضرت غلبه می کند از در ذکر زمانے میروم پهلوی مولانا زین الدین یا خواجه یوسف و برادرم بشیر می نشینم اما این در دمند را این روا است و آن بیماری را نه این شفا است لیکن الضرورات تبیح المحظورات **شعر** اذا ما ظمئت الی ریقها ٭ جعلت المدامة منه بدیلا ٭ و این المدامة من ریقها ٭ ولیکن اعلل قلبا علیلا ٭ **بیت** بر یاد لبت نقش نگین می بوسم ٭ آنم چو بدست نیست این می نوسم ٭ صدقه سر مبارک خود بمجرد آوازهٔ مراجعت خدمت مخدوم بنده را اخبار کنند زیرا که بنده مولانا ناگوری را بسیار جهد کرده است تا تدبیر اسپ الاغ کند آن صاحب را ترس نمی کند ضرورت اتفاق کرده ام بهانه زیارت خدمت شیخ الاسلام فرید الحق والدین جانب اجودهن روم و از انجا برابر گشتها رغله بخدمت مخدوم رسم این معنی امید است که ممکن شود اما اگر آمدن مخدوم محقق شود طرف دیگر نیفتم دریں باب شفقت دریغ ندارند هفده سال هرگز ده روز از مخدوم جدا نبودم و این حال هرگز پیش نیامده بود **بیت** خرسند بعافیت نبودم ٭ اینک حق آن گرفت مارا ٭ **ع** گفتم بدعا رخشم بداں دور از تو ٭ ای دوست مگر چشم بدت من بودم **ع** حال دل من از من بیچاره مپرس ٭ بخت بد من بیں که چه سان دورا فگند ٭ حق تعالی آن رحمت وصلت و این دولت اتصال عن قریب چنان مطلوب دارم علی احسن الوجوه میسر و متیسر گرداند از گاه حال خود عرضه دارم **ع** فریاد از و دست هجر افتاد مرا ٭ بشکست چو شهباز پر بال مرا ٭ روزی که رسم بخدمت عرضه کنم ٭ در هجر چگونه بود احوال مرا ٭ فرید

لعمت دارین باد ۵

صحیفه چهل و ششم اما بعد فاعلم یا اخی ان اللہ اجل واعظم من کل شئ واعظم من ان یصل الیه عبد فیجهد اللهم وان یصل لابد ان یفنی لان الالوهیة اذا تجلت تلاشت البشریة یعنی بالفناء وانتفاء اوصافها بالکلیة فاذا حصل الفناء اضمحلت الاوصاف والافعال وسقطت التکالیف والامتثال من حیث هو هو لا مومن ولا کافر لانهما وصفان للبشریة الا ان البقاء للہ بعد افنائه ایاه فحینئذ یرجع من الفناء الی البقاء ومن السکر الی الصحو کما صحاب الدعوة الی العباد وهم الانبیاء والاولیاء فلابد لهم من نصب الشرائع والاحکام وبیان الکفر والاسلام اللهم وان کانوا بالحقیقة فی مقامهم ولکن اللہ قید هم ببعض اوصاف البشریة بالتکلیف لبقاء الهدایة وفناء الغوایة کما قال یهدی به اللہ من اتبع رضوانه سبل السلام ویخرجهم من الظلمات الی النور واخبرنا نبینا علیه السلام عن قیود الثلاثة بقوله حبب الی من دنیاکم ثلث مع انه کان علیه السلام فی ذروة مقام العالیة کما قال بل ذکره لقد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین والمراد من النور ههنا محمد علیه السلام وفی آیة اخری اخبرنا عن ذاته تعالی اللہ نور السموات والارض النور فی الحقیقة واحد **شعر** انا من اهوی انا ۔ نحن روحان حللنا بدنا ۔ واذا البصر تنی البصرة ۔ واذا البصیرة البصرتنا ۔ قال علیه السلام من رآنی فقد رای اللہ فهم من فهم جواهر المزدا کمال جز بتوحید نبود وتوحید ثانی ندارد وغیر را هیچ مدخلی نه تا کل شئ هالک الا وجهه تجلی نکند کمال توحید حاصل نشود وللتوحید طرقات من جملتها طریق الفناء فی الفناء ثم الفناء من الفناء وهو الانسلاخ بالکلیة ۔ یعنی عاشق در عشق گم شود وپس عشق را نیز گم کند وپس معشوق را نیز یعنی همه معشوق بود نه دیگر چیز عزیز من در حقیقت این وجود فعل اوست وفعل او لغت او ولغت او صفت اوست وصفت او ذات او ودوئی اینجا حرام است نه بینی اگر دریا دم زند بخارش گویند وچون بهوا برآید ودر زمهریر متراکم ابر خوانند وچون تحلل یابد وبریزد باران باشد وچون بر زمین رود آب بود وچون باز بدریا پیوندد همان دریا بود وظاهر این را تبدل واستحالت گویند وباز کل شئ یرجع الی اصله ثابت است واینها را اعتباری بود

مولوی جامی
عشق اسطرلاب اسرار خدا ست ۔ عاشق است آن کو بداند مصطفی را
عشق را بیحد صفت ۔ عاشق ز عشق ۔ عشق را بیحد صفت ۔ عاشق ز عشق
عشق را بیحد صفت ۔ عاشق ز عشق ۔ عشق را بیحد صفت ۔ عاشق ز عشق

وباز کل شئی یرجع الی اصلہ ثابت است وایں ہمرا اعتباری نبود وایجا بدانی کہ الانسان سری والسر صفتی والصفۃ لاتنفک عنی چہ باشد ولیس فی الوجود الا اللہ چہ باشد لاموجود سوی اللہ درین مقامات لاالہ الا اللہ ایجا تجلی کند با یزید از موذن شنید کہ میگفت اللہ اکبر گفت من بزرگترم وقتی دیگر بگے مے گفت محمد رسول اللہ صلعم گفتہ است آدم ومن دونہ تحت لوائی یوم القیمۃ او گفت لوائی اعظم من لوا محمد جوانمرد اعجب مقاماتے ومقالاتے است لیکن ہنوز ایں مقام سلوک است اگرچہ انتہائی مقاماتست ودر ابتدا رحال ایں فقیر را گم گشتگیہا بسیار روے نمود وقتے چناں بود کہ دو سخن مترتب گفتن ممکن نبود وسطر نبشتن نتوانستمے وحیرتے سخت داشتم وامروز قلم میگیرم ونہزار انواع سخن می نویسم ونمیدانم آں حال بہتر بود یا ایں اعوذ باللہ من المکر والاستدراج مقرر داند شب دوشنبہ چہاردہم ماہ شوال بود قبل از نماز خفتن ایں مکتوب سواد کردم ودر بحر بی پایاں افتادم وسخن دراز کشید زیرا کہ **بیت** قصہ عشق چوں سر زلفش ٭ ہر چہ گویم ازاں دراز تر است ٭ امامرا وقت تنگ بود ومرا جزایں کاری دیگر ہم بود ہمیں اقتصار نمودم عزیزمن ایں سطور لغایت مشکل ومتشابہ است کلامنا اشارات ورموز بداں علم وعقلی وفہمے کہ داری کہ بدیں راہ نتوانی برد ہر چہ مشکل شود حل آں از مشغولی ہا، باطنی طلب وآنچہ ماند برمن نویس تا کشادہ تر نویسم۔ ۱۲۔

صحیفہ چہل وہفتم در معذرت عیادت کہ خدمت شیخ ذکرہ اللہ برحمتہ اورا کردہ بودند الحمد للہ والمحمود بکل لسان **بیت** اگر بر من سلام آں بہارم ٭ رساند صبحدم باد صبائی ٭ شوم زندہ اگرچہ مردہ باشم ٭ ز ہر عضوی بخیزد مرحبائے ٭ دیروز کہ بخت نیک اقبال کردہ ومعادت مساعدت نمودہ آفتاب صحت از افق وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ طالع گشتہ وماہتاب شفا از مطلع وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ طلوع کردہ بود از مبشر لطف وبشیر عنایت شدم بعد از نماز جمعہ کہ عید المساکین است دو سہ کسان مخدوم عالمیان زادہم اللہ قوۃ کہ خاکپائی ایشان کحل ناظرہ اہل بصیرت وتوتیاء ابصار ارباب بصارت است

ساخته کوئی ایں پرورده نظر رحمت آں وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ بشرف قدوم
مشرفه لتشریف لَقَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ ارزانی فرموده بودند و بعیادت ایں بندگان
حضرت خویش بر وفق سنت نبوی و سیرت مصطفوی قدم مبارک بریں جانب بمرحمت رنجه نموده گفتم
سبحان الله ایں چه کرم است و من بیچاره چه شأن ایں کرامتم والا **بیت** روز یکه بگذرم بضمیر منیر او
آں روز قدر من زسر عرش بگذرد ؛ پرسش از و توقع اهل طمع بود ؛ ما را همیں بس است که او یاد
آورد ؛ آما ازاں حضرت وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ چنیں و پیش ازیں چه عجب بود **شعر**
لا عرف من المسک ان یفوح ؛ ولا من البدر ان یلوح ؛ آرے آں عادی است نه قشری و آں
است نه فرعی **بیت** لطف را تو بوی زمشک نوازخرشید ؛ رسمیست قدیم و عادتی معهود است
لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ شیخ البقاء الله مهریست بر فلک اشفاق و شفق و شفقت و مهربانی
ازاں ذات ملکی صفات عیسوی حرکات موسوی درجات خلیلی افعال مصطفوی احوال متخلق
باخلاق الله هیچ غریب و عجیب نتواند بود **بیت** چه عجب زآفتاب عالمتاب ؛ که کند مهر بر همه
و غراب ؛ من بیچاره مسکیں چه کسم و کدام قدرت دارم که دریں معذرت چیزے توانم نبشت
و یا در مدح و ثنا آں حضرت حرفی و یا لفظے تقریر توانم کرد **بیت** عذر قدمش بندہ تواند خواست
عذر قدمش هم کرمش داند خواست ؛ اَللّٰهُمَّ لَا اُحْصِیْ عَلَیْکَ ثَنَآءً وَلَا اَبْلُغُ
مَدْحَتَکَ وَفَآءً امید صحت و تندرستی ایشان زمان شده بود که دراں حضرت عرش منقبت
که دم از قصه ابیت عند ربی می زند و حکایت ازلی مع الله وقت می گوید بموقف عرض
زاسر نیاز عرصه کرده بودم که رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ فَکَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ
ضُرٍّ از منادی شفاخانه لطف بگوش جانم رسید آری **بیت** بهر جانب که او الحمد خواند
اجل از کار رانی باز ماند ؛ حق تعالی و تعالی سایه دولت آں قطب آسمان هدایت و آفتاب
فلک عنایت را بر سر ایں مشتی درایشاں هوار قضا ربندگی تا بقاء ارض و سماء باقی و پائنده
طالع و تابنده دارد بحرمت مَنْ قَالَ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ مخدوم زادگان هر یک

مولانا امام همام زین الدین و یاران و خادمان سلمهم الله و ابقاهم بالخیر اجمعین بقدمبوس
بندگانه مخصوص **بیت** چه دعاگو ملت ای سایه میمون همای سایه دولت تو بر سر ما دیر بپای ؛
عمر دراز با صحت ذات ارزانی باد بحرمت النبی و آله الامجاد **و من فوائده** قال علیه السلام
من عرف نفسه فقد عرف ربه ای دوست او علیه السلام می فرماید اذا روی
عنی حدیث فاعرضوه بالقرآن فان وافقه فاقبلوه والا فردوه حالم فداش با نزول قرآن
بر جان او و در زبان او شد خود چگونه حدیث مخالف افتد مطابق این حدیث از قرآن الشنو
جل ذکره نسوا الله فانساهم انفسهم در بغا و الله لو فسرت هذه الآیة لرحمت و لکن
فهم من فهم سر لیس فی جبتی سوی الله اینجاست - ۵

صحیفه چهل و هشتم بسم الله تیمنا بذکره رب ارنی الحق حقا و ارزقنی اتباعه امور
برادر دینی فلان الدین دام تقواه در رضا در باب عقل و عشق گفته و نبشته اند که بینهما
تضاد است یعنی نزدیک ایشان هر کجا که عشق خیمه زند عقل ازان مقام رخت بر بندد
و در کتب ایشان و اشعار ایشان در بن باب گفتها و نبشتها بیشتر است ما بدان چه پردازیم
اما این ضعیف را چنان معلوم میشود که میان عقل و عشق اخوت توامانی است آری این
هر دو جوهر از یک صدف اند بلکه یک معنی است در دو لفظ و یک شراب در دو جام لا بل چو ماده
و صورت اند یا همچو ذات و صفت نه این را بی او قوامی و نه آن را بی این دوامی نه عقل هرگز بی عشق
باشد و نه عشق بی عقل متصور بود بر بین نوع باشند **بیت** ای عقل کل ای عقل کل تو هر چه
گفتی صادقی ؛ حالم تو دانی کمن گفتگو کمتر کنم ؛ **شعر** انا من اهوی و من اهوی انا ؛
نحن روحان حللنا بدنا ؛ از عالم اتحاد اند دوی نباشد **بیت** ما نیم یگانه و یکی ایم ؛ در
مذهب ما دوی نباشد ؛ جوانمرد عشق نتیجه معرفت است و معرفت نتیجه عقل و بالعقل یدرک
الاشیاء انه جوهر مجرد عن المادة و لوا حقها و علائقها و لا یتحرک بالذات و لا بالعرض و
یحرک بالتشویق غیره و هو الملک العقلی المحض الروحانی الصرف و قال الحکیم الذی لا یدرک

این صحیفه فیض روایت بخاطر مبارک آیات عالیات و افضلات صحیح

الا بالعقل خلق کل مخلوق وہو العارف بالمدرا لمخصوص بمعرفتہ ای دوست بدانکہ کمال عقل جز بصفت عشق نتواند بود و تا عاشق نشود کمال نپذیرد و ترا ازینجا سر تحکیم و بحبونہ روشن شود ۵ عشق آمد و عقل خانہ آراست ؛ زیراکہ بعشق عقل شد راست ؛ عقلست چو ذات و صف او عشق ؛

بی وصف نہ ذات را قوامی بر جاست ؛ در بغا ہیچ بی عقلی را ایں صفت نبود و ہرگز حق تعالی دیوانہ را چنیں صفت نکند و بدیں وصف منصوص نہ فرماید و خود دیوانہ ہرگز بمعرفت مامور نیست از انکہ عقل ندارد و چوں کسے چیزے را بکمال جمال ذات داند و حسن جمال صفات بشناسد محبت آں اورا بالضرورت اختیار افتاد لان کل لذیذ محبوب و المحبوب مطلوب از قرآن بشنو۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ در بغا محبت نزدیک اہل شریعت یا بدیدنست کہ العین حق و النظر حق و یا بشنیدن باشد والاذن تعشق قبل العین احیانا و نزدیک اہل طریقت بدانستن دل ہم باشد و آں را مشائخ عالم بصیرت خوانند و آں صفت عقل است و ایں عقل اول جمیع مخلوقات است کما جاء فی الخبر اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْعَقْلَ وَ اَنَّہٗ نُوْرٌ مَحْضٌ ظَہَرَ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَ ہُوَ نُوْرُ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ کما قال اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ ای روحی و ازینجاست کہ پیغامبر می فرماید اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَۃٌ تَتَشَامُّ کَمَا تَشَامُّ الْخَیْلُ فَمَا تَعَارَفَ مِنْہَا ائْتَلَفَ وَ مَا تَنَاکَرَ مِنْہَا اخْتَلَفَ سبحان اللہ تا چہ اسرار است کہ ایں حدیث بر صحراہا نہادہ است اما آنچہ متقدمان در تضاعد عقل و عشق گفتہ و نبشتہ اند مراد ایشاں عقل معاش و تدبیر دنیا تلاش خواہد بود و آں بے شبہہ ہمچنانست و خود ازیں سعادت بکلیہ محروم است اورا با ایں دولت چہ کار **بیت** مقلد را دریں رہ جا نیست ؛ رہ پاکان سراندازان شہید است ؛ مہمات مہمات عقل انسانی را بقا و حیات قوام و ثبات جز بعشق و در عشق و بی آں ہرگز زندگانی نباشد **مصراع** مازندہ بعشقیم دگر خلق بجانست ؛ آرے حق تعالی در قرآن ازیں عقل انسانی بریں عبارت خبر میدہد کہ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَہَا وَ

اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا اہل تاویل ظاہر ازیں امانت
تکلیفات شرعی مراد میدارند و ہم نیک است کہ مکلف جز عاقل نباشد پس سبب تکلیف
ہمیں عقل باشد و نیز میگویند کہ قبول امانت بسبب ظلومی و جہولی کردہ است والا چرا بایستے
کہ انچہ اہل آسمان و زمین و جبل قبول نکردہ اند او قبول کند ذلک مبلغہم من العلم مصراع
لنے نے غلطت اے دل افزوں ؛ مالہم من علم الا اتباع الظن۔ جواب مزدا محقق است کہ
مردم از سہ قوت مرکب است یکی قوت سبعی۔ دوم قوت حیوانی سیوم قوت ملکی بہیمات میہمات
کہ انسان پیش از قبول امانت یعنے حصول قوت عقلی جز ظلوم و جہول نتواند بود ظلوم از جہت
قوت سبعیت و جہول از جہت قوت حیوانیت آرے آرے آید و ست پیش از انکہ او را
نعمت عقل روزی شود جز درندہ و چہار پایہ نبود چوں ایں امانت الٰہی و گنج خزانہ ناگہانے
بواسطہ عنایت قدیم و حکم کریم قبول کرد انسان شد ہر آئینہ معرفت یافت ضرورت عاشق
شد چہ معشوق بغایت باحسن و کمال و لطافت و جمال است چگونہ عاشق نشود در لیغا
تا باضطرار و اختیار طالب شد و طلب غالب گشتہ در غلبہ مکاشف شد و در کشف مشاہدہ یافت
و در مشاہدہ از خودی نیست گشت و در ان نیستی بدوست ہست شد شعر فکان ما کان مما
اذکرہ ؛ فظن خیرا ولا تسأل عن الخبر ؛ القصہ بطولہا۔ بیت قصہ عشق چوں سر زلفش
ہر چہ گویم ازاں دراز تر است ؛ قال الحسن البصری من عرف اللہ احبہ و من احبہ طلبہ۔
آید و ست کسے را کہ نہ شناسی چہ دانی و کسے را کہ ندانی چہ محبت و عداوت آری اگر معروف
حسن و کرم دارد لاجرم دوستی اقتضا کند و اگر قبیح و لئیم است مخالفت ضروری بود
در لیغ ہزار در لیغ اگر ذاتی در غایت حسن و جمال و الطاف و کمال باشد مع ذلک صاحب
کرم و احسان و بر تربیت و امتنان بود در ایں صورت چہ گوئی ہیچ کمی بود کہ نہ دوست او بود چہ حسن
و احسان کامل دارد و عام و خاص ازاں نصیبے می یابد۔ لاجرم جبلت القلوب علی حب
من احسن الیہا لازم آید بیت آدمی نیست کہ عاشق نشود وقت بہار ؛ ہر گیاہے کہ بروید

نرود خطب است ؛ حق تعالی ما را و ترا و جملہ طالبان را ازیں دولت نصیبے دہد و ازیں نعمت حظی بخشد
بیت جز عشق تو علیہا فراموشم باد ؛ ویں درد بجای جان در آغوشم باد ؛ واستغفر اللہ العظیم
وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین ۵

صحیفہ چہل و نہم برادر عزیز الوجود معدن الجود خیر الدین را آبا آسائش در رضاء حق تعالے
دراز باد دانم کلمۂ کہ وقتے در گوش آں دوست فرو خواندہ بودم کہ اِنَّہٗ مَعَ کُلِّ شَیْءٍ لَا
بِالْمُقَارَنَۃِ وَغَیْرُ کُلِّ شَیْءٍ لَا بِالْمُزَایَلَۃِ ہمانا بر خاطر او اشکالی دارد بداں ای برادر ما طالب اسم
تبارک فی التقواہ تا آنکہ تو در عالم نسبت و اضافت خواہی بود ہرگز بر اسرار ایں کار تر او قوفی نخواہند
داد من تا چند روزگار در تفہیم تو صرف کنم برای خدای یک ساعت خود را در بحر محیط ہَلْ اَتٰی عَلَی
الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّہْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مذکور اغرق کن تا توئی تو در باقی شود عروس وحدت
اینجا جلوہ کند و شاہد حقیقت معانی نقاب بکشاید ہر آئینہ دریں مقام نسبات و اضافات
وعبارات و اشارات مضمحل گردد اِنَّہٗ مَعَ کُلِّ شَیْءٍ لَا بِالْمُقَارَنَۃِ وَغَیْرُ کُلِّ شَیْءٍ لَا بِالْمُزَایَلَۃِ باشد
پس بدانی کہ فاذا ہو ہُنَّ فی الوجود الا ہُوَ سِیغا مبر میگوید اَصْدَقُ کَلِمَۃٍ قَالَتْہَا الْعَرَبُ
یعنی ؎ الا کل شیٔ ما خلا اللہ باطل ؛ وہمنا سِرٌّ عظیمٌ ہے ای دوست بودن او با ہر چیزے
بذات بر صفت تنزہ از تجرد و تفرد و تقرر و تعدد علی وجہ الاحاطۃ والکمال وطریق
کلی بالشمول والاجمال کہ دراں ہیچ وجہ ورسم تجزیہ و تفرد و تبعض را مدخل و مساغ نتواند
بود و اتحاد و حلول متصور نہ چوا لمزدانہ بینی کہ روح را چیزے ازیں صفت دادہ اند باتن
بر کدام وجہ بدانست نہ بصفت و ازینجاست کہ رسول علیہ السلام گفت مَنْ عَرَفَ
نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ و اگرچہ روح از عالم امر است نہ از عالم حقیقت وحدت و
از معرفت روح معرفت رب حاصل آید نہ معرفت رب و جملہ کہ حقیقت رب است چہ آنجا نہ حد است
و نہ رسم و نہ صفت است و نہ اسم تعالی ہو عما یقول الظالمون والا ولا یحیطون بہ علما
درست نیاید لا یعرف اللہ غیر اللہ ایں باشد ای برادر محقق است کہ وجود عرض بی ذات

جوہر او امکان ندارد و ازیں جہت کہ قیام ہمہ بدوست او قائم بذات خود است او جوہر ایں
ہمہ اعراض باشد بلاشک و ازینجاست کہ حجۃ الاسلام رضی اللہ عنہ در کتاب خود آوردہ
است خدائرا بدیں معنی و معانی دیگر جوہر تواں گفت - جوانمرد ایں سہ عالم است کہ اذاں
ترا خبر مے کنم عالم ربوبیت و عالم الوہیت و عالم وحدت کہ حقیقت ذات است تا ازیں
دو عالم نگذری و ایں دو دریاء محیط را عبور نہ کنی ازیں عالم کہ بیان می کنم ہیچ ندانی و
بداں ایدک اللہ بریں وجہ کہ عالم ربوبیت عالم ملک یعنی شہادت و عالم الوہیت عالم
ملکوت یعنے غیب و عالم وحدت حقیقت ذات است تعالی و تقدس پس عالم ربوبیت
فعل و عالم الوہیت عالم امر یعنی صفت و عالم وحدت حقیقتِ ہویت یعنی ذات مجرد
جل و علا و چوں بحقیقت نظر کنی حقیقت ربوبیت والوہیت ذات وحدت است پس ہر
بحقیقت یکے باشد و غیریت را اینجا وجود نیابی و اینہمہ بران یکے باز گردد و باز ہماں
یکی باشد کُلٌّ شَیْءٍ مِنْہُ بَدَاَ وَاِلَیْہِ یَعُوْدُ وَاِلَیْہِ یَرْجِعُ الْاَمْرُ کُلُّہٗ
فَہْمْ مَنْ فَہِمَ **مصراع** محجوب را از ہیچ چراغے نصیب نیست ؛ **بیتے** شاعری چہ
خوش می گوید **بیت** تو با ہمہ در جمال و چشم ہمہ کور ؛ تو با ہمہ در حدیث و گوش ہمہ کر ؛
اے عزیز لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ ندا ہر ساعت است کہ در عالم وحدت از ہویت بر می آید
و چوں وجودے دیگر اصلا متصور نیست جز لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ امکان ندارد و چوں مرد از ربوبیت
والوہیت ہر دو ظاہر است اما یکی محسوس و دوم معقول و ذاتہ تعالی باطن آمد پس ہو الظاہر
و الباطن اینجا بر تو غمزہ نزند پس بدانی ازیں کہ یکے اول باشد و یکے آخر و یکے ازل و یکے
ابد و یکی ظلمت و یکی نور و بالحقیقت ہو الاوّل و الآخر و الظاہر و الباطن و الظلمۃ و النور
و الازل و الابد و لا ہو اللہم ایں صور و اشکال مختلفہ و مولفہ کہ در محسوس و معقول فرض
میکنی در عالم ربوبیت ایں ہمہ مجاز است و حقیقت ہمہ خداست تُسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ
وَنُفَضِّلُ بَعْضَہَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُکُلِ **شعر** انتم حقیقۃ کل موجود بدار ؛ وسوا کم

فی العالمین توہم ؛ ھذا الوجود ان تکثر ظاہرا ؛ بحیاتکم ماھو الا انتم ؛ وایں ہمہ وہم وخیالست ودر آخرت ہمہ اضغاث احلام خواہد بود وہیچ یکی ازیں بخودی خود حقیقی ذاتی ندارد وایں ہمہ کالعدم بل محض عدم است ودر عالم عقول ایں ہمہ کالاشی است وایں ہمہ در عالم در عالم نسبت و اضافت افتادہ است چنانچہ عالم عقل بر نسبت عالم وحدت کالاشی است بل بالحقیقۃ لاشی است وعلت ایں ہمہ ممکنات جملہ یکیست وسبب ہمہ ہمیں یک حدیث بودہ است کہ کُنتُ کنزًا مخفیًا فاحببتُ ان اعرف وایں ہمہ اینجا ظہور یافت واشارت وعبارت ونسبت واضافت پیدا آوردند واگر نہ چنیں کردندے ہرگز انتظام ایں عالم فعل امکان نداشت سُنَّۃَ اللّٰہِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا وبہیچ وجہ خبر بدیں حکمت قیام ایں متصور نبود اِنَّہٗ ھُوَ الْحَکِیْمُ الْعَلِیْمُ پس بداں ای عزیز کہ ایں صور واشکال را خدای نگویند وایں ہمہ خدای نیند وخدای تعالی شکل و صورت ومحسوس ومعقول نتواند بود واز ادراک ہر دو حقیقت بیرون است وچوں تو اے دوست از عالم ربوبیت والوہیت بگذری آنجا بدانی کہ ہمہ خداست وایں ہمہ یکے خداست وجز خدائے ہیچ چیزے دیگر نیست ووجود او راست وموجود اوست وبحقیقت ہمہ اوست لابل ہموست نہ غیر وایں قول شیخ من درست آید کہ اللہ ولا سواہ ای برادر امید میدارم کہ حالی از جہت علم ایں مشکل بر تو حل خواہد شد کہ انہ مع کل شیٔ لا بالمقارنۃ وغیر کل شیٔ لا بالمزایلۃ زیرا کہ چوں بحقیقت معلوم شد کہ جز خدائے را وجود ہموست وغیر اصلا نیست اینہمہ شبہات مرتفع گشت وہیچ مشکل نماند بلا سخنی قریب الفہم جامع تر بشنو ابدوست بحقیقت بداں کہ ہیچ چیز نیست کہ او با آں بذات نیست وبا ہر چہ او باشد آں ہم بداں بحقیقت کہ نیست پس معلوم شد کہ ہر چہ ہست اوست وہیچ نیست مگر او ولیس فی الوجود الا اللہ ولا موجود سواہ واستغفر اللہ من جمیع ما کرہ اللہ قولا وفعلا وظنا وخاطرا صلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ اجمعین **ومن فوائدہ** وبالحقیقۃ ہذہ الاشیاء الکثیرۃ یعنی العلویۃ

والسفلیۃ والمحسوسۃ والمعقولۃ کلاً وجملۃ کشئ واحدٍ وماہذہ القلۃ والکثرۃ والعلو والسفل والقرب والبعد والمحسوس والمعقول الا بالنسبۃ الینا واضافۃ بعضًا الی بعضٍ وہو اصل الکل ومع الکل بالذات محیطًا بالاحاطۃ الجوہریۃ کما قلنا من قبل وفی صحیفۃ اخری وہ الذات الاحدیۃ والصفۃ الفردیۃ والفعل والاضافۃ یعنی الوجود والامر والخلق ونحن من حیث الظاہر مظاہر اسمائہ وصفاتہ ومن حیث الباطن اللہ ولا سواہ ولیس فی الوجود الا اللہ لان الوجود اصل الصفۃ والصفۃ اصل الفعل وکل شئ یرجع الی اصلہ وبالحقیقۃ وجود واحد احد صمد فرد وتر لا غیر **ومن فوائدہ** لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جمع بین الغیب والشہادۃ یعنی جمع بین الالوہیۃ والربوبیۃ وہذہ الکلمۃ متعینۃ للعوام لانہم لا یقدرون علی المعرفۃ غیر ہذا وکلمۃ لا ہو الا ہو وہنا جمع بین الوجود والصفۃ والفعل اعنی الہوتیۃ والالوہیۃ والربوبیۃ فاذا ہو ہو لا غیر وہنا الذات والالوہیۃ والربوبیۃ فی عالم الواحدۃ اعنی الہویۃ واحدۃ لا غیر وہذا سر عظیم قولہ لا تقولوا ثلثۃ انتہوا خیرا لکم واستغفر اللہ العظیم وصلی اللہ علی محمد وآلہ۔

صحیفہ پنجاہم بداں ای دوست عزیز نور اللہ قلبک بنور توحید کہ مرا از فحوای کلام چناں معلوم مے شود کہ تو ازیں سخنانم در شبہتی دیگر افتادی وآں آنست کہ چوں چنیں باشد کہ نوشتم پس انیکہ کسے چیزے میخورد یا مجامعتے میکند یا میکناند دیا مبغوض می رود علی ہذا ایں حکمیست زیرا کہ ایں افعال بحق تعالی نسبت ندارد۔ وبنداں سعد کلام تعالی فی الدارین کہ ایں افعال واحوال جملہ در عالم صورت است وگفتم کہ ایں ہمہ باضغاث احلام مانند چنانچہ در عالم صورت شکل تو در خواب ہر چیزے می بینی چوں بیدار می باشد آنرا ہیچ حقیقتے نمی یابی ہمچنیں امر وز روح تو کہ از عالم امر است دریں عالم خلق مدفون است و در خواب رفتہ است وایں ہمہ اضغاث واحلام او بمجرد ندار فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید چشمش کشایند

واز خواب بدر آرند بداند این همه حقیقتی نداشت و هیچ نبود و از ینجا رسول علیه السلام فرمود
النَّاسُ نِيَامٌ فَاِذَا مَاتُوْا انْتَبَهُوْا و بحقیقت عالم معنی ازین افعال و احوال منزه و مبراست
و نیز ای دوست اگر زمانے چشم به بندی و انگشتان بر چشمها نهی نه بینی که چه رنگهای مختلف
و صور بها که در خیال تو پیش چشم تو آید و چون بکشائی هیچ از بها نه بینی و لیکن اثری ازان در متخیله
باشد و آن اثر در دل تو تاثیر کند لامحاله و دائم اینجا ترا بر خاطر آید پس چون این افعال
و احوال همه اضغاث و احلام باشد ثواب و عقاب دوزخ و بهشت بکدام وجه آید
جوانمرد انشنیده که رسول علیه السلام فرموده است اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ
سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ پس چنانچه اثر این خوابها که ترا در عالم صورتست ظاهر
میگردد در روح را اثر این خوابها خویش که در عالم خلق دیده است دران عالم یک یک
مشاهده افتد و این جمله درین دو عالم باشد یعنی ملک و عالم ملکوت و در عالم وحدت ازینها
هیچ نیست و آنجا همان وحدت است و محض احدیت است و دوئی اصلا نیست و هر چه
هست همه یکے اوست و جز او همه نیست و هر چه بود و هست و باشد همو ست و تا ندانی که آن معانے
روح را باترا بعد از مرگ است کلا و حاشا بعد مرگ همانچه امروز داری جز آن ترا نباشد
مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى اما ای عزیز هر وقتے که ترا از عالم
ربوبیت و الوهیت گذشته شد دولت وحدت و نعمت احدیت است اینجا بدانی شعر
لا تعجبنک اشکال تشاکلها ٭ عمن تشکل فیها وهی استار ٭ فالبحر بحر علی ما کان فی قدم ٭
ان الحوادث امواج و انهار ٭ بیت آفتابے در هزاران آبگینه تافته ٭ پس هر رنگ
هر یکے تابی عیان انداخته ٭ جمله یکنور است لیکن رنگهای مختلف ٭ گفت و گوی درمیان
این و آن انداخته ٭ فَصَحَّ مَا قَالَ لَيْسَ فِي الْوُجُوْدِ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا مَوْجُوْدَ سِوَاهُ وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
الْعَظِيْمَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ — وَمِنْ فَوَائِدِهٖ اِنَّهٗ نُوْرٌ وَكُلُّ شَيْءٍ تَرَاهُ
غَيْرَهٗ فَهُوَ كَالظِّلِّ لِلنُّوْرِ وَظِلُّ النُّوْرِ شُعُوْرُكَ بِوُجُوْدِكَ وَوُجُوْدُ غَيْرِكَ وَالظِّلُّ لَا بُدَّ بِاَنْ تَصِيْرَ نُوْرًا

وان اللیل ظل الشمس بواسطة الارض الحائلة لها ولابد بان تصیر نهارًا بیهات وانت من
این تعرف هذا ولک باصرة تخلیلیة لیس لها بصارة ولا بصرة اللهم ولعرف من یعرف السلطان
ظل اسد وهذا سر عجیب فهم من فهم کما قال عز من قائل الم تر الی ربک کیف مد
الظل ولو شاء لجعله ساکنا ثم جعلنا الشمس علیه دلیلا ثم قبضناه
الینا قبضا یسیرا وهذا سر قوله کل شئ منه وبدء والیه یعود وهو جل وعلا
اصل الجمیع وکل شئ یرجع الی اصله والیه یرجع الامر کله **ومن فوائده** قال علیه السلام
اصدق کلمة قالتها العرب الا کل شئ ما خلا اسد باطل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغه
فاذا هو زاهق ولکم الویل مما تصفون در لغا این چند کلمه جملگی اسرار عالم وحدت را
بر صحرا نهاده است ودر نفی غیریت همین قدر کافیست **ومن فوائده** فی وجوب السلوک
الی اسد تعالی وبیان مقالات السالکین ومنتهاهم الی مطلوبهم قال عز من قائل فلیرتقوا
فی الاسباب والارتقاء من الاخس الی الاشرف ولیس اشرف من المخلوقات
السفلیة الا الحیوان الا الانسان والانسان بالصورة الانسانیة الظاهرة من عالم
الملک وبالصورة المعنویة الباطنة من عالم الملکوت وبباطن الباطن من عالم
الجبروت ومن عالم الوحدة بل من الاحدیة فالارف منه عالم الملکوت عالم الجبروت
ومنتهاه عالم الاحدیة وهذا سر قوله عز من قائل لترکبن طبقا عن طبق فما لهم لا یؤمنون
ثم بعد هذا وان الی ربک المنتهی ثم الانتهاء تقتضی الفناء ثم الفناء فی الفناء ثم الفناء
ومن الفناء وهناک تتم الفقر واذا تم الفقر فهو اسد ومن ههنا صح من قال لیس فی
الوجود الا اسد ولا موجود سواه فصدق من قال سبحانی ما اعظم شانی ومن قال انا الحق
ومن قال لوائی اعظم من لواء محمد ولیس فی جبتی سوی اسد وهل فی الدارین غیری ونحو ذلک
فعلیک یا ولدی بسلوک طریق اسد وحفظ شرائطها مع اصولها وقوانینها حتی یتحقق لک
حقیقة ما سطرت وان لم تکن من السالکین فعلیک بالایمان والقبول ولا تکونن من المحجوبین

واستغفر اللہ العظیم وصلی اللہ علی محمد وآلہ اجمعین۔

صحیفہ پنجاہ و یکم مرادات دارین اخوی سلمہ اللہ بخیر در رضا حق حاصل باد بدانکہ رسول می فرماید علیہ السلام اصدق کلمۃ قالتہا العرب الا کل شئ ما خلا اللہ باطل ایدوست بہمہ اللہ می دانی کہ حق و باطل کدام است وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ہم از قرآن کشادہ تر بشنو می فرماید وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ہیہات چہ خواہی دانست کہ چہ میگوید در یغا چہ فہم خواہی کرد عزیز من باطل را ہیچ وجود نمیدہد و موجود نمی شمارد وجودانی کہ محض عدم اند عدم را چہ وجود تصور تواں و ہم و خیال را اعتبارے نبود پس وجود ہماں یک وجود ایں ظواہر جملہ ہماں یک ظاہر و ایں کلی بواطن ہماں یک باطن ای ہوا لظاہر والباطن لیس فی الوجود الا اللہ ولا موجود سواہ احول بیچارہ یکے را دو دسہ و چہار می بیند و بحقیقت ہماں یکیست تعالی اللہ عما یقول الظالمون **بیت** آفتابے در ہزاراں آبگینہ تافتہ ٭ پس برنگ ہر یکے تابی عیاں انداختہ جملہ یکنور است لیکن رنگہای مختلف ٭ گفت وگوی در میان ایں و آں انداختہ ٭ اگرچہ ایں دو بیت از حقیقت معنی کہ مرا مطلوب است بغایت دور است اما ایں بیت عربی بمقصود نزدیک تر است **شعر** فی البحر بحر علی ما کان فی القدم ٭ ان الحوادث امواج واانہار آب ہماں آب است کہ گاہے بخار خوانی و گاہے سحاب و گاہے برق و گاہے ژالہ و گاہے شبنم و گاہے سرشک و گاہے جوے خوانند و گاہ چاہ گویند و گاہے حوض و گاہے لبابہ و گاہے دریا و علی ہذا در ہر وقتے بر مقتضای حالی نامی خود می کنی و او ہماں آبست کہ ہست ہر چہ میدانی بگوی اِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ جوگی بکمال رسید اینجا سون می گویند و ایں مقام الفنا من الفناست کہ نہایۃ جملگی مقاماتست و بعد ایں مقامے نیست و ترقیات و تجلیات اینجا تمام شود فہم من فہم۔ **۵** تا مرد ز خود فانی مطلق نشود ٭ اثبات و نفی او محقق نشود ٭ از خویش بروں آئے کہ تا دوست شوی ٭ ورنہ بگزاف آدمی حق نشود

دریغا تو مسکین چه دانی و از کجا فهم تو رسد که چه می نویسم مهیات دانی که سون چیست و ازیں چه معنے مطلوبست یعنی وجود هیچ نیست و خالیست سبحان الله چه معلوم خواهی کرد آرے ایدوست چون فنا مطلق که آن الفنا من الفنا است حاصل آید لابد علم از وجود غیر بخیزد و موجودات بحقیقت عدم خود روند و شعور بیکبار بیفتد و هیئتها همه مضمحل گردد و معقول و محسوس ناچیز شود هر آئینه باطل گردد حق بحقیقت خود ظاهر شود اینک سون بے شک و بے شبهه دریغا این چه اسرار است و با که میگویم و کدام کس داند وَمَا یَعْقِلُهَا اِلَّا الْعَالِمُوْنَ و نه هر عالمے داند الذی یاخذ العلم من الله بلا واسطة حکیم بیچاره میگوید که وجود سه است ممتنع و ممکن و واجب ممتنع معدوم است اشارت و عبارت را بدو راه نیست اما ممکن آنکه میان دو عدم است و علما گویند الوجود بین العدمین کالطیر المتخلل بین الدمین یعنی چنانچه طیر متخلل را در شرع اعتباری نیست آن همه کالدم جاریست این وجود هم کلا وجود بل همان عدم محض باشد چه وجود تخیلی با توهمی موجود نگویند لا عند الحس و لا عند العقل دارندی نیز اشارت و عبارت بیزار است اعنی می نماید که هست و نیست کَسَرَابٍ بِقِیْعَةٍ یَحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَاءً حَتّٰی اِذَا جَاءَهُ لَمْ یَجِدْهُ شَیْئًا و تحقیق این نمائش از علم سیمیا نیکو معلوم می شود آری بداں علم بس عالمها عجیب و غریب می نماید چیزے نه فلا وجود الا الواجب الوجود جل جلاله الا کل شئی ما خلا الله باطل آن جوگی ضرورت اینجا می گوید - دهندها لوک بجانے اندها - و نمیداند که جوگی همیں معنی از سن لفظ مراد دارد یا دیگر اگر همیں معنی است غلام او یم مدتے این کلمه جوگی که سون می گویند بر من سخت مشکل بود و منکر بودم و قبول خاطر نمیافت تا روزی در باغ خواجه صدر الدین مرحوم بمنیره مولانا حمید الدین مخلص بچاشت مشغول بودم در وقت مراقبه بفضل خود حق تعالی بر من کشف فرمود - فالحمد لله علی نعمائه و الصلوة علی محمد خیر رسله و انبیائه و استغفر الله العظیم -

ومن فوائده مکاشفے عیانے سبحان الله یا غفور یا غفور ایدوست دو نقطه می بینی

ملک ازاں وجود دوم عدم بالدہر دو نقطہ یکی است زمینی چنانچہ اشارت و عبارت است از
عدم ممکن نیست از وجود ہم ممکن نیست از ہر دو اشارت و عبارت محال است پس تو یکی را نقطہ
بدایت داں دوم را نقطہ نہایت و ہر دو یکیست بعینہ و ایں عجیب سر لیست کہ وجود و عدم
یکیست در لغا چہ دانی کہ ایں چہ سخن است ہیہات یعنی عروس وجود حقیقی جز در عدم محض
جلوہ نکند و شاہد عدم کلی جز از وجود و خوبی رخ ننماید اینجا بدایت و نہایت وجود و عدم
یکی بود لفظ و معنی صور و معنی و حقیقت و مجاز و کل و جز و جسم و جوہر و ملک و ملکوت غیب و
شہادت ظاہر و باطن جملہ یکی باشد کنقطی الدائرۃ **ومن فوائدہ** قولہ عز اسمہ لَتَرْكَبُنَّ
طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ امید وست و فقک اللہ و ارشدک الحق بدیں آیۃ ترا امیدوار عروج
بسوی خویش و ترقی بعالم قدس می گرداند یعنے ترقی کن کہ ہر آئینہ ممکن است و عروج
کن کہ میسر است ہیچ دانی کہ ایں چہ عروج و کدام ترقی است در لغا از کجا دانی کہ دیدۂ
دلت محجوب و باصرہ بصرت مفقود است عزیزمن از دو عالم ظاہر یعنے ملک و ملکوت
یکے ظاہر حسی و دوم ظاہر عقلی و از یک عالم کہ آں را جبروت خوانند در ظہور آوردہ اند
و مظہر اسما و صفات گردانیدہ و سری از حقیقت احدیت دریں مظہر نود ایع فرمودہ
پس ضرور لست کہ عروج کنی و ترقی نمائی در قرآن می فرماید فَانْقُبُوا فِي الْبِلَادِ
و الارتقا رمن الادنی الی الاشرف تا بدولت حقیقی خود رسی کہ آں منتہای معارج تو
بود وَاَنَّ اِلٰی رَبِّكَ الْمُنْتَهٰی در لغا تا ندانی کہ ہمیں سہ عالم است ہیہات آں اصول
عوالم است اما ہر یکے ازیں عالم عالمہا دارد از یکی تا ہفت صد ہزار عالم است کہ ترقی
می باید کرد و ایں ترقی و عروج جز بطہارت کاملہ ظاہرہ و باطنہ کہ وَذَرُوْا ظَاهِرَ
الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ و صلاحیت اعمال درونی و بیرونی فَاعْبُدْهُ وَاللّٰهِ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ
شَيْئًا میسر نگردد الیہ یصعد الکلم الطیب و العمل الصالح یرفعہ در لغا آں کلمہ طیب و عمل
چہ فہم خواہی کرد بداں الہمک اللہ بلطفہ الکلمۃ الطیب لا ہو الا ہو و ہذہ کلمۃ الخواص یعنے

لیس فی الوجود الا ہو والعمل الصالح ان لا یخطر ببالک سوی اللہ شئی من الموجودات الحسیۃ والعقلیۃ الظاہرۃ والباطنۃ ولیسقط شعورک عن وجودک وموجودیتک بحیث تحقق لک ان لا موجود سوی اللہ فی الوجود دریں مقام شاہد وَاِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَہٰی ترا جلوہ کند دریغا چہ کنم کشادہ ترنمی توانم کرد والا دریں آیت تا چہ سرہا را حدیت است بخدای رب العزۃ اگر چیزے ازاں ظاہر کنم در بار غیرت الٰہی در تموج آید وزلزال قہر احدیت بجنبد وہمگی آں موجودات وہمی وخیالے بیکبار فلتقمہ الحوت سازد وآں سنت الوہیت وربوبیت کہ ازیں ظواہر مجازی تخیلی وتوہمے در عالم صورت مطلوب است مہمل ماند وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا تعالی عن ذلک واستغفر اللہ العظیم بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

ومن فوائدہ اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ الی آخرہ الآیۃ۔ الظل ہہنا العلامۃ الدالۃ علی ان لیس فی الوجود الا اللہ ولا موجود سواہ وظلّ کل علامتہ ومن قال السلطان ظل اللہ ای علامۃ اللہ۔ آی دوست چہ فہم خواہی کرد کشادہ ترلبشنو حق خواست حقیقت خود ظاہر کند از حقیقت ذات در صفت واز صفت در فعل ظہور فرمود پس فعل نشان ذات واین ہر یک ظل یکدیگر شد پس چوں فعل بصفت وصفت بحقیقت ذات مراجعت نماید جز ذات در وجود امکان ندارد کہ باشد ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَیْہِ دَلِیْلًا ثُمَّ قَبَضْنَاہُ اِلَیْنَا قَبْضًا یَسِیْرًا عزیز من چوں آفتاب برآمد ہر چیز سایہ خود بر زمین از جانب دیگر انداخت تا آفتاب بلند شد وسایہ را فرو برد علامت برخاست ہمہ آفتاب شد وآں در وقت ظہور است تا خواست باز باطن شود دریں زماں نیز علامت بطون ظاہر خواہد کرد از جانب دیگر سایہ خواہد انداخت پس دو وقت علامۃ ظاہر خواہد گردد وقت الظہور ووقت البطون تا بداں علامت بدانی ہو الظاہر والباطن والاول والآخر والازل والابد والا چوں جا بہا امکانے بردارد وبحقیقت وخوبی خود نظر آگردانند ضرورت لاحرقت سحاب وجہہ کل من انتہی الیہ بصرہ جملگی موجود است امکانے رخ لعدم مختص نہ

وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ هیہات هیہات سبب ظہور ایں ہمگی مظاہر ظلالی
ایں حدیث کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف وحکم لایعرف الله غیر الله ثابت
پس از نیجا دانی کہ عرفت ربی چہ باشد و آنکہ می گوید کہ معلول مناسب علۃ است چہ بود
در لغا چند ایں اسرار را بر صحرا نہم و چند فاش کنم و استغفر الله العظیم وصلی الله علی نبینا
محمد وآلہ اجمعین **ومن فوائدہ** حقیقت ہمین است کہ تقریر کردہ شد فاما از جہت حکمت
حکیم مطلق و سنت الله سبحانہ چوں ایں موجودات مجازی وہمی وخیالی را وجودے امکانے نام
کردند و ایں امکانے را علامت و نشان وجوبے گردانیدند بضرورت طریق سایہ ہفتاد و مطیع و
متابع و مذلول و معلول و مفتقر و مسکین و محتاج اصل خود باید بود آنکہ فروع جملہ با اصل
باز گردد و کل شئی یرجع الی اصلہ شود والیہ یرجع الامر کلہ پیدا آید ہمہ فرعہا اصل دہمہ مجازہا
حقیقت جنح ہست و بود خواہد شد وہو الآن کما کان ویکون کما ہو انیہمہ اشارت وعبارات
واستعارات و ہر چہ جز وجود وجوبے است کہ حقیقت ایں جملگی موجودات مجازی امکانی است
مضمحل و ممحق خواہد گشت کل شئی ہالک الا وجہہ نقاب عزت بکشاید وعروس لیس فی الوجود
الا الله جمال بنماید قال علیہ السلام اصدق کلمۃ قالتہا العرب الا کل شئی ماخلا الله باطل
حالی تا آں زماں دآنی چند ما را ذل عقل امکانیت کہ در قبہ وجود مجازی وہمے وخیالے
است میباید کشید اختیار را اضطرارے می باید کشید و دم نمی باید زد و سخنے نمی باید گفت
و سر انقیاد و فرمانبرداری بر وفق سنت و بر حسب حکمت الٰہی بر زمین عبودیت میباید
داشت و حقیقت میباید بحقیقت دانست و بر مجاز ظاہر ثابت میباید بود تا سنت الٰہی و
حضرت نامتناہی مرعی و مراعی ماند ولن تجد لسنۃ الله تبدیلا ای دوست بدیں
فائدہ ختم کردم و اکنوں تا کے فرماں شود کہ چیزے دیگر نویسم توکلت علی الله و اعتصمت
بہ و توجہت الیہ و فوضت امری الیہ و القیت مقالیدی بین یدیہ و طرحت کلی علیہ
والحمد لله رب العالمین وصلی الله علی رسولہ وحبیبہ ونبیہ محمد وآلہ اجمعین ۵

صحیفہ پنجاہ و دوم بسم اللہ الرحمن الرحیم بیقرار برادر دینی خواجہ سدید الدین سلمہ اللہ تعالیٰ باد خدا تعالیٰ می فرماید اِنَّ اللّٰہَ مُبْتَلِیْکُمْ بِنَہَرٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْہُ فَلَیْسَ مِنِّیْ وَمَنْ لَّمْ یَطْعَمْہُ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَۃً بِیَدِہٖ اے دوست این دنیاست کہ بنہر تمثیل کردہ است یعنے نہر آبے روان است و دنیا باب رواں ماند و مثا بہتے تمام دارد پس ہر کہ دنیا را تصرف کند و در و میل نماید از حق تعالیٰ بنا شد و ہر کہ از وی بپرہیزد و اجتناب کند مگر بقدر ضرورت ماستہ و احتیاج خاصۂ او از حق بود لان الضرورات تتقدر بقدر الضرورۃ و الضرورات تبیح المحظورات و تو دانی کہ ضرورت چہ مقدار تواند بود در لغا جز سد جوعی بہر چہ حاصل شود و ستر عورتے بہر چہ تواند کرد دیگر روا نبود و این قدر را خود از دنیا نخواہد داشت و امید عفو خواہد بود انشاء اللہ تعالیٰ و استغفر اللہ العظیم و الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی نبینا محمد و آلہ اجمعین ۵ **ومن فوائدہ** یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم عزیز من اسرائیل نام یعقوب پیغامبر است علیہ السلام یا فرزندان او می گوید کہ نعمت مرا یاد کنید زہے عنایت کہ در باب امت حضرت نبوی مصطفےٰ محمدی صلے اللہ علیہ وسلم می گوید فاذکرونی اذکرکم و انہ قال انا جلیس من ذکرنی الیٰ آخرہ سوئے نعمت می راند و ترا کہ امت احمدی سوئے خود می خواند زیرا کہ جاذبہ یحبہم و یحبونہ ہرگز روا ندارد کہ بغیر وی بگوشۂ چشم نگری یا خطرۂ غیر بخاطرت گذرد و نے نیز جز ترا در ین مقام نمی نگرد و نمی خواہد ہیہات نہ بینی کہ اذکرکم می گوید غیر ترا اینجا محال مدخلے نمیدہد یکی این بیت خوش می گوید **بیت** در چشم در آرمت بپوشم دیدہ ٭ تا من نگرم بغیر تو نا بگذرم ٭ یکے ہندوئے ہم خوش گفتہ است **دوہرہ** نینن بہتیرا باہ کرا آنکھیں بیچ دہرلوں ٭ بانہوں دیکھوں اور دہرنا تجہہ دیکھن دیوں ٭ در لغا اینجا اگر در خود نگری حرام است و تا از خود باجزی از و بے خبری **بیت** کہ گفت من خبرے دارم از حقیقت عشق ٭ دروغ گفت گر از خویشتن خبر دارد ٭ **ومن فوائدہ** قال علیہ السلام اللہم احینی

مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین عزیز من مسکین را از مسکنت گرفتہ اند و استغنا
او از سکون است دانی چہ میگوید وچہ مبطلبد ہیہات تو چہ دانی وچگونہ توانی دانست عزیز من
سکون و قرار می خواہد دریغا ہیچ چیزی را جز در مرکز ہرگز قرار نتواند بود نہ بینی آب ہر چند از
مرکز خود جدا بود بے قرار و آرام نسبری رود تا آنکہ بمرکز رسد چوں رسید قرار گیرد۔ جواں مردا
ہیچ دانی مرکز حضرت رسالت کدام است ثُمَّ دَنیٰ فَتَدَلّیٰ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ
اَوْ اَدْنیٰ ہر آئینہ حب الوطن من الایمان بضرورت قرارگاہ خود کہ آں عالم الٰہی است
می جوید کما اخبر ناعنہ بقولہ انا من اللہ والمؤمنون منی جز بداں مرکز اصلی خود قرار وسکون نیابد۔

بیت تا از تو جدا شوم دمی نا سودم ÷ ہرگز نمرادل بتمنی نغنودم ÷ دریغا چہ می گویم
وچہ می نویسم کہ فہم خواہد کردن لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ اَلَا اِلَی اللّٰہِ
تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ وَاِلَیْہِ یَرْجِعُ الْاَمْرُ کُلُّہٗ بِجَلَالِ لَمْ یَزَلْ وَلَا یَزَالُ تا چہ معانی
کہ اینجا خدائی بر من کشف کردہ است وآنچہ بنشتہ و گفتہ میشود از دریا قطرہ واز آفتاب
ذرہ خواہد بود واستغفر اللہ العظیم وصلی اللہ علی محمد وآلہ اجمعین ۵

صحیفہ پنجاہ و سیوم بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بداں ای دوست عزیز رضی اللہ عنک
وارضاک حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ می فرماید کہ سر جملگی قرآن فاتحۃ الکتاب
است کہ ام القرآن است و سر فاتحۃ الکتاب در بسم اللہ است و سر بسم اللہ در ب بسم اللہ
است و سر ب بسم اللہ در نقطۂ بی یافتہ می شود مدتے دریں دریا غواصی کردم تا
بعنایت باری عز اسمہ دُرِّ ثمین بدستم آمد و دانستم کہ چہ فرمود از تو دریغ ندارم در موزے
ازاں ہم باز نمایم بداں الہمک اللہ الرشد وافہمک الہدی ووفقک اللہ للتقوی فرستادن
انبیا و رسل وکتب وصحف جز برائی معرفت ذات مقدس خدای تعالی جل جلالہ نیست
لانہ قال کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف وقال عز من قائل
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ای لیعرفون **شعر** وفی کل شیٔ

لہ آیۃ ۔ تدل علی انہ واحدٌ ۔ وآں ذات مقدس سر ہواست و ہو سر تمامی قرآن است وآں سر بجملگی در فاتحہ است و ہمگی سر فاتحہ در بسم اللہ یافتہ وآں سر در باء بسم اللہ وآں نیز جملہ در نقطۂ ب بسم اللہ موجود است جواں مرد بدانکہ ایں نقطہ احدیت است و مرکز ایں دائرہ موجود است و دائرۂ مخلوقات را مرکز نقطہ خالقیت باشد نیکوتر بشنو در لغا جملہ وجودات علوی و سفلی و عقلی و حسی را ہمہ خطے انگار ریا دائرہ بے نقط تصور ندارد و خط را لا بدایتے و نہایتے باید کہ باشد بس نقطہ بدایت اولیت و نقطہ نہایت آخریت گرفتم ۔ ہو الاول والآخر درست آمد و نیز دائرہ را جز نقطہ مرکز نباشد و مرکز از دو نقطہ مستقیم است نقطہ آغاز و نقطہ انجام نقطۂ آغاز را ازل داں و نقطہ انجام را ابد و در حقیقت چوں نقطۂ آخر بنقطۂ اول برسد ہماں یک نقطہ گردد منہ بدا ء و الیہ یعود اول و آخر و ازل و ابد عالم حقیقت یکی باشد نہ دو جواں مرد چوں خط دائرہ برگیری لا محالہ آغازش نقطہ بود و چوں تمام کنی ختم نقطہ باشد نقطۂ اول را نقطہ وجودے گویند و دوم را عدمی خوانند و ہر دو نقطہ چوں بہم پیوندد ہماں یکی باشد عزیز من خط دائرہ را مجمع النقاط گویند و کذلک خط مجمع النقاط است یعنی نقطہ نقطہ جمع شود خط گردد و از خط دائرہ تواں کرد ایں نقاط چوں بحقیقت نگری ہماں یک نقطہ بود آرے چوں دائرہ تمام شد اول و آخر و بدایت و نہایت ہمہ یکی است در لغا اول خط سہ نقطہ وجود خط بے سہ نقطہ نباشد بیہات بیہات سر ذات و صفت و فعل اینجا تراوش کرد و بدانی کہ در حقیقت صفہ خاصۂ ذات باشد و فعل خاصہ صفت و در معنی ہر سہ یکے بود نہ سہ لا تقولوا ثلثۃ انتہوا خیرا لکم ۔ شعر فالبحر بحر علی ما کان فی قدم ۔ ان الحوادث امواج و انہار ۔ آے برادر من اینجا ہمہ بیان ہو کردم و از عالم احدیت است اما وحدت غیب الغیب باشد و ایں مرکز دائرہ است و دائرہ بدو قائم است و صحیح چیز را جز بر مرکز او در مرکز قرار و قوام نباشد پس وحدت ذات آمد و احدیت صفت و توحید فعل در لغا صفت بے ذات امکان ندارد و فعل بی صفت

محال باشد و در جملہ بحقیقت ذات و صفت و فعل یکی باشد و این جملہ در بسم اللہ بل کہ نقطہ سبب اسم موجود است یعنی ذات واجب الوجود تعالی و تقدس پس غرض از تمام قرآن معرفت ذات احدیت است و احکام و قصص و جز آں جملہ برای آں مقصود و این بجملگی در فاتحہ پس در بسم اللہ است پس در ب بسم اللہ پس در نقطہ ب بسم اللہ است و اینجا پیش ازیں بتحریر بتوان کرد استغفر اللہ و اتوب الیہ و صلی اللہ علی محمد و آلہ اجمعین ۔

ومن فوائدہ ان اللہ ینزل الی سماء الدنیا الی آخر الحدیث در بغا از سماء دنیا چہ فہم خواہی کرد و تعالی ہو عن النزول و العروج و کجا فہم تو بداں رسد عزیز من آسمان دنیا عبارت از عالم فعل یعنی خلق باشد الا لہ الخلق و الامر یعنے ذات در صفت متجلی گردد و صفت بافعال در فعل تجلی فرماید فینادی ہل من داع استجیب لہ الی آخرہ ہیہات ہیہات چہ خواہی دانست در بغا از اینجا بدانے کہ آسمان آخرت صفت بود و اینجا ہمیں قدر بتواں تحریر کرد و اللہ اعلم ۔

صحیفہ پنجاہ چہارم ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ امور فرزند دینی سید حسام الدین دامت سیادتہ در رضای حق سبحانہ منتظم باد چند روز است در خاطرم می آید ۔

صحیفہ پنجاہ پنجم ۔ سلام و دعا اشتیاق تمام مطالعہ کند و خاطر بجانب عزیز خود مائل شناسد ملاقات بخیر میسر باد گذشتہ اخوی رسیدہ و دراں باز دیدہ بود کہ معنی ینزل ربنا تبارک و تعالی کل لیلۃ الی سماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر الی آخر الحدیث چہ باشد مقرر داند کہ اللہ تعالی منزہ است عن النزول و العروج ۔ اہل ظواہر کہ قشر مانند و از لو الالباب خبر ندارند تاویل بردہ وجہ می کنند کہ ینزل رحمۃ الرب تعالی و تقدس آو ینزل ملک من الملائکۃ و اکثر ہم لا یعلمون ۔ آرے ای دوست چندیں ہر کس از اینجا کہ ولیست اما اہل تحقیق رضی اللہ عنہم دانند کہ اینچہ باشد ثمرہ از بوستان حقائق بمشام جان تو رسانم بشنو بداں اسعدک اللہ تعالی فی الدارین حق تعالی جل و علا را ذاتے مقدس است و صفاتی کاملہ و افعال صادرہ پس ذاتہ تعالی را غیب الغیب گویند

وصفات را غیب و افعال را شہادت خوانند پس عالم صفات کہ غیب است آخرت باشد و افعال کہ عالم شہادت است دنیا بود یعنے ہو اللہ عزوجل ینادی عبادہ من عالم افعالہ من یدعوا استجب لہ و بقول ہل من داعی استجیب لہ الی آخرہ و ایں ہر سہ عنایت در عالم فعل است و از دائرۂ افعال است از نجا بدانی کہ فعل بالنسبۃ الی الصفۃ نازل باشد و صفت بہ نسبت ذات و مراد نزول بدینمعنی نتواند بود و جہی دیگر نیز می تواں گفت عالم ذات است کہ آں را ہویت محض گویند و عالم امر است کہ صفت آں عالم است و آں را غیب و آخرت خوانند و عالم خلق است کہ آنرا شہادت و دنیا گویند قولہ تعالی الا لہ الخلق و الامر پس بدانی کہ نیز ل ربنا چہ باشد اعنی دنیای خلقہ من عالم شہادتہ چہ ندا بخلق جز از عالم خلق نتواند بود و چنانچہ نبوت جز از عالم انسان نباشد لو کان فی الارض ملائکۃ یمشون مطمئنین لنزلنا علیہم من السماء ملکا رسولا نہ بینی کہ قرآن را بحروف و اصوات مجالس عالم انسانی فرستادند در یغا چہ فہم خواہی کرد آرے حکیم جز بحکمت کارے نکند و حکمت نبودے کہ با خلق از عالم امر ندا فرمودے قل کل یعمل علی شاکلتہ فاستغفر اللہ العظیم وصلی اللہ علی محمد و آلہ اجمعین۔

صحیفہ پنجاہ و ششم و ایں صحیفہ را عجب عجائب الاسرار گویند۔ مرادات فرزند دینی اللہ در دنیا و آخرت بر وفق مطلوب حاصل باد بداں کہ شبی از شبہا در خلوت خود بودم فرشتۂ فکرتم در بحر بے کراں حروف آشنا می کرد و گوہرہا از شب چراغ معانی بدست می آورد اثنای آں بر خاطر افتاد کہ تقدیم الف بر ب و ب بر ت و ت بر ث الی آخرہ از جہت چہ باشد و حکمت چیست ہمدراں فکر بودم کہ در تمکین اسم اللہ از دریاء قدیم فردیت در دامن دلم کردند گفتم کہ ایں پنج حروف است کہ ہر حرفی از و در یاء جواہر احدیت است و آں یک ہمزہ و دو لام و یک الف و یک ہ است و ایں را عدد خوانند و دائرہ است و ہر عددے از وی وسط تواند بود و نیز عدد بقا و عدد الخلود خوانند و از وی دائرہ خیزد و بعضے ایں را مجمع الافراد معدن الاجساد گویند۔ و از نجاست کہ نماز پنجوقت است و در اصل رکعت نماز ہم پنج است

زیراکه موضوع دوکانی است وچهارکانی مرکب ازدوکانی است وایں رازوج خوانند ودیگر
سگانی مغربست وآں رادتر گویندوایں زوج دوترچوں جمع کنی مجموع پنج شود واگر
چهارسادرکه مرکب ازدوزوج است بروی ضم کنی نه شودوچوں واحد دروی درآیدکه دوپنج
است عشره شود سرملک عشرهٔ کاملهٔ ازینجا بدانی وایں دوپنج رادود وایر گویند دائره ازل
ودائرهٔ ابدوسردوازنقطه وحدت خاسته است که آں سره است ومنبع احدیت است
وانجا سرلیت الغرض بدانکه حروف ظروف معانی اندکه دردل باشد وزبان مترجم
آنست مبدء حروف مردم آمدومعروی مری یعنی حلقوم منتهی اولب وازینجاست که دل عالم
غیب است یعنی لاهوت وازفضاء سینه تاوسط اورا عالم جبروت گرفته اندوازیں محل تا
مبدار عالم ملکوتست وازینجا تانهایت که تمام مخرج است عالم ملک یعنی شهادت خوانندو
ترا ازیں جا روشن کنم که هرحرفی ازیں حروف بعالمی مخصوص باشد ازیں عالم چهارگانے
چنانچه همزه بر مبدء اسم الله است واورا بعالم جبروت نسبت داده اندزیراچه مخرج اوازه
بدایت صدر تاوسط اوست وچوں همزه ازظاهریت بباطنیت آیدالف شودومخرج الف
ازمنتهاء سینه است واورا نسبت بعالم لاهوت کنندواوفرد مجرداست درهیچ حرفے
ونقطه باواوشریک نیست واعراب ندارد واوباجمله حرفها جزهه شرکت وتداخل دارد
واگردرعالم باطن است الف خوانندواگردرظهور آیدهمزه گویند یعنی ظاهر بصفت وباطن
بذات امالام دراسم الله دولام می باهم مضاعف شده درصفت یگانگی وایں صم
رمزلیت وسرلیت تابدانی عزیزمن لام رانسبت بعالم ملکوت کرده زیراکه مخرج ومحل او
ازوسط سینه تامبدار لب است ومیم رانسبت بعالم ملک است چه محل مخرج اوازمبدار لب
تامنتهای اوست ولیکن محل هردوقریب بیکدیگرافتاده است زیراکه محل لام بدایت کام تامنتهای
وندانست که بدایت لب است ومحل میم تانهایت لب گفته شد اگرچه میم درظاهر اسم الله
نیامده است فی الحال محل میم ولام نزدیک بیکدیگراست وهریکے بدیگرے میتواند پیوست و

و قائم مقام یکدیگر تواند بود چنانچه میم که قائم مقام لام اُمّ است قوله عز اسمه ما هذا البشر ان هذا الا ملک کریم و کذلک لام قائم میم بمیم شده است قوله جل ذکره فتمثل لها بشرا سویا و ترا از اینجا مناسبت عالم ملک با عالم ملکوت معلوم گردد جان عزیز اگر مناسبت نبودی هرگز فرشته بر هیچ بشر نیامدی چه بی نسبت ممکن نبودی و تا ملکوت را نسبت با عالم لاهوت نبودی هرگز فرشته بر صحیح بشر نیامدی چه بی نسبت ممکن نبودی و تا ملکوت را نسبت با عالم لاهوت نبودی هرگز بین الرب و العبد واسطه توانستی شد و بخدائی در کلمه چند چندان اسرار است که سر دلوان ما فی الارض من شجرة الاقلام از انجا روشن شود ایدوست نزدیک محققان این لام دوم بدل میم است لسبب مناسبت در لام دوم مدغم شده است چنانچه ظاهر انسان که لسبب تناسب اصلی ملک شود و از ملکوتیت نیز بمناسبتی که او راست باجبروتی ترقی میتواند کرد تا آنجا که سر الانسان سری و السر صفتی و الصفة لا تنفک عنی ظاهر گردد و فهم من فهم جوانمرد ازین چهار حروف یکی همزه و لام و لامی که بدل میم است و الف و آن چهار عالم حاصل آمد لاهوت و جبروت و ملکوت و ملک اما ه که دال بر سر ذات هویت و دل حروف است بل نفس ناطقه احرف است و این را غیب الهو گویند و وحدت مطلق است و احدیت ذات در وی مندرج است و این هر چهار حرف بل جمیع حروف در وی یافته شوند و او را در حروف نیابند و در حساب او را هیچ گیرند و او را چون دائره بل هم چو نقطه دائره است و مرکز همه است و او از همه منزه و همه بدو محتاج اند و قوام همه بدو و او بخود قائم و او با همه و هیچ چیز با و نه بدایت از و و نهایت بدو و در اعداد اگر نظر کنی جز تکرار از و احد مثبت و هر یکی از مجموع احدی مطلق بود گرچه آسامی مختلفه معنی بکنی چنانچه دو سه چهار پنج بیست سی چهل علی هذا القیاس و هذا سر لا یجوز کشفه پس در جمیع حروف الف داخل است جز در ه و ه با الف و یا مجموع و جمعی حروف در و یافته شده و این حرف صفت احاطت دارد و هو بکل شئ محیط و جز از قعر دل نخیزد که آن را حیة القلب خوانند و آنجا ترا روشن شود که لا یسعنی ارضی

ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن چه باشد وهم ازینجاست که لا اله الا الله کلمهٔ عوام است ولا هو الا هو کلمهٔ خواص وحدت دلیل بر سر الغیب است پس بدایت بهمزه کردکه الغنی ظاهر است وابدایت احدیت دلالت میکند ونهایت بهه دارد که سر الذاتست وآن وحدت محض است که آن را سر الغیب خوانند ولام ومیم وازین میم مراد لام دوم است که بدل میم است یعنی غیب وشهادت راکه ملکوت وملک گویند درمیانه نهاد آلا له الخلق والامر وچون بحقیقت نظر کنی وساقط را درپیش اول والآخر ناچیز یعنی دجز اول وآخر وازل وابد نباشد چه جملگی وسایط جز وجود امکانی ندارد اعنی وجوده بالغیر فالوجود بالغیر کلا وجود باشد کالقدرة بالغیر قال بعض العارفین الوجود بین العدمین کالظل المتخلل بین الدلین وآن الفاظ از عالم مظاهر است ودر معنی وهم هم خیالست الغرض چو امروز ما بالا گفتم که اسم الله پنج حرف است وتحقیق سه حرف بیش نیست همزهٔ الف متحرک است والف همزه ساکن ودر معنی یکی است دیگر دو لام یک لام باشد پس حاصل الف ولام وهم شد وهذا یدل علی الذات والصفة وسر الذات ومجموع ازین الف و ل و هـ باشد معنی ال هـ واین خوش اشارت است تو گوئی یکے سوال میکند ما الموجود جواب می باید که الهو پس حکم لیس فی الوجود الا هو ولا موجود سواه بر تو عمره زندانگاه بدانی که اصل در حرف جز هـ نیست پس نقطه دائره همیں هـ آمد وجمله حروف دروے مندرج واو خود نقطه بسم الله شد وسر جمیع قرآن از اینجا معلوم گشت وکاشف تمام اسرار احدیت وسر الاسرار وحدت آمد فهم من فهم واستغفر الله العظیم وصلی الله علی محمد وآله اجمعین ۵

ومن فوائده نزول قرآن از لوح محفوظ در بیت المعمور نزدیک بعضے در جمله دفعته واحدة است واین بیت المعمور میگویند در آسمان دنیاست واز بیت معمور مهتر جبرئیل بحکم فرمان خدائی بجانجا بر رسول می رسانید عزیز من کس چه داند که لوح محفوظ بحقیقت کدامست وبیت معمور حقیقی حدیث در آسمان دنیا اینجا چه مراد باشد دریغا چه فهم خواهی کرد

جواں مرد آسمان دینا تن مبارک محمد است علیہ السلام و بیت معمور دل او ست نزل بہ الروح الامین علی قلبک و لوح محفوظ سر مبارک او ست و مہتر جبرئیل صلوات اللہ علیہ واسطہ است بینہ و بین اللہ برائی آنکہ با امت چہ گوید و از امر حق چہ مقدار بدیشاں رساند کما اخبرنا اللہ عن ذلک بقولہ ولا تعجل بالقرآن من قبل ان یقضی الیک وحیہ و خود آں آیۃ کشف ایں سر خوبتر می کند لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ و قرآنہ فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ لانہ قال علیہ السلام او تیت علم الاولین والآخرین فاما ادا ہمان قدر میکرد کہ از حضرت فرمان میرسید و استغفر اللہ العظیم و صلی اللہ علی محمد و آلہ اجمعین۔

و من فوائدہ غیب و شہادت ظاہر و باطن حقیقت و مجاز صورت و معنی الوہیت در عالم است و اضافت ربوبیت خالق و مخلوق فوضع الشئ فی محلہ عدل و فی غیر محلہ ظلم و مقصود ما ہہنا یا اخی فی عالم النسبۃ و الاضافۃ ان لا تجعل الغیب شہادۃ و لا الشہادۃ غیبا و لا الحقیقۃ مجازا و لا المجاز حقیقۃ و ہذا و ان کان فی الاصل خارج عالم النسبۃ و الاضافۃ احدیۃ محض لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جمع بین الغیب و الشہادۃ فی عالم النسبۃ و الاضافۃ آنجا میں الالوہیۃ و الربوبیۃ ہیہات تا ندانی کہ الوہیت غیر ربوبیت است یا ربوبیت غیر الوہیت تعالی اللہ عما یقول الظالمون و استغفر اللہ العظیم و صلے اللہ علی محمد نبیہ و آلہ **و من فوائدہ** حضرت رسالت در دعا می خواند فلا شئ بعدہ سرش گردم چہ عبارتے گشادہ از عالم وحدت حکایت فرمودہ است امانہ ہر عالم ایں را فہم تواند کرد اندازۂ ہر فہم ادراک ایں معنی متصور بود جواں مرد امیدانی چہ گفتہ است یعنی ہیچ چیزے جز او نیست و ہر چہ ہست ہمہ اوست فلا شئ بعدہ ہیہات ہیہات چوں حقیقت دانستے بدانی نیکو بدانی کہ لا شئ بعدہ ای ما بعدہ ہر چہ چیز او تصور کنی جز او نیابی ہمہ او باشد نہ غیر والسلام **و من فوائدہ** دنیا ست و آخرت و یوم الآخر دنیا عبارت از ظہور است در خلق و آخرت عبارت از حضور است در عالم امر و

یوم الآخر عبارت از رجوع ت بعالم وحدت پس دنیا در جنب آخرت اضغاث و احلام بود و آخرت در جنب یوم آخر وہم و خیال باشد و ازینجاست کہ ارباب ہمم عالیہ دینار الپشت پای زدہ و دست بر آخرت افشاندہ اند و ہر دو را بیشک وہم و خیال تصور کردہ اند اما از روی ظاہر نہ از روی حقیقت و باطن بل بحقیقت لیس فی الوجود الا ہو ست چہ دنیا و چہ آخرۃ ایں ہمہ درین دو عالم است یعنی خلق و امر و ایں ہر دو عالم از عالم وحدت است ہیہات خود ہم ہمہ وحدت است و دراں عالم جز وحدت نیست اینجا دانستے اضغاث و احلام کفر است بل قالوا اضغاث احلام اینجا دانی کہ چہ فرمودہ است سبحانک ما خلقت ہذا باطلا فکل حق واحد در لغایر بار میخواہم کہ قلم و زبان را از تحریر و تقریر ایں کلمات باز دارم و ما بایند اسرار بر صحرا نہادہ اما بحسن عنایۃ اللہ و توفیقہ کرامت بی قصدی و اختیاری امیمعنی افتد ان شاء اللہ مقرون بر ضاء حق باشد و استغفر اللہ العظیم و صلے اللہ علی محمد و آلہ اجمعین **ومن فوائدہ** قال اللہ تعالی لنبیہ محمد علیہ السلام انک میت و انہم میتون اراد بذلک موت صفات البشریۃ یعنی الانسلاخ عن قشر البشریۃ و من تابعہ فی تلک الصفۃ کما اخبرنا ہو علیہ السلام و امرنا بذلک و قال موتوا قبل ان تموتوا و الا ہو علیہ السلام مامات کموت ہولاء الحیوانات و کیف یتعرض الموت الی ناحیۃ وجود الشریف و ہو اشرف من جمیع الانبیاء و الشہداء احیاء لانہ قال عز من قائل ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون و ما قال اللہ تعالے انک میت ای منسلخ من قشر البشریۃ و متخلق بالاخلاق الالہیۃ و ہی مجمع الحیوۃ لا الموت لہا ابدا مقرر برادری ادام اللہ برکاتہ باد ایں آیۃ مدتی بریں دو ست مشکل شدہ بود و بسیار حل ایں تمنا داشتم بحمد اللہ شب پنجشنبہ نہم ماہ ربیع الاول معلوم گشت کہ ازیں موت نہ ایں موت عام مطلوبست و اہل دل او را ہرگز مردہ نگویند و آنکہ عمر گفت رضی اللہ عنہ کہ ہر کہ گوید پیغامبر مرد گردنش بزنم ازینجا بود و آنکہ امیر المومنین ابو بکر گفت ہم حق بود

واین معنی صورت ظاہر گفت چہ محمد محمد بود کہ بمیرد ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ولکن دریں لکن چہ سرہاست وہذا سر لایجوز کشفہ ازیں بیشتر نتوانم گفت والسلام

ومن فوائدہ فان قال قائل قلت فی عالم الوحدۃ والتوحید المحض لیس فی الوجود الا اللہ ولا موجود سوی اللہ ونحن رأینا شخصا فی الحیوۃ ومات فمن کان حیا فمات قلت حیوۃ ظہور الحق فی مظہرہ وشہودہ فی عالم الشہادۃ وموتہ بطون الحق عن مظہرہ فی عالم الغیب وہو الظاہر والباطن ولہ الغیب والشہادۃ وہو علی کل شئ قدیر وہذا سر عجیب فہم من فہم۔

ومن فوائدہ قولہ عز اسمہ سر قولہ علیہ السلام ان اللہ ینزل الی السماء الدنیا والحق تبارک وتعالی منزہ عن النزول والعروج ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح وجعلناہا رجوما للشیاطین ای دوست انچہ دریں آیۃ علماء ظاہر بتفسیر کردہ اند معلوم است اما تاویل اہل العلم باللہ آنست کہ ایں مصابیح انبیاء واولیاء خدایند جل ذکرہ وایشانند کہ ہلاک وقلع شیاطین الانس وجنی از ایشانست والا خود معلومت کہ در آسمان اول کہ آسمان دنیاست یک ستارہ کہ آنرا ماہ خوانند بیش نیست وہم چنیں در شش آسمان دیگر در ہر یکے یک کوکب است چنانچہ در آسمان دوم عطارد است ودر سیوم زہرہ ودر چہارم آفتاب ودر پنجم مریخ ودر ششم مشتری ودر ہفتم زحل ودر ہشتم کہ آں را کرسی خوانند ازاں برج وثوابت وخسف کواکب اندر دست وایں را فلک ثوابت گویند وفلک نہم عبارت از عرش است وسقف بہشت اعلی کہ فردوس اعلی خوانند اوست وایجا سر لیست کہ کشف نتواں کرد پس چوں در آسمان اول یک کوکب باشد بمصابیح چگونہ درست آید وذکر رجوم را چہ شاید پس بحقیقت مصابیح آں آسمان جز انبیاء واولیاء صلوات اللہ علیہم رضی اللہ علیہم نتواند بود ہر آئینہ آراستگی ایں عالم وآں عالم ہم جز ایشاں نباشند وصلی اللہ علی محمد والہ اجمعین **ومن فوائدہ** انہ یحیی ویمیت ای لہ صفتان صفۃ الامانۃ وصفۃ الاحیاء فظہر ہو فی مظہر الحی بصفۃ الاحیاء

وفی مظہر المیت بصفۃ الاماتۃ او نقول عزاسمہ صفتان صفت الابقاء وصفۃ الافناء فظاہر ہو
فی مظہر الباقی بصفۃ الابقاء وفی مظہر الفانی بصفۃ الافناء ففی کلا الصورتین ہو بالحقیقۃ ظاہر
وباطن وظہورہ من حیث ہو ہو وبطونہ من جہتنا وانہ من جہۃ ظاہر من الازل الی الابد ومن
جہتنا بالنسبۃ ظاہر وبالنسبۃ الینا باطن وان کان ہو ظاہرا من کل الوجوہ باطن اعنی
من جہۃ ادراکنا البشریۃ ووجودنا الامکانیۃ فاذا اضمحل الامکانیۃ وبطلت البشریۃ
ظہر انہ ہو لا غیر والحق ان الظاہر صفۃ لہ والباطن لیس بصفۃ لہ لان البطون لیس من جہتہ
ابدا **بیت** روشنست آفتاب در ہمہ وقت ۔ شب پرہ گر نہ بیندش چہ شود ۔ النہایۃ الرجوع
الی البدایۃ اگر نظر کنیم در بدایۃ وجود بشری کہ ہیچ نبود باید کہ در نہایت نیز ہیچ نباشد تا
عدمیت وجود بین العدمین متحقق گردد وازاں جا روشن شود کہ جز خدای ہیچ نبود ونیست
ونباشد لیس فی الوجود الا اللہ دریں مقام رخ نماید والفناء من الفناء اینجا باشد
وکمال مرد سالک جز دریں مقام نبود واللہ اعلم فانہ تعالی یبدء ویعید آی یبدء من العدم
ویعید الی العدم وہذا سر قولہ ہل اتی علی الانسان حین من الدہر لم یکن شیئا مذکورا والحق
ما ہو عند اللہ حق واستغفر اللہ واتوب الیہ سر اللہ الاکبر ہیچ کافرے در بہشت نرود
باآنکہ او ہمہ عمر نیکیہا کردہ باشد چوں ایمان ندارد ہیچ نیکی سود نکند وکذلک ہیچ مومنی
بدوزخ امید است کہ بفضل حق تعالی نرود واگرچہ باشد آنچہ باشد چہ بوجود ایمان
حقیقی ہیچ چیز پیش زیاں ندارد چنانچہ کفر ماحی جملہ خیرات کافر است اینجا ایمان ماحی جملہ
سیئات مومن است للہ الحمد والمنۃ اگر گوئی کہ ایں مذہب مرجیہ است لا واللہ اے دوست
میان عذاب مومن وکافر فرق بسیار است دوزخ مومن دیگر است ودوزخ کافر دیگر
وکسی ایں را نداند جز الراسخون فی العلم آید وست بعنایت حق آں قدر کہ خدائی خواستہ من
ایں را حق الیقین می دانم پس چوں مومن بقدر خسارت خود عتابے بکشد ہماں عتاب
عقاب او باشد چنانچہ کافر را جزا نیکی او بمال وفرزند در دنیا خواہد بود ایشاں را نیز

ہمہ بیں جملہ تواند بود آنے دوست ندیدہ کہ مردے در خواب دید کہ او را لت مے زنند و می سوزند و علی ہذا تعشی در خواب بدو میرسد چگونہ ناخوش و فرعار میخیزد و الم آں در خاطر او میباشد اگرچہ بحقیقت ہیچ نبود میان آں عذاب و میان آنکہ بحقیقت عذاب است فرقہاست و نیز چنانچہ کافر را علیہ اللعنۃ در دنیا مجازات خیرات میدہند مومن را در دنیا بر رنج و غم و محنت و نقص و بیماری تکفیر خواہند کرد الجمعۃ الی الجمعۃ و رمضان الی رمضان و جزآں کہ در حدیث آمدہ است و قرآن بداں ناطق است الحسنات یذہبن السیئات آی دوست غم ایمان و مسلمانی خود و بر آں مستقیم باش اللہ المسیر و الموفق ایں دولت در چہارم ماہ رمضان سنہ سبعین و سبع مایۃ بعنایت اللہ در خاطر القاشد. والحمد للہ رب العالمین وہذا لعلم واللہ یفتی ولا یجوز کشفہ لامحالۃ ہر کہ کشف کند خصم من و مشائخ من باشد و من فوائد ہ فقیر صابر را بر غنی شاکر بسیار بسیار فضل است و اگرچہ اعمال غنی از اعمالی فقیر را فضل تمام است اگر صدقہ میدہند معلوم است کہ از سنا بودگے بر خود سخت میگیرد و غنی از سر غنا و ثروت میدہد جزا رغنی یکی بدہ است و جزا رفقیر یکے بہفصد و اضعافا مضاعفہ و یوثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ و نیز البتہ وجود غنا مطغی است اما طغیان ہر کسے بر اندازہ او بود و نیز ای عزیز فرح غنی را با شکستگی فقیر اگر قیاس کنی آید آنچہ آید غنی ہر چہ می خواہد میسر است و فقیر بر عکس بایں وعلی ہذا نماز و روزہ و تسبیح و تلاوت فقیر را فضلہا است لا یعد ولا یحصی و از نیجاست کہ رسول فرمودہ است فقرا امتی یدخلون الجنۃ قبل اغنیائہم بخمس مائۃ عام ایدوست ایں مقصد اغنیا را صالح و پرہیزگار و جواں مرد است نہ غیر ایشاں کہ شاید فساق دنیا دار را اگر کریم باشد زود تر بہشت با کالون دیشربون و یباشرون و یتمتعون با قل بخمس الجنۃ و اخیرا ای دوست خزائر او در روزی بر اغنیا صالح و متورع و سخی یک نظر است و بر فقیر صالح ہر سہ یک ہمقصد نظر رحمت است نہ بینی در انکہ رسول را میان فقر و غنا اختیار دادند و مقالید

کنوز دنیا بدو سپردند و حساب برگرفتند هم قبول نکرد و اختیار نفرمود گفت الٰہی اخترت
ان اکون فقیرا اجوع یومین واشبع یوما صلے اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ اجمعین باز بفرمان
فرمان دہ حقیقی عز اسمہ بتاریخ پنجم ماہ جمادی الآخر آغاز کردہ شد تا آنچہ فرمان باشد نبشتہ آید

صحیفہ پنجاہ و ہفتم بسم اللہ الرحمن الرحیم آن دانی کہ گفت لو دلوتم بقدر انملۃ لاخترتم
نہ آنست کہ تو دانی آن مقام فناست در بقاء محض اما ای دوست آدمی را شاید
آن مقام و بیش ازیں و بیشتر ازیں ہم باشد و ببرکت خدمت شیخ رضی عنہ شاید در لشے
را چندیں بار دریں عروج شدہ باشد و بیشتر ازیں ہم و ازیں فنا ببقاء محض پیوستہ
باز از بقاء محض رسیدہ باشد و آں عالی ترین مقامات است کہ از بقاء محض
بفناء محض رسد جوگی سون مگر ازیں مقام عبارت کند خود غلام آں جوگی شوند و ایں را
بفناء من الفناء ہم تواں گفت عروس لیس فی الوجود الا اللہ اینجا مشاہدہ نماید ولا موجود
سوی اللہ دریں مقام تجلی فرمایند و صلی اللہ علی خیر خلقہ والکرم بریتہ محمد و آلہ اجمعین

ومن فوائدہ حجابہ النور لو کشفہ الی آخرہ فاعرف یا اخی انہ لا یمکن ان یکون لہ حجاب
غیرہ اسمع ما یقول اعنی حجابہ النور وہو نور کما قال اللہ نور السموات والارض فتحقق
انہ حجابہ لا غیر ومن المحال ان یکون غیرہ حجابہ فظاہرہ حجاب باطنہ وباطنہ حجاب
ظاہرہ فصدق من قال الحق لسادہ ظہورہ قد خفی کالنور فی السواد چنانچہ حجاب آفتاب
نور آفتاب است **ومن فوائدہ** مظاہر بر دو قسمند قسمی ذوات عقولند و آں قسم
مظہر اسماء و صفاتند در تحت و سے انواع بسیار است نوعی ازاں مظہر ذات است باجمع
اسماء و صفات اما قسم دوم مظہر اسماست فحسب و آں جملہ در عالم مظاہر نہ در عالم ظاہر
زیرا کہ دریں عالم لاہوت الاہوت است و مجموع مظاہر در وے منطوی است فہم من فہم بنگر
نہ چنانست کہ تو دانستی و صلی اللہ علی نبینا محمد و آلہ اجمعین ۵

ومن فوائدہ احمدیات و محمدیات چہ فہم خواہی کرد کہ در میم احمد چہ بیت ایں را میم

مظہریت خوانند در اینجا مظہر احدیت در مقام وحدت رسد مظہریت از میان متلاشی شود جز احد چیزی نباشد فہم من فہم واللہ اعلم بالصواب -

صحیفہ پنجاہ و ہشتم - بسم اللہ الرحمن الرحیم - دوست عزیز حق تعالی در رضاء خویش استقامت بخشد دائم او را بتحقیق ذکر مراقبہ مطلوب است بداں ارکہ اللہ بہذین الخصلتین الشریفین ذکر را صد مقام است نود و نہ در عالم تلوین است یکی تمکین تمکین ذاکر در ذکر ہوست اما نود و نہ دیگر را در اسماء جلال و جمال و مشترک بین الجلال والجمال است اسماء جلال کہ آں را اسماء ہیبت نیز گویند ہیبت و سہ است العزیز الجبار المتکبر القہار القابض الخافض المذل العلی الکبیر الجلیل القوی المتین المبدی المعید المحیت القادر المقتدر المنتقم ذوالجلال المقسط المانع الضار النافع الوارث و اسماء مشترک بہ پنج است الملک الخالق القدوس المصور العلیم السمیع البصیر الحکیم العدل الخبیر العظیم المقیت الحسیب الرقیب المجیب الباعث الشہید الحق المحصی الواحد الاحد المقدم المؤخر الاول الآخر الظاہر الباطن الوالی المتعالی مالک الملک ذوالجلال والاکرام - الجامع الغنی البدیع الرشید اما اسماء جمال کہ آں را اسماء رحمت نیز گویند چہل یک است الرحمن الرحیم السلام المومن المہیمن الباری الغفار الوہاب الرزاق الفتاح الباسط الرافع المعز اللطیف الحکیم الغفور الشکور الحفیظ الکریم الواسع الحلیم الودود الوکیل المولی المجید المحیی الحی القیوم الماجد الصمد البر التواب العفو الرؤف المغنی المعطی النافع النور الہادی الباقی الصبور اما اسم حقیقت ذات تعالی و تقدس ہُ است و ذاکر اینجا متمکن گردد تا بدیں مقام در تلوین است گاہ در عالم جلال می گذارد گاہ در عالم جمال می نوازد گاہ در جلال و جمال در نوازش و گدازش میباشد و چوں بمقام ہو رسید متمکن شد از محنت خودی خود فارغ آمد اینجا شیخ کامل مکمل گردد مرید را مراقبہ خواہد فرمود زیرا کہ در ذکر ہمہ ترقیات بود و در مراقبہ تجلیات روے خواہد نمود اینجا زبان با دل و دل با زبان یار بود و اینجا ہمگی کار دل

خواهد بود بی مشارکت و مراقبه نیز هم چنداست چنانچه سالک ذاکر بزبان و دل بود اینجا
مراقب هر دیگرے بدل مجرد خواهد شد و مشاهدهٔ هر عالم ازان عوالم خواهد کرد تا بدرجهٔ
بمراقبه رسید فنا یافت پس در فنا فانی شود پس از فنا نیز فانی گردد پس ببقا حقیقی
باقی گردد باشد آنچه باشد شعر فکان ما کان مما لست اذکره ۞ فظن خیرا ولا تسل عن
الخبر ۞ معلوم آن دوست باد شیخ کامل مرمرید صادق را اول در توبه مستقیم میکند و استقامت
جز بصاحبت هرگز دست ندهد و امکان ندارد که باشد الا ان تشاء الله بقدرته و چون توبه
بظاهر و باطن استقامت یافته پیر مرید را در اعمال خیر خواهد آورد و در اثنای آن اذکار
مجاهده و ریاضتے خواهد فرمود۔ چون بدین قرار و آرام خواهد گرفت اصلاح باطن او
از اخلاق ناپسندیده خواهد کرد و باوصاف حمیده متجلی خواهد گردانید تا همه اوصاف بشری
باخلاق ملکی مبدل خواهد شد و اینجا ولادت ثانیه حاصل گردد کما قال علیه السلام من
بلغ ملکوت السماء من لم یولد مرتین و آن مرتبه جز بمجاهدات و ریاضات نیست
چنانچه پیر را مصلحت افتد روزی نشود و تخلقوا باخلاق الله اینجا اشارت فرماید و در
مرتبه تزکیه حقیقی که مراد اهل سلوک است بعنایت حق حاصل آید کما قال عز اسمه قد افلح
من تزکی بعد ازین پیر مرید را ذکر فرماید و از ذکری بذکری پیر و از هر مقامی
مے آگاهاند و راه بری می کند و اصلاح و فساد آن او را متنبه میکند زیرا که راه زنان در
هر محلی چند اند که در تحریر نیاید و عوائق و علائق لا تعد و لا تحصی است اما چون راهبری
کامل است چه التفات اگر مرید صادق است جز باشارت و دلالت او کار هرگز نخواهد کرد
و ذکر اسم ربه اینجا دست دهد و چون داد بر حکم فصلے شیخ کامل مرمرید صادق را بمراقبه
خواهد فرمود و از من الله بمراقبه استمداد خواهد داد تا بمراقبه ثم دنی فتدلی فکان
قاب قوسین او ادنی خواهد رسانید تا اینجا مرید در تصرف شیخ است۔ فحسب فظن
خیر و لا تسل عن الخیر و هر که این راه بے این طریق چشم دارد نا بنیاد مادر زاد است

اعوذ باللہ من ذلک ای دوست مقتدی دو طائفہ اند یکی سالک متدارک جذبہ دوم مجذوب متدارک سلوک یعنی آں یکی سلوک می کند پس بعنایت حق جذبہ او را در می یابد و دوم مجذوب بکرم حق می شود پس سلوک می کند ایں ہر دو طائفہ تواند کہ دیگراں را سلوک فرمایند و تکمیل تواند کرد اما آنکہ سلوکے بفرمان کاملے مکملے نکردہ باشد و مکمل نشدہ چگونہ دیگرے را کار فرماید ہر آئینہ ضال و اضل باشد اللھم انی اعوذ بک من الضلال و الاضلال یا ذا الجلال و الاکرام بحق محمد و آلہ الامجاد ۵ صحیفہ نجا دارم بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ آں دوست دینی بداند عزیزی می گفت کہ بعضے مشائخ بچند روز بل ساعتے بل بیک طرفۃ العین شخص را وصول بحق می کنند آں یعنی راست است یا نہ عزیزمن حق است و درست چہ چوں شخص انسانی بکمال خویش رسید ہمہ اولیاء عالم را حق تعالیٰ مسخر کند و حکم کن فیکون او را مسلم گرداند چنانچہ آصف برخیا رضی اللہ عنہ تخت بلقیس را بطرفۃ العین در مقامے کہ بود الی مقام کرد و بحضرت مہتر سلیمان علیہ السلام ایجاد کرد و لہذا نبینی می فرماید ہکذا عرشک قالت کانہ ہو و لیکن آں شخص دیگرے را تکمیل نتواند کرد و وصول نتواند داد مگر بعد الوصول بفرمان موصلی کاملے مکملے چنانچہ حق است کسے در مرتبہ اولی مجذوب شد در مرتبہ ثانی متدارک سلوک گشت آنجا کامل شد اینجا مکمل گشت بعضے زنادقہ و جہال متصوفہ دعوی وصول کنند و گویند تو انیم بیک نظر کامل مکمل کنیم و ہذا محال لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اینجا عزیزی سوال میکند کہ ابو طالب را رسول چرا با اسلام نتوانست رسانید عزیزمن۔ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ آنکس کہ بیک طرفۃ العینے آں کار کرد جز باشارت خدائے نکرد و مہتر موسے را مہتر خضر علیہما السلام می گوید وما فعلتہ عن امری پیغامبر صلعم از جہت حق گزاری عم خود کہ بسیار بسیار در کار ما پیغامبر صلعم مدد کردہ بود اعانتے کرد انک لا تہدی من احببت را چہ کند اگرچہ حق تعالیٰ بندہ را

آں قدرت داد ولیکن جز باشارت وارشاد خدای ہیچ نکند ولیفعلون مایؤمرون نہ بینی در جنگ اُحد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمہ قدرت داشت ولی فرمان ہیچ مقدور کردن نبود چوں فرمان یافت بیک مشت خاک ہمہ را منہزم گرداند ولہذا ازاں چوں بفرمان حق بود ودر تجلی الوہیت کرد حق تعالیٰ خبر داد وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی واستغفر اللہ العظیم والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین ۵

ومن فوائدہ بر زمین خواہد بود وبہشت بر تر از آسمان ہاست چنانکہ گفتہ اند سقف بہشت عرش خواہد بود پس آدمیان در قیامت بعد از حشر اگر آدمی خواہند بود چگونہ در بہشت از زمین خواہند رفت ضرور از صفت ملائکہ گیرند آنگاہ توانند بود ودر بہشت صفتے بالاتر گیرند کہ خدای را عزوجل مشاہدہ کنند در لغاچہ فہم خواہی کرد خدائی را غیر خدای نہ بینید وخدائے را غیر خدای نشناسد بی سمع وبے بصر وبی نطق وبے کمیتی زیادہ ازیں گشادہ تر توانیم بنبشت۔ اَللّٰہُ ولا سواہُ لیس فی الوجود اِلّا اسرائے دوست ہر چہ مے نویسیم بابد ازیں بنبشتہا تا بیم کہ چرا ایں اسرار بر صحرا می نہم اما ہم بخدای من فاش نمی کنم ونہ باختیار منست واللہ یخلق ما یشاء ویختار استغفر اللہ من جمیع ما کرہ اللہ واتوب الیہ۔

ومن فوائدہ اولیاء اللہ لا یموتون بل ینقلون من دار الی دار اوقات برادر عزیز تحصیل معارف الٰہی مصروف باد مقرر شناسد کہ موت از جہت ظاہر معلوم است واما آنکہ با پیغامبر علیہ السلام گفتند اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ جز بظاہر حبۃ اطلاق نتواں کرد والا بحقیقت اصلا موت نیست زیرا کہ چوں گفتہ کہ آں ہمہ آثار صفت آں ذات مطہرہ است وذات مطہرہ کلہ حیوۃ والحیوۃ اصل در لغاچہ فہم خواہی کرد کہ صوفی تا بصفات الٰہی کہ آں نود نہ ندکور است متصف نگردد بکمال نگیرد پس موت را در وی چہ مجال ہیہات تن مر روح را بمنزلہ مشیمہ است مر طفل را ودنیا را بمنزلہ رحم است چنانچہ عزیزی گوید ؎ جان جنیست چنیں نطفۂ صلب قضا ۔ دنیا رحم است تن بمشیمہ است

فردا: تلخی نزعش ولادت مادر طبع دیں مردن نادانست در دار بقا: پس بحقیقت جز انتقالی مبیش نباشد چنانچه از عالم علوی برای تحصیل کمالات آمده بود چوں حاصل کرد بترقی مقامات در عالم خویش رفت پس چه گوئی که موت او چوں جامه کهنه باشد که از خود بیروں اندازند فهم من فهم کیفیت موت وحیوة در فوائد من قبل ذکر کرده شده است

واللہ اعلم

ومن فوائده حکما گویند که آسمانها بریکدیگر مطبق است چنانچه پوست پیاز پس مقام فرشتگان وارواح را کجا بود واهل سنت وجماعت که آں مذهب حق است میگویند که هر آسمانے از آسمانے منفصل است واز آسمانے تا آسمانے پانصد ساله راهست پس مقام ارواح وملکوت چرا نتواند بود حکما گویند که اگر اتصال نبودے یکے مردیگر را نتوانستے گردانید وبدلائل وبراہین اثبات می کنند میگویند نه بینی که فلک البروج والکواکب فلک هشتم است که آں را کرسی گویند واورا از جانب مشرق بجانب مغرب میرود وافلک سبع که تحت است از جانب مغرب بجانب مشرق می روند ولهذا ماه در حمل آید وحمل بدایت دور است پس ثور می آید پس بجوزا پس بسرطان الی آخر البروج که آں حوت است وانتقال از برجی ازاں سیاران سبع وسیلی قاطع وبرهانے ثابت برین است ودریں قول شکے نیست ولئن سلمنا که اتصال گردد منفصل نیست چرا مقام ملکوت وارواح حصور وقصور نتواند بود زیرا که اینک پانصد ساله می گویند پری هر آسمانے تقدیم کنیم وافلاک لطیف وشفاف است از هوا ونار شفاف تر ولطیف تر پس چنانچه ما در هوا ساکنیم داریم وهوا اجرا او ممنوع متصل است نه بینی که در هوا ماهیها می کنند و سکنات ما همه بر روی زمین در هوا است وچنانچه آب که کثیف تر از هوا ولطیف تر از زمین چندیں اجناس وانواع حیوانات در وی مقام دارند ودروے متحرک وساکن اند پس اگر در افلاک که پری هر فلکے پانصد ساله راه باشد چرا در وی مقام ملکوت وحصور

وقصور کہ الطف جواہر اند تصور نتوان کرد ای دوست از نیجا دانی آنچہ دانی الشار اللہ کہ فہم توانی
کرد والسلام علیک یا ولی الرشاد **ومن فوائدہ** اہل تصوف وجود مطلق میگویند لیس فی الوجود الا ہو
معہ الذات وعلما شریعت می گویند لیس فی الوجود الا ہو معہ بالعلم والقدرۃ ودریں میان ہر دو سخن
بیچ فرقے نیست فہم من فہم والیہما الاشارۃ بالسلوک تا جمالت در تجلی دیدہ ام ؛ صورتش
عین معنی دیدہ ام ؛ دیدہ ام ہمہ از نور بروی او ؛ لاجرم ہمہ اوست دیدہ ام ؛ مست محبوبی
روز و شب سر گشتہ ام ؛ تا بلیلی حسن لیلی دیدہ ام ؛ ذات من آئینہ او آئینہ است ؛ ہر دو را
در یک تجلی دیدہ ام ؛ **ومن فوائدہ** قولہ تعالی الرحمن علی العرش استوی جمہور علما و
مشاہیر علم تفسیر رضی اللہ عنہم برین اند کہ استوی در حق باری متشابہ است حقیقت معنی آنرا نداند
لما خلق اللہ العرش وہو العقل الاول والنور الاول فقال لہ اقبل فاقبل ثم قال لہ ادبر فادبر
فقال اللہ عز وجل بعزتی وجلالی ما خلقت خلقا اکرم منک بک اخذ وبک اعطی بک ارحم فکاد العرش
ان یذوب من ہیبتہ وعزتہ وعظمتہ فلما رای الحق جل وعلا تنزلہ قال الرحمن فلما سمع العرش
اسم الرحمن وہو اسم الاعظم لانہ اسم خاص سکنت روعتہ واستقر وہذا معنی قولہ الرحمن علی العرش
استوی فرفع الاستوار واللہ اعلم **ومن فوائدہ** لہا سبعۃ ابواب لکل باب منہم جزء مقسوم
عز من دوزخ اول طبقہ او در مقعر فلک قمر است وآں را اثیر خوانند وہفت درکہ او ہفت
اقالیم است وہر کہ ازیں در آمدی دارد کہ آں را ابواب الجحیم میگویند کہ آفتاب دو نیزہ بالا از آدمیان
خواہند داشت ذلک مبلغہم من العلم آفتاب از فلک او خواہند جنبانید ہمیں اثیر کہ گفتہ شد است
فرود خواہند آورد وبر سر ہفت اقلیم استیلا خواہند داد و ہر خانہ وظالمے را دریں محلہا خواہند داشت
آتشہا بر اندازہ نیابت خویش خواہند کشید وآں معنی در نخلستانہا در جہلہ تا بستان معلوم شود
کلما انضجت جلودہم بدلنا ہم جلودا غیرہا در یغا معلوم کہ احراق کلی نخواہد بود فصدق ما قال عز وجل
لکل باب منہم جزء مقسوم زیادت ازیں کشف نتوانم کرد واستغفر اللہ العظیم **ومن فوائدہ** جرم
متناہی را عذاب نامتناہی باشد سر لا یجزی الا مثلہا احتقابا اینجا ظاہر شود ومعنی الاثیم عناد وختاقا فاجر

وفاقاً درین محل روشن گردد لیکن بفهم من هر کسے کجا رسد انشاء الله کشاده تر ازین خواهم نبشت از قرآن بشنو میگوید وجزاء سیئة سیئة مثلها و جاء دیگر فرموده من جاء بالسیئة فلا یجزی الا مثلها و در قرآن مثل این بسیار آمده است اگر ازین کشاده تر نویسیم تجار بعضی نادانان بیشتر شود والله اعلم **ومن فوائده** الان قد فرغ ربکم عن الخلق والخلق بدان اسعدک الله فی الدارین مقصود آفرینش از نوع بشری شخص مطهر و مقدس حضرت رسالت محمد رسول الله صلے الله علیه وسلم چنانچه در کلمات قدسی آمده است لولاک لما خلقت الافلاک و جاء دیگر فرمود لولاک لما اظهر الربوبیة و در صفت ذات محمدی فرمود انک لعلی خلق عظیم پس اینجا این ذات آمد آن صفت پس چون از جهت ذات خلق تمام شد و ازروی صفت خلق چون بحکمت بالغه جل و علا خلق و خلق تمام شد مقصود از خلقت حاصل آمد پس نظر بمقصود گوئی فراغ شد فصح ما قال علیه الصلوة والسلام الان قد فرغ ربکم عن الخلق والخلق۔

صحیفه ششم که نام او عجائب الاسرار است بسم الله الرحمن الرحیم۔ برادر اعزدینی را عمری دراز باد نبشته بود که ابته لترکبن طبقا عن طبق را تاویلی کاشف تر فرمایند معلوم دانند که بعد مدتے سوال مشکل کردی و از چیزی پرسیدی که گفتن آن صحبتی دارد و امای عزیز من بشرطی من می نویسم که هرگز بر نااهل نگوئی و ننویسی وترا وبال آن بر تو باشد بداند که آدمی از روی ظاهر مرکب از عناصر اربعه است و عناصر اربعه از فیض عقول عشره و افلاک تسعه بفرمان حق در وجود آمده اند و آن فیض را هیولی عناصر خوانند چنانچه عقل اول هیولی مجموع عوالم است و عقل اول نور پیغامبر ماست صلے الله علیه وسلم و اگر مادر بیان اینها شروع کنیم و مالها قصه فی شرح هذا طول **مصراع** قصه چه کنم دراز کوتاهی به ۔ الغرض زین عناصر اربعه که امهات خوانند موالید ثلثه ظاهر گشت نبات و معاون و حیوان و حیوان دو قسم شد بهائم و سباع و آبا در اگر گوئی طیور و حشرات هم حیوان اند راست است اما ازین طیور و حشرات هر چه خورنده و آشامنده و باجفت فراهم آمده اند از بهائم اند و هر چه گزنده و مضرت رساننده اند از سباع اند پس حق تبارک و تعالی ازین حیوانات یک نوعی را برگزید که هر دو صفت داشت هم سبعی و هم بهیمی و بشرف انسانیت مشرف گردانید امانت خود بدو سپرد انا عرضنا الامانة علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنها و اشفقن منها و حملها الانسان انه کان ظلوما جهولا و لغبا بیشتر مردم ازین آیت فهم کرده اند که مگر انسان

ازسبب ظلومی وجهولی خویش امانتی راکه اینها قبول نکردند تحمل کرد لانه کان ظلوما جهولا یعنی ظلوم وجهول بود یعنی هم بهیمه وهم سبع چون بعنایت حق حمل امانت خدائی کرد آن را عقل انسانی ونفس ناطقه گویند انسان شد یقینا کان الانسان من قبل حمل الامانة ظلوما جهولا فلما قبلها وشرف صار انسانا ناطقا قوله تعالی ولقد کرمنا بنی آدم دریغا چه خواهی دانست آدمی دوست آدمی را سه قوت آمد دو سفلی یکی علوی سفلی بهیمی وسبعی علوی نفس ناطقه ثم رددناه اسفل سافلین الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات. بهیمات بهیمات عجب کاری وکارستانی اگر قوت انسانی راکه نفس ناطقه است متابع بهیمی وسبعی کرد بتر از حیوانات شد اسفل السافلین رفت واگر بهیمی وسبعی را متابع نفس ناطقه کرد از همه بهتر وفاضلتر آمد الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات اینجا دقیقه ایست دراز است پیش ازین نتوان نبشت اکنون ای برادر عزیز برسر غرض تو آیم که آیة لترکبن طبقا عن طبق را تاویل بر قدر فهم تو بنویسم تا بدانکه چون مرید صادق بشیخ کامل پیوست وبصدق طلب شرف ارادت مشرف شد شیخ اورا اول از طبق سبعی بیرون خواهد آورد بعد از طبق بهیمی خلاص خواهد داد چون ازین دو طبق بیرون آمد در طبق انسانیت در آید پس شیخ او را بمجاهدات وریاضات بر حسب قوت واندازه طاقت او تصفیه خواهد فرمود بعد ازان از طبق عنصریت عروج خواهد کنانید اول از طبق خاکی بعد از طبق های بعد از طبق هوائی بعده از طبق ناری چون از طبق ناری عروج کرد اخلاق واوصاف او بملکیت مبدل خواهد گردانید اول عروج در طبق آسمان اول است آنجا فرشتگان آسمان اول مکاشف وباوصاف ایشان موصوف خواهد گشت اینجا ولادت ثانیه حاصل او را علیه السلام لن یلج ملکوت السموت من لم یولد مرتین حاصل خواهد شد درین آسمان مرید بمنزلهٔ رضیع عالم ملکوت خواهد بود درین مقام مرید را تصرفات منصرم شود از انسانیت بیرون آمده وبملکیت برسیده مستجر خواهد بود باندک چیزی منزعج شود بسهلی متاثر گردد وچون درین آسمان رسید بعنایت شیخ او را با نفس وعقل آن فلک آشنائی خواهد افتاد زیرا که هر فلکی از عقل او فرشتگان رحمت آفریده شده وازنفس او فرشتگان قهر مرید را در هر طبقی ازین اطباق با آن فرشتگان بر طبق محبت وانس حاصل خواهد آمد تا این مرید بدین قوتها در سفلیات تصرف خواهد کرد چنانچه از کرامات وولایات ایشان منقول است رضی الله عنهم پس شیخ او را هم بریں نمط آسمان دوم رساند اینجا مرید طفل عالم ملکوت خواهد بود بر طریق اطفال مزاجش مختلف باشد گاه محال طلب گاه ممکنی را متروک گویائی وشنوائی او را

ظاہر گردد پس شیخ او را ہمبریں جملہ بآسمان سیوم رساند دریں مقام مرید مراہق گردد کلام درست آید و فہم معانی بیشتر شود سماع نغمات و شوق و ولہ در و غلبہ کند چوں شیخ او را بآسمان چہارم رساند اینجا مرید بمرتبہ جوانی رسد منور و منور گردد ہر چہ در علو و سفلست بداں مکاشف باشد تا اگر سر او را زود در نیابد از حرارت درونہ و کشف حجب در حال بسوزد از اینجا شیخ زود تر عبور کناند و بآسمان پنجم رساند اینجا مرید بمرتبہ کہولت رسد حرارت در و متمکن گردد و آتش غیرت شعلہ زند تا خواہد کہ غیر را بسوزد پس شیخ او را در آسمان ششم رساند اینجا مرید بمنزلہ پیری رسد عالم علم لدنی شود حقائق علوم و دقائق اسرار او را معلوم گردد لوح محفوظ محاذی او گردد پس او را در آسمان ہفتم رساند اینجا مرید در طبقہ مُوتُوا قبل اَن تَمُوتُوا در آید او صاف مردگان در و ظاہر گردد اول مقام فنا دریں مقام او را باشد بعد ہذا شیخ بفلک ہشتم نزول کناند اینجا مرید متمکن و ثابت القدم گردد در نیمقام مرید فانی فی الفنا شود پس شیخ او را بفلک الافلاک کہ عرش خداست رساند و چوں بعرش رسید با نفس کل ملاقات افتد پس با عقل کل آشنا شد حکم کن فیکون در قبضہ قدرت او در ہند جملہ تصرفات الٰہی را اینجا متصرف و بجمیع اوصاف الوہیت متصف شد ہیولا ر جمیع عوالم مسخر او گشت تا اینجا مرید در تصرف پیر بود پیر متصرف و ہادی او بود دریں مقام مرید را الفنا ر حاصل آید از اینجا حق تعالی بعنایت خاص و جذبہ خاص خود او را جذب فرماید و از منازل غیریت بگذراند از ملک و ملکوت خارج گردد و در ابتدا از حیوانیت بناسوتیت آمدہ پس از ناسوت بملکوت رسیدہ از ملکوت بجبروت عروج کرد اینجا در دریا ر جبروت لقمہ نہنگ جبروتی شود و اینجا در بحر لاہوتی غرقہ شود ثم فی فنا فی الفنا حاصل کرد فنا فی ملکیت حاصل شد فکان قاب قوسین او ادنی انسانیت و ملکیت جدا کرد از ہر جانبے دو قوس بیں صورت دائرہ انسانی و ملکی دائرہ جبروت و لاہوت پس قاب ہر دو قوس افتراق یکی از دیگرے کرد قوسین اول انسانیت و ملکیت بود قوسین دوم عالم لاہوت جبروت شد دائرہ اول را دائرہ وجود مجازی خوانند و دائرہ دوم را وجود حقیقی گویند و چون بجبروت و لاہوت رسید عالم وحدت او ادنی شد آی در بلغ ای دوست انا فادنی چہ نویسم **مصراع** فکان ما کان مما لست اذکرہ **شعر** البحر بحر علی ما کان فی قدم ٭ ان الحوادث امواج و انہا در یا بجوشید بخارش گویند ابر شود ابر باشد متراکم متصاعد متکاثف کند رعد و برق خوانند ببارد باران بود بر روی زمین رود جوی و نہار خوانند چون بدریا ریزند دہان دریا باشد سِرُّ الانسان سری اینجا ظاہر است اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ ایں سر را

برصحابہا دہ است فہم من فہم استغفر اللہ من جمیع ما کرہ اللہ قولا و فعلا و خاطرا اللھم انی اعوذ بک من ان اشرک بک شیئا ابدا وانا لا اشرک بک جدا انت الفرد الواحد الاحد لیس قبلک شیٔ لک الوحدۃ الحقیقۃ فحب فی الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی نبینا محمد و آلہ اجمعین باید این صحیفہ را بتامل خواند و نیکو فہم کند و از ما اہل نگاہدارد والا خصم تو خدای و رسول خدای باشد عزیز من سالک از ہر طبقی کہ خواہد گذشت چندان حقائق و دقائق و الفاظ و معانی معائنہ خواہد کرد کہ در تحریر نتواں آورد و من ازیں کشادہ تر نتوانم نبشت واللہ اعلم بالحقیقۃ والسلام **ومن فوائدہ** قال عز من قائل نسوا اللہ فانسٰہم انفسہم ظاہر تفسیر ہر تو آنست کہ کافراں فراموش کردند پروردگار خود را پس فراموش کردند خود را اہل حقیقت را اینجا مرادے دیگر است و دریغا چہ فہم خواہی کرد آری تقدیم و تاخیر اینجا جائز در کلام عرب مثل آمدہ است گوئی گوئی جارُ الشتارُ قتاتب وراست کہ گویند تاہب فاق الشتارُ اتاک و تاویل معنوی این است اولئک الذین انسٰہم انفسہم فنسوا اللہ مہیات مہیات سالک چوں از خود فانی شود و خود را در بحر الفنا فی الفنا غرق کند جز محض وحدت در یاد او نماند پس چوں الفنا حاصل آید زیرا کہ شعور من کل الوجوہ اینجا خاطر است آں یاد داشت حق حال صفت او بود و صفت با ذات معدوم شد پس ہر باد کہ ذکر انہم من فہم سرایت اگر پرسی چہ تاویل دارد گویم استفہام است دریغا از ہزار چہ فہم خواہی کرد اولئک ہم الفاسقون ففسق عن امر ربہ ای عدل و خرج فاسقون اے عادلون شعور النفسہم وہذہ الاشارۃ فہم من فہم وصلی اللہ علی نبینا و آلہ اجمعین **ومن فوائدہ** روزے خدمت شیخ زادہ زفر سلمہ اللہ تعالیٰ والبقاء سوال کرد کہ امام غزالی گفتہ است لا الٰہ الا اللہ کلمۂ خواص است چہ باشد جمعی از عوام بودند جواب نہ گفتم و رخصت نبود با مخدوم زادہ ارشدک اللہ و ایانا بدانکہ لا الٰہ الا اللہ نفی الوہیت است ÷ فقط ÷ ÷

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ دریں اوان میمنت اقتران صحیفہ ہائے مبارک منسوب بسرّ کلام فیض الانام حضرت قطب زماں شیخ نصیر الدین محمود

چراغ دہلی در مطبع مسلم پریس چھپ

خادم درویشاں مولوی غلام احمد خاں نبیرہ باہتمام نام مترجم کتب تصوف حلیہ طبع پوشید بمنہ و کرمہ

۲ عوام است ولیس الامر

قیمت بغرض افادۂ عام ۴ ر

کشکول کلیمی - خاندان چشت اہل بہشت کے تمام حلقہ بگوش اسکی عظمت سے واقف ہیں۔ تعلیم اذکار خفی و جلی و اقسام مراقبہ میں نہایت مستند کتاب ہے۔ مصنف اسکے حضرت فانی فی اللہ باقی باللہ شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رضی اللہ عنہ ہیں بہت بڑی محنت و احتیاط سے اسکا اردو ترجمہ کیا گیا ہے اور ترجمہ میں تمام اشکال حل کر دیے گئے ہیں جو ملاحظہ کنندگان فارسی و ذاکرین کو دوران ذکر میں پیش آتی تھیں مع ہذا یہ کتنی بڑی خوبی کی بات ہے کہ حضرت سراج السالکین بدر العارفین مولونے **غلام محمد خاں** صاحب مدّ فیوضہ خلیفہ حضرت فخر الاولیاء غوث زماں خواجہ سلیمان چشتی لوتسوی رضی اللہ عنہ کی جانب سے صرف اس میری ترجمہ کیے ہوئے نسخہ کے معائنین کو اجازت ذکر و اذکار و مراقبہ ہے۔ خوش خط کاغذ عمدہ قیمت ۴ ر

انوار حکمت از حکیم یوسف حسن صاحب نصائح میں عمدہ کتاب ہے۔ ہر ایک نصیحت نکتہ نکتہ کرکے لکھے گئے ہیں قابل دید دلائق عمل ہے ہر شخص کو لازم ہے کہ اپنی اولاد کو ضرور پڑھائے کہ اونکے اخلاق میں عمدہ اثر نیکی کا ہو۔ قیمت ۱ ر

اطلاع

مندرجہ ذیل کتابیں ہی صرف مولوی غلام احمد خاں بریلی مترجم کتب تصوف بمقام جھجھر ضلع روہتک سے ملیں گی۔ اور کہیں سے نہ ملینگی۔

سوانح عمری یہ حضرت سراج السالکین بدر العارفین مولانا مولوی غلام محمد خاں صاحب ادام اللہ فیوضہم کی سوانح عمری ہے سبکو مصنف نے خود تحریر فرمایا ہے قابل دید قیمت ۲ ر

عشرہ کاملہ ارباب طریقت و اصحاب طرائقت اس نسخہ نایاب کے عرصہ دراز سے طالب تھے اور یہ نسخہ مبارک بصرف زر کثیر بھی بہت ہوتا تھا اس عاجز نے بلاد ہند سے بصرف زر کثیر چند قلمی نسخہ جات حاصل کرکے بعد صحت طبع کیا ہے۔ علم تصوف میں یہ کتاب تصنیف لطیف حضرت خواجہ فانی فی اللہ باقی باللہ شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ عمدہ متن ہے۔ تمام مسائل تصوف پر محتوی الحق اسکے دیکھنے کے بعد اور کتاب کے معائنہ کی ضرورت نہ رہے گی بخط نسخ محشی بحواشی مفیدہ ہر کاغذ عمدہ - قیمت ۸ ر

شفاء الامراض عربی - مع ترجمہ اردو عبارت میں اسم اعظم کا ہے جامع اسکے حضرت خواجہ باقی باللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اکمل اولیاء ہند میں - یہ وظیفہ کریمہ جو سات روز میں ان شاء اللہ موافق دلائل الخیرات و جواہر القرآن پڑھا جاتا ہے ازالہ مرض و رہائی از دست ہجوم افکار کیلئے خاصیت اکسیر و کبریت احمر رکھتا ہے۔ گرفتاران امراض مزمنہ و طالبان صحت کو اس کتاب کی طرف کرنی چاہیئے کہ لا یرد القضاء الا الدعا حدیث شریف میں آیا ہے بخط نسخ معہ اعراب نہایت خوشخط بہ تقطیع موزوں بنظر افادہ عام قیمت برای نام ۸ ر

غرائب الفوائد فارسی از تصانیف حضرت قطب العالم شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کاشف رموز و معانی اشعار مقصومہ ہے جسکے طالب فہمیدگی ہے معمولی لیاقت کے طالب علم کو کیا اچھے اچھے عالمان دین ہی قاصر تھے اور اسی وجہ سے اون سرائر الٰہی کے قائلین پر فتوہ ہائے کفر دیے گئے اور جان اونکی لیگئی اس کتاب میں نہایت شرح و بسط سے ایسے جملہ اقوال و اصطلاحات کے معانی بعد رفع شکوک درج ہیں کہ عقل حیران ہے۔ اور حضرت مصنف علامہ ہونیکے واسطے دلیل کافی ہے قیمت ۴ ر

رشد نامہ بزبان فارسی محشی بحواشی نایاب نام ہی سے مطلب پیدا ہے مضمون کتاب ہویدا ہے۔ یہ رسالہ بھی حضرت قطب العالم شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف سے ہے عمدہ کتاب لائق دید ہے جو سالک معرفت کے واسطے قابل خرید ہے۔ قیمت ۶ ر

مثنوی مخزن گنج راز - شیخ عبد الرحمن نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ جو اکمل اولیای ہند سے ہیں اور انکا خانوادہ نوشاہیہ معروف ہے یہ انکی تصنیف لطیف ہے ایک نادر مجموعہ ہے بالکل نایاب تھا صرف ایک ہی نسخہ قلمی خوشخط و صحیح دستیاب ہوا جو طبع کیا گیا۔ قیمت باوجود حجم معقول کاغذ عمدہ محشی بحواشی نایاب بالمدرج حاصل المتن ۱۲ ر

ارشاد الطالبین فارسی محشی - ہم پلہ کشکول شریف - اس نسخہ نایاب میں حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ نے ان اذکار کا بوضاحت تمام ذکر کیا ہے اور ترتیب لکھی ہے جو آپ کے پیر مرشد حضرت قطب العالم شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدان باعتقاد کو تلقین فرماتے تھے۔ قیمت ۲ ر

مناقب سلیمانی یہ عجیب کتاب ذکر حالات و عادات و غیرہ حضرت مولانا فخر الاولیاء خواجہ خواجگان خواجہ سلیمان چشتی لوتسوی نور اللہ مرقدہ میں جامع و مفید کتاب ہے۔ ایک ہی کتاب ہے جو حالت حیات میں جناب فخر الاولیاء کے لکھی گئی ہے اور آپکی نذر انور سے گذری اور جسکی نسبت آپنے ارشاد فرمایا کہ مصنف نے بہت محنت سے کام کیا مع تکملہ قیمت ۴ ر

رسالہ علم مجلس تصنیف کتاب ادب مجالس میں قیمت ۲ ر

ترغیب التعلیم در تعلیم نسواں - ایک قیمتی تحریر ہے جسکو ہر ایک سمجھا جاتا ہے کہ عورات کو علم شرعی ضروری ہے۔ لائق دید۔ قیمت پانچ آنے (۵ ر) فقط

اشتہار

واضح رائے صاحبان مطابع و تاجرانِ کتب ہو کہ یہہ کتاب مستطاب

صحائف السلوک کمال کوشش اور صرف زرِ کثیر سے متعدد نسخہ جات

قلمی بہم پہنچا کر اس خاکسار نے بکمال عرق ریزی صحت میں حتی المقدور کوئی دقیقہ

نہیں اٹھا رکھا ہے اور اسکے جملہ حقوق کی رجسٹری بموجب قانون بستم سنہ ۱۸۴۷ء

دایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء کرائی ہے۔ کوئی صاحب اسکے جز یا کل یا ترجمہ یا محشی کر کے

چھاپنے یا چھپوانے کے مجاز نہیں ہیں۔ اس لیئے بذریعۂ اشتہار ھذا مطلع

کیا جاتا ہے کہ قصد طبع وغیرہ نہ فرمائیں ورنہ عوض فائدہ کے خسارہ اٹھائیں گے

ہاں جس قدر نسخے مطلوب ہوں اس خاکسار سے طلب فرمائیں۔ فقط

المشتہر

خاکسار غلام احمد خاں عفی عنہ۔ مترجم کتب تصوف۔ از مقام جھجر ضلع رہتک

محرر دستخط ذیل میں درج کیئے جاتے ہیں بروقت خریداری دیکھنا چاہیئے۔

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔